

إِنَّ وَلِيَ اللَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يُتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

ہمدرد

از

حکیم احمد امام ولی اللہ دہلوی مؤسس النہضۃ الہندیہ

امام الامیر قطب الدین احمد ولی اللہ بن عبد الرحیم بن حبیب الدین عمری الدہلوی
نے حکمت کا مستقل سکول قائم کیا جو نہضت ہندیہ کیلئے بمنزلہ اساسی چارپ
۱۱۴ھ (۱۷۰۲ھ) میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۴ھ (۱۸۰۷ھ) میں معتمد
میں تھے کہ محمد دہیت کا اہام ہوا۔ بارہ سال تک انقلابی نظریات کی تدوین میں
مصرف رہنے کے بعد ۱۱۵ھ (۱۷۳۳ھ) میں اپنی حکمت کا درس دہلی میں
شروع کیا۔ ۱۱۶ھ (۱۷۳۳ھ) میں مصل پایا۔ الحقہ اللہ بالرفیقین کا غلی
بحر العلوم ولی اللہ سیدنا ننتہ الا ولیاء السادة الغراء
مراسم الجمل فی الہند اختفت نفت - بہ واضحیت یلاعن ولا اشرا

جسے
بیت الحکیم اللہ ہو

تعداد اشاعت ۵۰۰ مجازی پریس پور میں باہتمام حافظ محمد اسماعیل
پرنٹر محمد انور مولوی خدا بخش پبلشر نے شائع کیا۔ قیمت فی نسخہ علم
جون ۱۹۳۴ء ہندی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اصْطَنَعَ طَائِفَةً مِّنْ عِبَادِهِ لِيُقْسِمَهُ وَاَصْطَفَاهُمْ وَ
رَفَعَهُمْ مِنْ خُسُفٍ إِلَى الْوُجِ الْمَلَكِيَّةِ وَرَقَاهُمْ ثُمَّ اصْطَلَمَهُمْ هَوِيَّتَهُمْ وَ
أَجْرَ مَنِيَّتَهُمْ وَأَفْنَاهُمْ ثُمَّ خَلَعَ عَلَيْهِمُ الْوُجُودَ الْمُؤْتَوَّبَ وَالْقَاهُ ثُمَّ وَاَعْطَاهُمْ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ مُؤْمِنٍ مِّمَّنْ سِوَاهُمْ،
فَنَظَّهَرَتْ عَلَيْهِمْ صُنُوفُ الْآيَاتِ وَأَنْوَاعُ الْكُرَامَاتِ فَمَا أَعْظَمَ مَا أَعْطَاهُمْ وَشَرَّفَهُمْ
بِكَلِمَةٍ فِي يَمِينِي وَبِي يَبْطِشُ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَاجْتَبَاهُمْ،

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، خَالِقُ الْخَلْقِ وَمَوْلَاهُمْ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَكْرَمَ الْمُرْسَلِينَ وَأَوَّلَهُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ وَزِنَةِ عِلْيَاهُمْ وَالَّذِينَ
اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ وَآتَتْهُمُ الْبَقَاةُ

أَمَّا بَعْدُ مِيكُودِ، أَضَعُفُ عِبَادَ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَلِيُّ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ جَعَلَ اللَّهُ
مَا لَيْسَ النَّعِيمُ الْمُقِيمُ، اِس کلمہ چند است کہ از رشحاتِ الہام بر قلبِ شایسته مستہام
نزدل فرمودہ اند تا دستور باشد وی را و تابعان وی را و رسولک صراطِ مستقیم، و نمودجے باشد
از نیستی کہ حضرت و تاب و دل و دلیعت نہادہ و بیانے باشد طریقہ را کہ بر سوئے آن ولت
نمودہ،

رجائے واثق از جناب قلام الغیب آن ست کہ دل و زبان اِس بندہ نمودار محفوظ و ادا
از اِس کہ احادیثِ نفس کہ از وسوسہ شیطان خیزند یا مقدماتِ فکرہ کہ از ترتیبِ دلائل حاصل آیند
یا علومِ کتبہ کہ از سماع و تعلم صورت بندند بر دل هجوم کردہ با الہام مختلط و متمزج شوند حتی
با باطل اشتباہ پذیرد۔

دیر پاچہ

از حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی

امام الامۃ حضرت امام ولی اللہ بن عبد الرحیم (رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی بِالْاَکْثَرِ الْعَظَمِ) جس طرح تفسیر فقہ اور حدیث کے امام ہیں اسی طرح تصوف اور سلوک کے بھی امام ہیں۔ آپ انسانیت کے متعلق جس قدر علوم و معارف تلقین فرماتے ہیں۔ ان کو انسان کے لطائف ثلاثہ یعنی عقل (جس کا تعلق دماغ کے ساتھ ہے) ارادہ (جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے) اور تدبیر (جس کا تعلق جگر کے ساتھ ہے) کے مطابق تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی ان تینوں قوتوں کو عام انسانیت کے اصول پر مکمل کرے۔ خداوند تعالیٰ نے نوع انسان کا جو نمونہ قائم کیا ہے۔ اس کے قریب پہنچنا ہر ایک انسان کا طبعی فرض ہے۔ اس سے کوئی انسان مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ پس جو انسان اس نمونے کے جتنا قریب ہو گا وہ اتنا ہی اچھا ہو گا اور جو انسان اس نمونے سے جتنا دُور ہو گا اتنا ہی بُرا سمجھا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حکمتِ ولی اللہی میں تمدن بھی انسانیت کا لازم جز قرار پایا ہے اور موت پر انسان کا خاتمہ نہیں مانا جاتا۔ بلکہ اس کے بعد بھی اس کے لطائف کی تکمیل کا سامان ملتا رہتا ہے۔

ان مسائل کو بطور اصول موضوعہ تسلیم کر لیا جائے تو حکمت پسند دماغوں کو بحث اور فکر کے لئے علیحدہ موقعے بہم پہنچائے جائیں گے۔ ان اصول کو تسلیم کرنے والے اگر اپنی نفسی تکمیل کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیں تو اُسے سلوک کہا جاسکتا ہے۔

حضرت امام ولی اللہ نے سلوک پر چند کتابیں لکھی ہیں۔ چنانچہ وہ اذکار اور آداب جو ایک سالک کو سب سے پہلے کرنے چاہئیں۔ ”القول الجمیل“ میں ذکر فرمائے ہیں۔ ایک ترقی یافتہ دماغ کو سلوک کا منتہی (یعنی امام نوع انسانی کے موطنِ خلیۃ القدس سے اتصال سمجھانے کے لئے آپ نے ”سطحات“ تحریر فرمائی ہیں۔

انسان کی اندرونی نفسی قوتوں یعنی عقل، ارادہ اور تدبیر نفس پر سلوک کا کیا (بقیہ صفحہ ۷۲ پر)

• وبالجملة در ہر قرنے مردے پیدا میشود از اولیاء اللہ کہ عنایت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 اس بقامت و اشاعت باطن دین و صبح آں کہ احسان است۔ در فیہ ظہور میفرماید و این کار
 دوست و سر انجام دے و ہندے

ابر زلف تست مشکل فاشانی، اما عاشقان : مصلحت را تہمت بر آہوتے چس بسند اند
 پس چوں ایں معنی در ولیت از اولیاء اللہ ظاہر شود از آثار ظہور اں است کہ
 نعمت شان دے در میان مردم و صرف قلوب ناس سوسے وے و اشاعت ذکر و تہلیل دے
 و نمان محمول پیوند۔ و الہام اشغال مناسب بطبیائع اں قوم از وظائف ملت مصطفویہ
 ر قلب دے ظاہر گردد۔ و در صحبت و کلام دے تاثیر دے و جذبے و دلچست نہند و انواع کرامات
 و کشف و اشراق و تصرف و خلق بقوۃ اللہ و استجاب دعا و انجراں قبیل است صادر
 شوند و از اجتماع طالبان بر دے و جریان دے در مقتضیات ایں مقام از ترتیب و تعیین
 اشغال و اوراد و غیر اں خانوادہ پیدا میشود۔ و مردمان و راں خانوادہ سلوک میکنند و زود
 بطلب میرسد و ناصر صاحب اں خانوادہ ہمیشہ مظفر و منصور میگردد۔ و غاش و خا دل اں ہمیشہ
 طرود و مخدول میشود۔ و در دل عوام و خواص عربیت جماعت دے افکند و اسباب
 واقع میسازند از باب الہام و حالہ کہ سبب اجتماع مردم میشود بر اں خانوادہ تا وقتیکہ اں
 منایت متوجہ بہ سوسے شخصے دیگر گردد و آنجا آشیانہ گرفتہ خانوادہ احداث فرماید پس اں گاہ
 خانوادہ اولی جسدے ماندے روح، و سلوکے گرد دے جذب۔

و گاہے در یک زمان اقطاب بسیار پیدا مے شوند۔ و در ہر قطرے قطبے۔
 و بحقیقت جذب در قرب طرق الی اللہ ہون، اثر تو جہ ایں عنایت است۔
 نہ حکم خصوصیت خانوادہ۔ در رنگ آنکہ صورت نجوم در آپ غدیر منطج گردد، پس اگر ہر بابا
 آپ غدیر متبدل گردد اں صورت را چہ زیاں دے

• و مبدم گر شود لباس بدل : مرد صاحب لباس اچہ خلل
 لیکن در ہر زمانہ اقطاب و حواریان ایشان کلا مے میگویند کہ حاصل ایش ترجیح خانوادہ
 نود است۔ و اثبات قرب و وصول مراد۔ و ایشان صادق اند یہی اعتبار کہ گفتیم قند تر۔
 و بالجملة خانوادہ تا بسیار اند و بسیار بودند و بسیار خواهند بود۔ و حصرت ایں معقول
 نیست بعضے ایں ما اھیائے خانوادہ سابقہ است کہ بہ سبب بعد زمان و در گذشتن
 نالان

وچنان احساس میکنیم که مقصود از افاضه این مقدمات نه محض تکمیل تعلیم این بنده است بلکه
فیع عام در باب مصطفویہ، علی صاحبہا السلاۃ والتسلیمات، نیز مقصود است۔ و ذالک حین
فَضِّلَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُونَ -

سَمَّیْتُ هَذَا الْکِتَابَ بِالْهَمَعَاتِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

هَمَعَاتُ (۱)

باید دانست که حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را برائے مردمان مبعوث کرد
مدے و عنایت دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معروف ساخت و هو قولہ تعالیٰ وَ اَنَّا لَکَ لَکَافٍ
تا بسبب آن مدد دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالب باشد بر جمیع ادیان و آنچه از اشاعت این دین
مقصود است از تهذیب نفوس عرب و عجم و رفع مظالم و بیان ایشان و مانند آن۔ بوجه اتم
محقق گردد۔

وچون دین محمدی را ظہر سے است و باطنی، اما ظہرش میں منہود ساختن مصالح است
بأشباح و مظان، تعیین اوقات و اوضاع و مقادیر برائے آن و تاکید بر این در اشاعت آن با و
سبب ابواب تحریف در آن با، و مثل آن۔

و اما باطنش پس تحصیل انوار و آثار طاعات است از تلبس بر صور طاعات و مانند
آن لا محاله مدد و عنایت الهی در باب حفظ دین مقسوم شد بدو قسم، و چون حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم بعالم علوی انتقال فرمود، بموجب وعدہ حفظ عنایت در وارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ظاهر شد بقدر استعداد و عمل دین۔

پس فرقه بحسب استعداد زلی و کبر عنایت الهی گشتند۔ بر نسبت حفظ ظاهر شرع۔ و
فرقه متبہا و محدثان و غزاة و قاریان آنکہ در ہر زمانہ سعی بلیغ در رد تحریف از دین و
ترغیب و تحفیض قوم بر تحصیل آن بکار برند و در ہر ماہ حجّہ دسے پیدا شود و انکلام
فے هذا بطول، و لدی موضع غیر هذا الموضع الذی نحن فیہ۔

و فرقه دیگر ہم بحسب استعداد زلی و کبر عنایت الهی گشتند بر نسبت باطن دین کہ
احسان است تا این فرقه در ہر قرنہ مرجع اہل نماں باشند و ایشان را کیفیت تحصیل
انوار طاعات و وجدان جلالت و انوارها و تخلّق با خلاق فاعلمہ و احوال ستیاریا و کفندہ
و اینکہ

تا نسبت ہر فرق جدا گانہ رک نہ ہو۔ اس سخن میں ازان است کہ در کلام استماعی احاطہ توکل
کرد۔ اما قضیہ تا لایدرک کلمہ لا یتدرک کلمہ در نظر است

ہم (۲)

ایں فقیر آگاہانیدہ اند کہ تغیرات کلیہ در طریق تصوف چہار اند۔

الف۔ در زمان پیغمبری اللہ علیہ وسلم و صحاب تا قرون متعددہ غالباً توجہ اہل کمال
بقصد اولی بظاہر شروع بود و مراتب دیگر مضمحل و ساقی بودند پس احسان ایشان آں بود کہ صلوات
و صوم و ذکر و تلاوت و حج و صدقہ و جہاد کنند و پیچکس از ایشان ساعتی منحویب فکر نے افکند۔
و نسبت حضور را بجایا لھا بے ملائکہ و کار و اعمال نصب العین نے ساخت تا در تربیتاں فقط
سعی کند۔ آرمے محققین در نماز و ذکر و تلاوت و مناجات میدیا فکند۔ و در تلاوت متغی می شدند
و زکوٰۃ از ویدادیت بخل، یا غیرت را شغل بغیر اللہ می دادند و علی ہذا القیاس و بیچ کس
از ایشان صحتہ و وجد و خرق نمیکرد۔ و شطح نمی گفت۔ و از تجلی و استنار و شل آں خبر نمیداد۔
رغبت ایشان بہ بہشت بود و خوف ایشان از نار۔ و کشف و خوارق عادات و سر و غلبات از
ایشان اندکے ظاہر میشد، و آنچہ ظاہر شد غالباً بطور اتفاقیات است۔ نہ شل امور قصیدہ کراز
ملکہ خویش صا و روشنند۔ و از قبیل استحضار است با آنچہ در اصل ایمان بدل یقین آورده اند کہ
قال قائلہم۔ الطیب امضنی و قربا مت بنامات و فراسات کہ عوام از اصل آن منک نیستند۔
ایں بود غالب احوال ایں طبقہ الا ماشاء اللہ۔

ب۔ در زمان سید الطائف جنید قبل از اں بقلیلے رنگے و گیر فائض شد پس عامہ متوجہ
ماندند بر آنچہ مذکور شد۔ و خاصہ بعد از اجتهادات بلیغہ و ریاضات شاقہ و انقطاع کلی از دنیا و
اشتغال دائمی کیفی تے و گیر یا فکند۔ و آں توجہ است بالا صالہ بر سوائے نسبت تغلق قلب باللہ
پس بسوائے سے متوجہ شدند و در تربیت اں افتادند و مدہا منحویب مراقبہ ماندند و احوال تجلی

لے مرض ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ فقادوا الاند عولک طیبیاً۔ قال قد دانی، قالوا فاحیج

قال لک؟ قال قال فی فعال لہا ارید۔ علیہ السلام۔ کان عمرہم بالآیۃ فی وردہ ختنہ خفہ، فیکفی
حق یسقط لہم یزیم بدیتہ حتی یجاد بحسبہ مریضاً علیہ السلام فی الازالۃ مرض ابو بکر بعد از
فقادوا یا خلیفہ رسول اللہ الاند عولک طیباً بفظہم البک، قالوا قد نظر فی قالوا فجاد فی قال لک الحمد

۳ محمد زکریا غفرلہ۔ ۲۲ جہد ۱۹۲۱

ہاں، ان، کان، کم، کن، شہدہ، بود۔ وے آمدہ آں را باز از سر نو زندہ ساخت۔ و بعضی صحت حاصل خانوادہ کا
چند و بعض ایجاد خانوادہ از سر نو، گو مجب خرقہ یا بیعت بہ قوی ارتباط داشتہ باشد۔

و انچ بعض گفتنامہ خانوادہ با چارہ اند۔ چوں زبیدیاں و عیاضیاں و اوہمیاں و مہربیاں
و چشتیاں و جنیدیاں و گازرونیہاں، و بعض گفتہ اندہ و آزدہ اند۔ و ہاں از ان مقبول چوں جنیدیہ
و حکیمیہ و محاسبیہ و حقیقتیہ و فوریہ و طبریہ و غیر ان حقیقت حال آن است کہ ہر کسے مجب ہم
ادراک خود سختی گفتہ است۔

و بعد از زمان این خانوادہ با خانوادہ ہائے دیگر پیدا شدند۔ چوں جامیہ۔ و قادریہ و اکبریہ و سہروردیہ
و کبرویہ و سیویہ، و خانوادہ خواجگان و خانوادہ معینیہ کہ احیائے طریقہ چشتیہ است و رہند،
و نقشبندیہ کہ احیائے خانوادہ خواجگان است، و احراریہ کہ احیائے خانوادہ نقشبندیہ است
بعد از ان خانوادہ ہائے دیگر جاوٹ شدند۔ چوں قدوسیہ منسوب بہ شیخ عبدالقدوس لنگوی
و غوثیہ منسوب بہ شیخ محمد غوث گوالیری و باقویہ منسوب بہ خواجہ محمد باقی، و احمدیہ منسوب بہ شیخ احمد مدنی
و مطہریہ و آوینیہ منسوب بہ شیخ آدم ہونری و علانیہ منسوب بہ امیر ابو العلاء غیری خانوادہ بسیار اند بعضی از ان
قبیل کہ اثر ایشان باقی ماندہ است۔ و بعضی نہ۔

باجملہ از من حضرت ختی سجادہ بریں بندہ ضعیف است کیا جامع خانوادہ ہائے گذشتہ با
آئراں با مجب بظاہر او سے ارتباط واقع شدہ، چنانکہ فی المجلد بیان آں در آفتابہ فی
سلسل اولیاء مذکور شدہ۔ و ارتباط بعض خانوادہ ہائے کہ مطلع باحوال اس جماعت باشد از کلام
مذکور استنباط تواند کرد۔ چنانکہ مداریرہ بواسطہ شیخ حسام الدین ماکپوری کہ یکے از اصحاب شیخ
بدیع الدین مدرست و جلالیہ و گازرونیہ و غیر آں بواسطہ محمد دوم جہانیاں، و جامیہ بواسطہ
خواجہ محمد و دہشتی۔ و سیویہ بواسطہ خواجہ نقشبند۔

و بسبب باطن زار و آں جماعت فیض مستمر در اوقات کثیرہ بر روح اس عاجو سیلان نہ

علی مولانا شاہ غلام علی دہلوی کے کتاب مطبوعہ مدراس میں آں ہے۔ "طریقہ کبر و یاز مولانا یعقوب صریحی است کہ
خط کشیرہ کلمات ایشان مشہور نہ۔" علامہ کا شاہ دارماضی ۱۳۹۵۔ امام بابائی مجدد سہروردی نے کتب درت کی تحفہ حضرت
شیخ یعقوب کشیرہ صریحی سے کی "علامہ کا شاہ دارماضی ۱۳۹۵۔ نورالحق قدس سرہ العالی علیہ السلام نے فیض دم و دم
سے قرآن عظیم حفظ کیا اور علامہ کا شاہ دارماضی ۱۳۹۵۔ امام بابائی سیلک کے خلیفہ سید عبدالکبر کا مکان کے خلیفہ شاہ علیہ السلام
والیہ کا نام لکھا تھا نام اس کا تہہ حضرت مجدد سے بواسطہ شیخ آدم ہونری سے تھا۔ شیخ آدم نے یمن و عرب میں انتقال فرمایا۔
علامہ کا شاہ دارماضی ۱۳۹۵۔ امام بابائی سیلک کے خلیفہ سید عبدالکبر کا مکان کے خلیفہ شاہ علیہ السلام
مذکور است و انظر اندہ تحریف ۱۲ نورالحق۔

۹
 • چوں بر کی از ایشان ازیں عالم انتقال کرد عالمی که بجهت کسب کرده بود مدقتی بود
 مستقر ماند، و نفس بے بسان آئینه یا عوض آب قابل انبعاث شکل آفتاب حقیقت آمد۔ و راه
 را بنصبه المبادی قریب گرفتار نیند۔ و جوئے که در علویات و سفلیات است همه از آثار انوار الیشیا
 پر شد۔ و رنگ آنکه بر دبطت بود و جو منتشر شود به سبب بے هوای زمین دیگر گویا گردد۔ و
 رنگ ارغوانی بر زمین فاضل شود۔

باجمل این چهار راه را قدم الصدیق است و در طواف اعلیٰ۔ و واجب آن است که کلام هر طبع
 را بر مناسب اذواق و سلیقه عمل کنند۔ و یکی را بر مذاق دیگر نیارند +

همه (۳)

کسی که با مشایخ این طرق صحبت داشته باشد۔ یا رسائل و کتب این طائفه مطالعه کرده
 شک ندارد که جمیع اصحاب طرق و ابایا بغاوت، یا جمعی ایشان متفق اند بر اصل طریقت اگر چه
 مختلف باشند در کیفیت اقامت آن +

و آن اصل منسوب است بسید الطائفه جنید بغدادی + بسبب آنکه مقنن اکثر قوانین
 و بے پودر است و در زمانه و بے بختی است و بے نسبت درست میکردند۔ و به حقیقت هر سلسله که هست
 بے راجع است۔ یا بار خدایا اگر آنکه شنیده و بچشمی باشد و کسب ظاهر از جهت خرقه بقوم منسوب
 گردد و چنانچه شیخ بدیع الدین مدار۔ و الله اعلم۔ یا بصفت مشایخ بسیار رسیده باشد۔ و تمام کار
 بر دست جنید شود۔ و بے علم اسناد و قلت و سائط با حق شیخ اول را مقدم داشته بے منسوب
 گردد، چنانچه شیخ نمشا و بنوری۔ و الله اعلم۔

پس ایشان متفق اند بر آنکه نخست چیزے که سائک اباید تصحیح عقاید است بر نهج عقاید صحابه
 و تابعین و سائر سلف صلحین۔ و آدائے ارکان اسلام و اقبال از کبار و در مظالم و سائر آنچه
 شریعت غرایبان فرموده است۔ که این اصل طاعت است بغیر بے سلوک صحیح نباشد +

این جائز گفته باید فهمید یکی آنکه مراد موافقت صحابه و تابعین است و مقادیر موافقت
 منظرین تسکین پس آنچه در قرون سابقه تایل آن مشغول نمی شدند تا دل آن نباید کرد و خصوصاً
 بطریق تعیین که نہیں مراد است +

و اما مساحت تزیینات خمس و موافقت وجود و مانند سائک اخضر صامتی اند

و استتار و انس و وحشت روشن تر نمود کرد۔ و از احوال بزرگات اشارات تعبیر کردند و
 صاف ترین این طبقه آن بود که تعبیر کنند از احوال موجود و زکوۃ شمع راغب شدند۔ و عقده و خرق
 در نفس و رایشان پیدا شد۔ و کلام بر خوار و فراسات از ایشان پدید آمد۔ از خلق می بریدند و
 به خیال و دنیا می میگرفتند۔ و از ماکولات به گیاه و اوراق اشجار کثافت می نمودند و از ملبوسات
 برقع می کردند نفس شیطان و غوائل دنیا می شناختند و بانفس مجاہدہ می کردند مخلصان ایشان
 آسان شدند۔ و آن بود که خدا را عبادت کنند نہ بخون نار و طبع جنت بلکه به محبت او۔

و در این زمانہ توجہ بوجہ خاص کہ عبارت از جمع نفس است به سوائے حقیقۃ الحقائق
 تا صنف اول را گذرد و قدم بر مرث غالب آید۔ فاص نبود۔ این باں مخلوط می شد و هیچ
 کس از ایشان نبود کہ وی را آن معنی بوجہ نصب العین شده باشد کہ پیوستہ انال گوید
 و بسوئے دے اشارت کنند و در آن جا رہ تعین نماید۔ و اطاعات غالب می بودند
 و این معنی کا برق الخاطف می نماید۔

شب خیال طرہ شغف بدل پیچید و رفت ساعتی ہم چوں شب قدر برم جوشید رفت
 (ج) و در زمان سلطان الطریقہ شیخ ابوسعید بن ابی الحیر، و شیخ ابوالحسن خرقانی صوفی
 دیگر نفس شدند پس عاجز متوقف ماندند بر اعمال و خاصہ بر احوال و خاصہ انخاصہ را جذبہ دریا
 کہ بسبب آن مہندی شدند بہ توجہ بوجہ خاص۔ و خرق حجب وجود تا ذاتی کہ قیوم اشیا است و
 اضحلال در آن و انصباغ بہ آن۔ پس بہ اوراد و وظائف چنداں مشغول نہ شدند۔ و بہ مجاہدات
 و ریاضات شامہ و معرفت مکائد نفس و دنیا چنداں اعتنا نہ کردند۔ اعتناء کلی ایشان بتمایل این
 توجہ نبود۔ و آن ہمہ نسبت به راجع نورانیہ میگفتند۔ و در این زمانہ توجہ بہ وجودی و توحید وجودی
 متمیز نبود۔ بلکه غرض اصلی ایشان تحصیل کیفیت اضحلال نفس بوده است۔ نہ تحقیق صفات
 نفس الامر تہ علی ما ہی علیہ۔

(د) بعد از آن و در زمان شیخ اکبر علی الدین بن العزنی و قبل می بہ قبلیہ متسع شد
 و این ایشان از کیفیات و جدائیہ نفسانیہ درگذشتہ بہ تحقیق حقائق نفس الامر تہ علی ما ہی علیہ
 مکرستند و تنزلات واجب را دریافتند۔ و شناختند کہ صا و اول کیست؟ و طریق صدق چیست؟

• چوں بریکی از ایشان ازین عالم انتقال کرد مالے کہ بجهت کسب کرده بود و نفس به بر
 مستقر ماند و نفس به بسان آئینه یا حوض آب قابل انبعاث شکل آفتاب حقیقت آمد و راه
 را نمیداد و قریب گرفتند و جوے که در علویات و سفلیات است همه از آن بارانوا ایشان
 پر شد و درنگ آنکه بر و رطوبت هوا و جو منتشر شود و بسبب به پهلای زمین دیگر گویا گردد و
 رنگ از خوانی بر زمین فاضل شود -

باجمل این چهار راه را قدم الصدیق است و در طلاء اعلیٰ و واجب آن است که کلام هر
 را برینا سبب افد واق و سه عمل کنند و یکی را بر مذاق دیگر نیارند

مجموعه (۳)

کسی که با مشایخ این طریق صحبت داشته باشد یا رسائل و کتب این طائفه مطالعه کند
 شک ندارد که جمیع اصحاب طریق و ابابا و بغا و یا همه ایشان متفق اند بر اصل طریقت اگر چه
 مختلف باشند در کیفیت اقامت آن

و آن اصل منسوب است بسید الطائفه جنید بغدادی بسبب آنکه متقن اکثر قوانین
 و بویوه است و در زمانه و بویوه نسبت درست میکردند و به حقیقت هر سلسله که هست
 بویوه راجع است یا بار خدا را اگر آنکه شخصی اویسی باشد و کسب طراز جهت خرقه بقوم منسوب
 گردد و چنانچه شیخ بدیع الدین ملار و الله اعلم یا بصفت مشایخ بسیار رسیده باشد و اتمام کار
 بر دست جنید شود و بویوه اسناد و وقت و سائط با حق و شیخ اول را مقدم داشته بویوه منسوب
 گردد چنانچه شیخ منشاد و بنوری و الله اعلم

پس ایشان متفق اند بر آنکه نخست چیزی که سالک باید تصحیح عقاید است بر پنج عقاید صحابه
 و تابعین و سائر سلف صلحین و وادائے ارکان اسلام و اجتناب از کبائر و رد مظالم و سائر آنچه
 شریعت غریبان فرموده است که این اصول طاعت است بغير و سلسلک صحیح نباشد

این جاست که باید فهمید یکی آنکه مراد موافقت صحابه و تابعین است و عقاید موافقت
 منافقین و تکلمین پس آنچه در قرون سابقه بتایل آن مشغول نمی شدند تاویل آن نباید کرد و خصوصاً
 بطریق تعیین که نہیں مراد است

دوم آنکه باعث تنزلات خمس و وادائے ارکان اسلام و اجتناب از کبائر و رد مظالم و سائر آنچه
 شریعت غریبان فرموده است که این اصول طاعت است بغير و سلسلک صحیح نباشد

واستقرار و انس و وحشت روشن تر نمود کرد۔ و از ان احوال بہ نکات اشارات تعبیر کردند، و
 صاف ترین این طبقہ آن بود کہ تعبیر نہ کنند الا از حال موجود در خود بہ جمیع راغب شدند۔ و معنی و حقیق
 در نفس در ایشان پیدا شد۔ و کلام بہ خواطر و فراسات از ایشان پدید آمد از خلق سے بریدند و
 بہ جہال و دنیا فی میگرفتند۔ و از ماکولات بہ گیاه و ادراق اشتیاق نگذاشتہ نمودند، و از ملبوسات
 بہ رقص۔ مکانہ نفس شیطانی و غوائل دنیا سے شناختند و با نفس مجاہدہ سے کردند و با حلاص
 آں بود کہ خدا را عبادت کنند نہ بخوف نار و طمع جنت بلکہ بہ محبت او۔

و دریں زمانہ توجہ بوجہ خاص کہ عبارت از جمع نفس است بہ سوائے حقیقۃ المحاطات
 تا صنفہ اللہ الہ گہریدہ و قدیم بر مدث غالب آید۔ خاص نبود۔ این باں مخلوط سے شد و بیج
 کس از ایشان نبود کہ وے را آن معنی بوجہ نصب العین شدہ باشد کہ پیوستہ انال گوید
 و بسوئے دے اشارت کنند۔ و در ان جا را سے تعیین نماید۔ انوار طاعات غالب سے بودند
 و این معنی کا برق الحافظ سے نماید۔

شب خیال طرہ شوخہ بدل پیچیدہ رفت ساعی ہم چوں شب تدار بزم جوشیدہ رفت
 (رج) و در زمان سلطان الطریقہ شیخ ابوسعید بن ابی الخیر، و شیخ ابوالحسن خرقانی صریح
 دیگر نفس شد۔ پس جامعہ متوقف ماند بر اعمال و خاصہ بر احوال و خاص الخاصہ اجذبہ دریا
 کہ بہ بسیار مہندی شدند بہ توجہ بوجہ خاص۔ و خرق مجب و جود تا زاتے کہ قیوم اشیا است و
 اضحلال در ان و انصباغ بہ آن۔ پس بہ اورا و وظائف چندان مشغول نہ شدند۔ و بہ مجاہدات
 و ریاضات شاقہ و معرفت مکائد نفس و دنیا چندان اعتناء نہ کردند۔ اعتناء کلی ایشان تکمیل این
 توجہ نبود۔ و ان ہمہ نسبت با را جب فورانیہ میگفتند۔ و دریں زمانہ توحید شہودی و توحید وجودی
 متمیز نبود۔ بلکہ غرض اصلی ایشان تحصیل کیفیت اضحلال نفس بودہ است۔ نہ تحقیق صفات
 نفس الامر تہ علی ما ہی علیہ۔

و بعد از ان و در زمان شیخ اکبر می الدین بن العزنی و قبل سے بہ قلیعہ متسع شدہ
 ذہن ایشان را کہ کیفیات و جدائیہ نفسانیہ در گذشتہ بر تحقیق حقایق نفس الامر متنبہ علی ما ہی علیہ
 مکر بستند و تنزلات واجبہ دریافتند۔ و شناختند کہ صا و را ول کبیت، و طریق صد و چہشتہ
 و علی ہذا القیاس۔
 و با بجملاں فرقا ہا در اصل یکے اند و در صورت شستی۔ و اللہ اعلم باحوالہم۔

و حیت میکرد و بعل مافی الا حیا و مشغول بودن بدین احوال و بعد از آنکه بسبب دفع محبوب است و حسن است، احسن واجب است که موافق با عقد کتب میوه عادت را -

دوم آنکه نموده را مشغول بودن به وقایع ریاء و غیر آن زیاد از این چه و چاه کتب سنت معروف و مشهور است، نافع نیست بلکه مال او را مختل میسازد - و این سخن بدان ماند که شخصی پس خود را چندین از گریز ترساند که خواب دے برود و اطمینان دے که هرگز در بل چاره او نیست که داخل قوتی گریز را برانے او مسدود سازد - و به احتمالات ضعیف مشغول نگردد - همچنین دے بتقویت و دے مصروف باشد که مرد قوی دفع گریز از خود میتواند کرد و همچنین حسن این در تربیت آن است که با دو کار و اشتغالی که محبت انگیز باشد و خاطر را بجانب علوی مجذب سازد مشغول کند و تصداتی تقویت این معنی باشد - و قهر به از الله حجب جاه و مال و غیر آن بقدر ضرورت کند یعنی آنقدر که ذکر محبت دل تواند کرد - و ساعتی بے خطر تواند شد - و در دعوائی حصر محبت و مقصودیت در حق حضرت حق تعالی سبحانه نفس وی گدازد دے کند که این تندی حلاوت ذکر زائل دے سازد -

سوم آنکه بعل صوفی از مقلدین سلسله علی بن نقشبندیه گمان دے کند که در طریق ما او را و وظایف نیست - و قبل ایشان باین صورت و کیفیت خطاست - و خود چنان است که حضرت خواجه نقشبند بعد محبت و شهادت عادی و کار صبح و شام و وقت خفتن و غیر آن، آن باب ابکی مسدود دارند - بلکه حضرت خواجه و اتباع ایشان حال برکت حدیث کرده اند و در پی ضبط و ترتیب او را و بنیاد داند و آنچه صلاح دید تاخرین است و در عادت میوه مستفیض آن اصل نیست لعمریه اندکی که اشتغال به سنت از این مهم تره استند - و اگر مصالح ششی جمع شوند ترجیح بهم فایده باید کرد - ازین قبیل است بعضی کلام ایشان - و اگر کسی درین مسئله شک داشت باشد باید که در سلسله انسی که تالیف حضرت مولانا یعقوب چرنی است مطالعه کند - و در کلمه همامه حضرت خواجه نقشبند که بار طریق ما بر تتبع عادت و آثار است - مامل فواید -

همه
(۵)

و با جمله ضروری از صلاوة قریب پنجاه رکعت است - هفتده رکعت فرض - و دوازده رکعت - یا زود صلاوة تکمیل - و دوازده شریف، و چهار ضعیف - و چهل نازل این پنجاه

مشغول شدن نافع نیست بلکه ضار است۔

سوم آنکہ اگر قدرت تفتیح کتب حدیث و آثار صحابہ و تابعین ندارد و لاچار است در تعلیم مذہبی از مذہب اربعہ۔ و اگر وارء احسن و اولی در حق دے تفتیح احادیث و آثار است۔ خصوصاً بہ تحریر کتب و تقریرات متأخرین مشغول شدن اورانی شاید ۛ

ہم (۴)

بعد ازین مطلوب از سالک معمور داشتن اوقات است بہ اوقات و تلاوت و صلوات و سائر افعال طاعات و اکتساب اخلاق محمودہ، و اجتناب از ریاء و حسد و غیبت و مثل آن۔
 این جائزہ ممکنہ باید نہید۔ کی آنکہ ہر طائفہ را در معتمد داشتن اوقات با ورا و نوافل طاعات و صبح خاص است۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہ در کتاب غذیۃ الطالبین و صفہ تعیین کردہ اند و شاخ چشتیہ نیز طورے ضبط کردہ اند۔ و شیخ ابو الحسن شاذلی جزبے وارد و میر سید علی ہمدانی ذلیفہ وارد، و او را و شیخ الشیوخ خود مشہور است۔ و ایام محمد مغزالی صاحب کیمیائے را بیان کردہ، و اس فقیر از بعض اکابر ساوۃ آل باعلوی شنیدہ است کہ بنا بر طریقہ محمد روسیہ بر کتاب احیاء است از اوراد و غیر آن۔ و اکابر اس طریقہ طبعہ بعد طبعہ اصحاب خود را

ۛ

علت حال کلامہ ولی اللہ علیہ السلام شرح حزب آلہم حوالہ یکجا از معراجات روحانیہ شیخ ابوالحسن شاذلی است۔ ملاقات نقل کردہ اند کہ شیخ ابوالحسن ذلی در قاہرہ بود۔ ایام حج نزدیک رسیدہ۔ مدین حالت بیان نمود کہ فرمود کہ از جانب غیب اشارہ رفتہ است با آنکہ اس سال حج گذاریم۔ مرکب طلب کنند۔ یا با آن ہر چند طلب کردہ نیافتند، الا مرکب پرے نعرانی بر ہماں مرکب سوار شدند۔ چون باد باں برداشتند، و از عمارات قاہرہ گذشتہ قہر با و مخالف و زمین گرفت و یک جہد نزدیک قاہرہ۔ و جہی کہ جبال قاہرہ در نظر نہ مد۔ وقت افتاد۔ سنگان زبان مضمیع کشادند کہ شیخ ی گوید مرا اشارہ حج شدہ است۔ حال آنکہ وقت نزدیک رسیدہ۔ و ما اس جا در با و مخالف افتادہ ایم۔ اس معنی سبب قلن خاطر مصلح شد۔ لیکن بقوت خدای آن را فرمود و جہد۔ اتفاقاً شیخ در قہر بود کہ با اس جہد ہا قطع شد۔ از خواب بیدار شدہ دایں دعا خواندن گرفت۔ در نرس مرکب را طلب کرد و گفت علی برکت اللہ ہا باں بروار محنت اگر ہزارم ہن ساعت با و رومے بازند و ما را قہرہ رساند شیخ گفتا و سوسہ کا طراہ مد۔ دہرہ سیکم معلوم۔ و عجیب صلیح الہی ہا ما شاگرد۔ با دہان بدشتن معلوم و دود زمین با و سواقی بقوت تمام ہماں ناگہانے گشتی را بہ آن بہ بیخ بستہ بودند تو اس تہذیب شد۔ اس را بر بندند و درخت بر جہام ترا سحرک عافیت و دیر و صلاست بہ سقمہ مبارکہ سیدہ لیلان پرنی نعرانی مصطفیٰ شفقند۔ و اس پرنی نعرانی آزدہ خاطر گشت شاہک مجاہد کہ شیخ با جماعہ عظیمہ بہ ہفت میرود۔ و فرزند ہاں مادر شاہک شیخ میوندہ خواست کہ در پنے فرزند ہاں خود رود، ملائمہ جو کردہ کہ تو از ایں دین ایشان نیستی با ایشان چکار مدی و لکن صلیح ہا بیتا ہا را بر او شدہ بکراہ اسلام خوانند۔ و رفتہ رفتہ کار بجائے رسید کہ صاحب مقلد علی گشت و اہل آن ناحیہ با و تفریب دے بستند۔ ۛ صلف۔ ۛ۔ خود و اولی۔ انعمی۔ غفلت و آہانہ دست خود انکرامہ

۱۳ ہمع (۶)

بعد استقرار این وضع مطلوب از ساکنان است که ذکر کند بطور اہل محبت و عشق نہ بطور علفیہ چنانکہ سابقاً میگوید۔ ماسعہ ناس بذکر کے اسکی صحیح المزاج و قوی العشق باشد۔ و آنکہ متساہل و مختل المزاج است۔ یا صفت عشق و محبت برے مستولی نمے شود اور انہیں راہ چندیں بہر نیست۔ و بالجلد افضل از کارزد و جہود اہل طریقت۔ نفی و اثبات است۔ و اسم ذات است۔ و آن را مہر و طو و اب مقدر کردہ اند۔ و سرور تعیین ہند انہا آنت کہ سبب جمیع خاطر و نفی خطرات و بر جان گرمی محبت ہستند پس سختی در انتہا ز فرستے باید کرد کہ در آن وقت جان نجات نہ باشد و نہ شبعان و نہ عاقبت و نہ حائق و نہ غضبان و نہ متفکر نہ مغنوم، و بالجلد از جمیع عوارض و مشاغل نفسانیہ و خارجیہ نیا رغ باشد۔ و در فعلوتے رود۔ و طہارت کامل از غسل یا در نور و بس ثیاب طہر و غیراں بجا آرد۔ دل خود را بنویسے کہ تواند کہ کم کند یا و کردن مرگ۔ یا بلا حفظ حکایات محبت انگیز و بوجہ استماع کلام و اعطایانعمہ و تحسین و غیراں۔

انہی نسیب

انگاہ بعد دو رکعت مستقبل قبل بر وضع جلیتہ صلوٰۃ بنشیند۔ و زبان گوید لا الہ الا اللہ۔ کہ نہ لا ادر تحت شرمع کند و الا در دماغ گوید و الا اللہ را بہ تمام قوت بدل ضرب کند۔ و شدہ در رعایت کند۔ و ملاحظہ نفی محبت غیر حق، بل وجود غیر حق و در نظر دارد۔ و باید کہ بر ہیبت مرد متواجد کہ سر دل خود را نتواند پوشید۔ باشد۔ و اگر ایں حال ہے تکلف بدست نیاید باید کہ اے آں حال کند۔ و بہ صفت خود را بیان کیفیت دہد۔ و باید کہ بلند گفتن بقدر ظہور وجد باشد۔ ہر چند گرمی وجد بشیئہ عورت بلند تر۔ و تواتر و شدت ضرب زیادہ تر۔

ما یفک نداریم کہ ہر کہ کامل المزاج باشد۔ و قابل محبت باشد و بایں صفت یک و ساعت ذکر کند البتہ جمیع خاطر و نفی خطرات و گرمی شوق اورا حاصل مے شود۔

انگاہ ساعتی و نگہداشت ایں کیفیت متوجہ باشد و اں را نیک بگوید و نیک بشناسد۔ و نقد امکان بدر نگہداشتن سعی کند۔ و اگر مفقود گردد یا ضعیف شود در زیادت اں کوشد مرد صحیح اعظم کامل المزاج در یک مجلس ایں امید تواند ہمید۔ و اگر سخت طبع باشد و پہلوان شکل سہ وزہ بتقلیل طعام فرماید چون چند نوبت ایں تم بعل آرد البتہ اورا اں کیفیت بحاصل مے آید اں سعی ہمید۔ اگر چہ کرد و نہ ہمید۔

نہ عقب و نہ از شدن بدل حائق آنکہ دل آرد۔ انگاہ دار عشق از حقن یعنی بازداشتن ۱۲

بکثرت را لازم باید گرفت.

و از ذکر اذکار صبح و شام و وقت خفتن و سایر اذکار موقتہ، از بی جملہ آنچہ صحیح بل مستفیض است۔ و والدین قدس سرہ و وصیت می کرد بہواظبت سعی و اثبات ہزار بار بعض بجمہد بعض تنفیہ انتہی۔ و از ورود و استغفار آن قدر کہ تواند۔ و وقت سحر سبحان اللہ و بحمد صمد بار۔ و لا الہ الا اللہ و حدیث لا شریک لہ انعم صمد بار خواندن بکثرت عظیم دارد۔

و از صوم روزہ عرفہ و عاشورہ، و سہ روزہ انہرامہ۔ ہکلام باشند۔ از آنچہ در احادیث فرمودہ شد۔ شش روزہ از شوال۔

و از صدقہ آنکہ ہر روز قوت مسکینہ صدقہ دہد۔ از عواید اموال خود۔ و ہر سال کسوتی بیرون از صدقہ انظر۔ و سایر اوضاع متاکدہ

و از تلاوت اگر حافظ باشد آنقدر کہ در ہفتہ تم کند۔ و اگر اشتغال اشغال باطنہ ہم ترس باشد ہر قدر کہ تواند۔ و غیر حافظ قدر صدائیت متوسط کہ غالباً باین پاؤ سیارۃ تاہم سپاؤ می شود،

و از اشغال تعلم و سہ رق از حدیث خواندن۔ یا یک دور کوع از ترجمہ کلام جمہد شیعین و از خورقین اگر شدہ بالمزاج باشد قدری کہ دون اناں ضعیف۔ آردیش کیہ حل از طعام سختہ و اگر ضعیف المزاج باشد قدری کہ در اکثر احوال مشغول بطن خود نباشد۔ نہ از جهت شیخ و نہ از جهت گرسنگی۔

و از تہیض آنکہ روز و شب رأس بچش کند۔ و دوش در حفظ گذارند و یکے و رونوم بشل آنکہ بوز یک ساعت در مایہ استراحت کند۔ و تا ریح شب بسیار باشد۔ و یک ساعت از سحر بیدار شود و بعد از آن نصف غنیمہ کردہ وقت فلس یا زمتنبہ شود۔ از بی صدا نہ کے این طرف و آن طرف مختار است۔

و از عادت آن قدر کہ در غیر وظائف صالحہ مثل عبادت بہار و تعزیت مندوب و صلہ رحم و حضور مجالس علم و دفع خسوسات طبع و قبض خاطر و مثل آن در میان مردمان کم نشیند۔

و در لباس و کسب و غیر این تمیز نمودن از سایر الناس و در شرع محمودیت بلکہ بر روش اخوان خود و عشیرہ خود زندگانی کند۔ اگر از طبقہ علما راست بروش علما باشد۔ و اگر از محترف است بوضع محترفہ۔ و اگر از سپاہیان است بطور سپاہیان

• در مقابله امور بسیار اندر غیرین موضع ذکر نماید و درین آنچه بحسب مقام راست
 استقامت کنیم۔

باید که بطرائع کی چنانچه گذشت، متوجه شود بسوئے اساطیر حق سبحانه بوعی و تمجید شایده
 از جانب یمن و شمال و فوق و تحت و اندرون و بیرون، تا آنکه حقیقت الحق تعالیٰ که منزله است از جمیع
 جهات، در نظر او مثل هوائے ساسی در اجزاء و جوی آب در گُل و در آید و همچنین باین معنی مقید باشد
 تا آنکه این نور ساری بر همه جلوه گر شود و بجای که دل و معطن باشد بآنکه مطلق از صانع و معنی نیست
 بلکه بے اختیار و بے سستی دی نهد و میفرماید۔

این معنی متماثلے این مراقبہ است، در شش ماہ باشد، یا سیایک هفته۔

چنانکه نور محسوس گشتن آن را فرمایند که در آنجا ملاحظه سازند و آشیاء که محاط تصور میگردند و در آنجا
 بے ملاحظه جهات به تنزه تمام تصور کنند، که در اندک محنت طریقه از نسبت بپیرنگی خواہد دریافت
 و مشائخ را مرقدہ یا کسبایان بعضی ابرائے سہ خطرات درام کردن نفس بر جمیع خاطر میسر
 جانب اعلیٰ تفتت عربیت، استناد کرده اند۔ ازل جملہ است تحدیق نظر در پرہیز بینی و مانند آن
 و بعضی آخر برائے رام کردن نفس و میساختم آن برائے توجہ بہ مجرد مثل توجہ بہ نور آفتاب یا خلا۔
 و بعضی آخر برائے تدبیر نفس از تمحیل بہ عموم مثل تمحیل صورت خلی اسم الله۔ و بعضی آخر تمحیل
 برائے توجہ بحق۔

و این توجہ را دو قسم قرار داده اند یکی توجہ باسم و دیگر توجہ بہ معنی۔ و معیار اہل حرکت
 بعضی است کہ حرکات مفصلہ را در مثل ضرب و مطلقہ برندان۔ و معیار ثانی دور دور رفتن و ہم خیال
 است کہ مانند شمشیر طولانی آن را بکشند یا صورت متصل است کہ آنرا بمعنی نزدیک تپیل عمل اواز خارج تپیل میکنند

مازیں جاسر استمطاق لطائف معلوم شد

و بعضی در اشغال طریقات تقریب بہ نسبت از نسبت منظور داشته اند مثل ذکر
 انت فوقی، انت حق، اسم کہ مقرب است بہ نسبت توحید۔

و بالجملہ سیدنا اسح است و ہر کسے حسب ادراک خود چیزے گفتہ۔ مصرعہ ۱۔

و لیتنا فی ما یغشیقون مذاہب

لیکن بر غیر ملاحظہ شد، کہ رضی حق سبحانہ آن است کہ از ذکر ذکر کنند کہ شریعت اس
 داده شدہ است۔ ملازمت مراقبات مراقبہ کنند کہ بالفعل توجہ بحضرت غیب باشد نہ تو طہر رائے آن

اولاً بخندو باید داشت۔ و بطریق ادراود و طاقت مشغول باید ساخت۔

این جا نکته چند باید ہمیدگی آنکه جبر اہل طریقت شوق اند برادر و اس بزرگ و شریف
آن بر قلب رعایت شد و نہ۔ و سبب این آنست کہ این کیفیت سبب الغیث و محبت است و سبب غمخوارات۔

دوم آنکہ بعض اتباع سلسلہ علیہ نقشبندیہ میگویند کہ حضرت خواجہ از جہر منع می کردند۔

حقیقت حال آن است کہ حضرت خواجگان پیش از خواجہ نقشبند جہر و خفیہ بہر و میگردید بل جہر و
ایشان غالب تر بود۔ در روز و شبہ و پنج شبہ بحسب تہم میگردند حضرت خواجہ نقشبند بحسب
آنکہ ذکر جہر بکذب حقیقیان کرده است۔ ذکر خفی اولی و اقوی دیدن و اس را اختیار کردند و یک

ایشان تاثیر صحبت بغایت قوی بود و اس کفایت میکرد از جہر۔

امادر اکثر اعیان و کسب اکثر استعدادات ہیچ چیز مانع تر از جہر نیست و تشکیک برین معنی کار نیست
سہم آنکہ ہنر شاعر بطلان مرفوض و بران تحریر می کردہ و در چیزات بکلی ذکر و دیگر فکر۔

مراد از ذکر ذکر زبانی است جہر و خفیہ کہ در حدیث مذکور میشود بہر و نیم زبانی اند و نیم نقل
نبتدیاں از ذکر زبانی بکفر فاعص و شوار میشد مشایخ ذکر قلبی اگر نہایت بہر و واجب دارد و کلام شریف
است کما لا یخفی۔ استنباط کرده اند۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما رآہ المؤمنون حسناً فهو
عند اللہ حسن۔ رواہ محمد فی الموطا تعلیقاً۔

ہم (۱)

مطلوب از سالک۔ بعد دریافت کیفیت شوق، و حصول آثار آن در تقلب کلام و دفع اشتغال
بچیز دنیویہ و ترک ملاذ و غیر آن بوجهی کہ این ظاہر و باہر باشد نہ متوہم و خفی المکان۔ مراقبت است۔

حقیقت مراقبت۔ بوجهی کہ شامل جمیع افراد آن باشد این است۔ توجہ قوت و تراز کہ با اقبال
تمام سوائے صفات حضرت حق تعالی، یا بسوائے حالت انفکاک روح از جسد یا خلس یا آن کہ
عقل و دم خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد۔ تا بچشموس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین خود۔

و اسوہ الناس مراقبت کسی است کہ در اہل جبلت توجہ با امور غیر مجوسہ و سنیکی میت و اندک و چنانچہ
بعض مردم اچھے می کہ خیال برے غالب آید و بدست اشارت بحسب اس میکنند یا زبان او چیزے
برے آید اگرچہ زبان او را بجنون نسبت کنند۔

صلو علیہ و آتہ و سلم و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم۔

من الخطایا الخ، واللہ! جعل فی قلبی قویاً اتم ہر قدم کہ تواند بگوید۔ و بعد نماز بگوید: "یا قوی" چہا ضرر فی یا سغری مشغول شود۔ و اگر خطرات باز مشریش سازند فی الحال دشو کردہ باز و در کثرت بہاں اسلوب بخواند و بہاں ذکر مشغول شود و اگر خطرات باز تشریش دہند باز چنین بکند یا شگ ندایم کہ پڑن دوسہ نوبت چنین کرد بہتہ یک گونہ ملج و برد و سکونہ در قلب بیاید پس بہ ذکر نفسی جہات و تحفیس شوق مشغول شود۔

این فقیر را آگاہانیدہ اند کہ این تریاق محبوب است غیر مختلف الاثر۔ واللہ اعلم۔
 (ب) و از انجملہ قلی و کثرت عربیت است کہ ہر چند خواہد کہ بکاسے اندوختہ قلبیہ مشغول شود نفس مے مطاوعت مے کند و غم بے حمانہ دل مے فوارہ زند۔

این فقیر را آگاہانیدہ اند کہ سبب این قلی و کثرت عربیت چند چیز است۔
 یکی اختلال مزاج کہ اخلاط سوداویہ ظلمانیہ بر دل هجوم کند۔ و علاج آن تعدیل مزاج است بہ قصد استعراغ۔ و بکھڑایں بیخ چیزوے را نافع نیست۔
 دیگر تجسس بامدائش متواترہ و خیالات متراکمہ بے فعلی مہارت۔ و علاج آن مبالغہات در تطہیر بدن و ثیاب۔

سوم از تکاپ گناہے از ظلم برغیر ما جماعت حق ذوی الحقوق و علاج آن تدارک آن غلالت چہارم لذت از شیاہین یا سحر کہ بنفس مے لغو قلی برساند۔ و علاج آن اشتغال بقطب یا اللہ است بہ چند تواند بگوید۔

پنجم۔ و در ادب پسبت مشایخ طریقت۔ و علاج آن نفع آن سبب است۔
 ششم۔ عذر و خفیہ بخت دنیا کہ در نفس مستتر باشد۔ و دے بہ نظر جل آنرا و دیدہ غلٹ میں دل ادا ادا کھ کند۔ و علاج آن ملاومت ذکر است بہ صفی کہ نفیم در جانہ نفی ملاحظہ آن جہات کند۔

ہفتم۔ جین باز غرائد سلوک۔ علاج آن استماع حکایات این طبقہ است و خود را بہ جبل رجاستک ساختن۔

بالجملہ سبب آفت را باید دانست۔ و علاج آن بر ضد آن باید کرد۔
 و اگر سبب تشخیص سبب تواند کرد۔ شیخ در جہاں متعددہ در ضل مے تعجب نظر کند و از
 مے حمایت۔ یا جنابات۔ اندہ مشکوک است و خطیہ غماہات است۔ فورم

کائنات میں کدگری الحال بہ میر محبوب حسرت و اذیت نفس بہا شد و محال توجہ باشد بدیں جانب و لو علی حسب استعداد چه بلا حسرت است کہ شخصے در خیال صورت متصل، یا خلا، یا توحید فی نظر بہ نرمہ بینی نبیہ و مقاتل۔

ص ۱۶ (۸)

باید است کہ سالک یا چند عارضہ و لذائذ اشتغال باین امور کہ کوفہ پیش کے بعد علاج ان بایست (الف) از آنجکہ حدیث نفس است۔

و اس دو قسم میباشد۔ یکی آنکہ نفس خود را بہ قصد در ترتیب تمیلات سے افگند۔ چنانچہ شخصے ما وظیفہ مقرر کرد کہ دو مان و پیاہ معسل ہر روز بہ گیر۔ وے با خود گفت کہ نان بخورم و غسل اجمع کنم و چند روز سبوتے ہم خواہم اندازم۔ افرودختہ ماکیا نے خریدی کم۔ و چوں نسل ماکیاں بسیار شود از دکنہ رکنہ محال کنم۔ و کھلم کھلا +

و بحقیقت ازین جہلاست و در رفتن و رفتار اشعار و زیجات و انشا و کلام و معقولات۔ و دیگر آنکہ خطرات بغیر قصد و خاطر کند یا جوراً یا غیر جوراً بودہ است و جس مشترک سے رشد باشد علاج قسم اول انبعاث ہمت است پس چیزے کنند کہ دل از ان سحرش از قبیل آنچہ سابقاً گفتیم و داعیہ تہذیب نفس از سر نو پیدا شود۔ بعد از ان سحرشے رد و سہی کند کہ یک ساعت کاملہ بیچ حدیث مسلسل غلطش نیاید اگر چیزے از ان ظاہر شدنہ الحال از ان اعراض کند قبل از ان کہ نفس بدیں لذت یابد۔ و اگر نفس منازعت کند گو بہ بعد ازین ساعت بدن شغول خواہم شد۔ باین تسلیف یکسا گذارند یا چیزے کہ سبب انبعاث داعیہ باشد محمل آوردہ یہ ہیں اسلوب در پیے کار خود بلسند علاج ثانی تحصیل انجذاب خاطر است بوجھے ازین وجہ کہ میگویم۔

یکے آنکہ بہ عجب مے قوی التوجہ بنشینند و خاطر خود را یک دو ساعت از جمیع امور خالی ساختہ بسوتے دے متوجہ شود۔

دوم آنکہ۔ با راج طیبہ مشایخ متوجہ شود۔ و برائے ایشان فاتحہ بخواند۔ یا بہ زیارت قبر انبیاں رود۔ و از انجا انجذاب درویدہ کند۔

سوم آنکہ غفلتے و د و غسل کند و ہما نہ نو پوشند و دو رکعت بخواند و در انجا اللهم تعالیٰ لے کند۔ و اعلم۔ و کما است و در سہ طیفہ انکار موجود کریں بہت خوف دارد۔ و موضع موضع مابل ۱۲ سورۃ النبی (۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء)

کوز باقی باطنی بسیار کند و دید و بصیرت را منتظران نام دارد و در خود را مستحق آوازه دارد. چند
 افکند که چرخ چندند بدل جانب متوجه شد تو حیل آفانی می را مشکست گرد و پس انگشت
 بحال ز بکار در می یابد که عالم و حکایت رسکات او بنزد احوال تهاشیل بعت باز است و آن هم
 راجع بنهر بر صدائی است و باز بته بغل و امدست. مگر پیش ازین مستقامین معنی بود احوال
 آثار این بر می ظاهر شوند از توکل و توفیق و عدم نسبت موت و حیات و فقا و مرض اسباب آید
 گریه حسب ستمه الله و قلت انبعاث و اعیه توبه و تسک با سلب و اگر مستعد نبود احوال در خط
 استیقا و تمام ناشی از وجدان او را حاصل شود. بسیار

و بعد و درین با حوادث گلیانند مثل فقر و غنا و شفا و مرض و موت و حیات و بیاوردن انها
 امار ویت تعریف و در هر ذره از اوراق اشهد مثل آن نزدیک داخل مدخل و حیل آفانی
 نیست، اگر چه بسیار است که سکه کا حاصل میگردد و گاهی محل افتاد و درین مرتبه او را میخیزد و آید که
 و اگر گوید و لا حظ لا فاعل فی الوجود الا الله منظور دارد. تا زده قایل معنی بر می غالب آید
 اگر چه اصل ظهور این نسبت موقوف بر این لا حظ نیست.

و صاحب توحید صفاتی نام است و مثل فل عالم خیب می بیند چنانکه اگر عامل میند که سایه
 مستحک است، بطریق بد است اثبات جسمی که اصل سایه است، میگذرد هم چنین می شود و حقاقت در
 و اگر او آن تدبیر میجو اگر عالم ناموت ظل ایل است مشاهده - - - - - مقابل
 و بعد از ظهور توبه بر احوالی و توحید صفاتی ظاهر خواهد شد.

و در آواز و مشاهده آن و امد است و در صورتی - پس به بد است اثبات اصلی است که
 به اختلاوت و تشعب آن واقع است. و آن اصل را در ضمن آن صومعه می بیند و مشاهده مثل
 مشاهده انسان کلی در ضمن افزون انسان یا مشاهده شمع و تهاشیل متفاده از شمع، و آن اصل را
 بچه رنگ می فاند. و رنگ نایب فخانه را مانع به رنگی نمی فاند. بطریق باصحت نه فکر.

این و مقام با هم متسل اند. و آخر یک با و لب و گیر مرید است.
 و از مریدان کسیکه نسبت که طول العمر میس با آمد و عروج از بنیامیرش نشد.
 و آنکه قوی المحبت و کی لذت بن است، بعد ازین حالت مترجم شود میان اصل صاحب غیر لغت
 پس صریح نمند، بلکه از این کثرت نظریه پوشده و فمیل می وزد،
 و سنت الله جاری شده است کقام توحید صفاتی به مشاهده آن اصل است و در ضمن آن انکشاف

قرآن عالی و عالیہ بایں فرستہ کہ حق تعالیٰ می را داده است، حقیقت کار دریا بد-
 بگویند و ۳۳ ج. و از آن جملان است که بر سالک اقامت بسیار و در تمام یا در بسیاری از آنها می نشیند. و
 در این صحنه خوار و بیاد و در نشاء و کینه آید. و از آن می فرزند و می رسد که این را بیکان امید غلام تصور میکند-
 و میگوید که چیز عجیبی می آید است از سنی در مقصود با حق ماند-
 درین باب غایب می باید دانست.

این نظیر را که آید و اندک هر صوفی که بر سالک ظاهر می شود از چند حالت بیرون نیست. اگر
 در این حالت در این است که در صورت محلی حق است یا منسوب بر است آن صورت محلی حق است.
 و اگر در این حالت او را منسوب بر سالک یا در این طبع مشایخ میدانند از آن قیل است و اگر آنکه در این
 و در صورتی که در این است که در این است و اگر در این است و انبیا همه بجا می آید از اینها است و اگر
 این چیز ازین باب ظاهر نشد غایب است از خیالات طبیعیه +
 و بر هر حال خوار و انقیاس باید کرد.

ماهی شکار از فوق در میان جهات و اگر کرده اند نزدیکی این فقیر و ائم الصدق نیست.

مجموعه - ۹

این را اگر سالک حرفی از معنی نه نشانی در یافت، و در راه پیش می آید به جذب
 و راه سلوک. شیخ مقتدا مختار است. و تقدیم یکدیگر می کند. و در این همه دست می
 بر سالک جذب. که جمع طبعه کار است، مستلزم ترجمه تقدیم جذب در حق جمیع سالکان طبیعت
 نه به سالک که تقدیم سلوک وی را مانع است از تقدیم جذب بحسب استعداد خاص او.
 مراد از جذب این است که بعضی کشف ظاهر است و بانه غیب. و بر طرف شدن خلقت
 و در برده شدن از عقل و وظائف شرح داداب.

بلکه در این با عرق محب و محو است تا حقیقه الحائق و نفوذ است بر صوفیه مهدیه
 اول به برج قهر قری از راه و اما. و حال جذب تعلیل اجزا است و کشش محب.

در راه سلوک بعد از نفس است بر کشفیه الکیفیات نفسانیه و پدید آمدن نورش
 مثل خورشید و جهات و عشق و جز آن.

اما در این جذب آن است که هر چهل سالک فی الجمله با هم غیب آشنا می آید و از فرایند که

۲۱
 • امام دوقوی المعروف فکالذہن سے تو انکہ ملخص کلام ایشان بقصد - واختلاف عبارات
 ہاں ارجح کند۔

ما کہ در قطع کث و طبل کث درین مقامات نیز مختلف باشند۔ و بر سر یکے قاضیات و
 احوال منوع و غیر ذاق شود بحسب استعدادات ایشان،

سوم آنکہ این فقیر را گمانایدہ اند کہ راہ سلوک در شریعت مبین شدہ است و راہ ہدایت
 را بیان نہ کردہ اند۔ چنانچہ تفسیر اسم اعظم تعین لیلۃ القدر نہ کردہ اند۔ و آنکہ کلام شارع را برین معنی فہم
 آوردہ جملہ سے مثل کہے است کہ کا فی ان عاجب بقوانین تصوف شرح کردہ بود۔

اسلوب کفر
 بخلات خوب
 سلوک

ماروس سلوک آنست کہ ملکہ را از ملکات محمودہ کسب کند، بوجہ کہ آل ملکہ مدح را از سلوک
 جمیع جہات احاطہ کند، و تحمیل و محنت و سے ہاں باشد مصرہ

ہومید و مبتلا میرد جو خیزد مبتلا خیزد

و ہر حالے کہ باین صفت لازم ذات کردہ آن را نسبت نمودند

جمع

اولیاء را در دنیا مسلک بسیار اند،

دویم فقیر بحسب باطن بہ عالم اولیاء متوجہ شدہ و نہایت ہرگز تہجد و تہجد الہی را کہ
 و بطریق تحصیل آن فہم شدہ، درین امدق پارہ انیس باب نویسم
 نسبت ہاؤ و قسم اند۔

نہ
 بر طبقہ
 مجتہد

یکے آئندہ را بہ جبب اشتہاست۔ مگر یا ظل جنہاست

و اگر آئندہ را بہ و ظیفہ را در او نزدیک راست۔ گویا لب و خلاصہ آنست و بعض صفت

این قسم را نسبت علیہ میگفتند

نہ
 استغناء

از قسم اخیر است نسبت انوار ہدایت۔ حقیقت این نسبت آن است کہ چوں کہ بعضی

بجملہ و طور و متعل طیب دفع رجز از بدن و ثواب مشغول میشود۔ سرور می۔ انشراح دل

خاص و غرور می یابد۔ نہ از قبیل قوای طبعیہ بلکہ ایں سرور میراث از قوت فکریہ پر تو می است

و چوں ایں معنی بکبر وجود و کید نفسی آن ملکہ میگردد و بہیت را خود نفس از ان محقق میکند و یارون

آن بہیت را می شناسد و بہ آن بلند میشود۔ و چوں حدت و جنابت عاری میشود و یا بدن ثواب

متبغس میگردد و در مقابلہ آن انس انقباضی رو خستہ دست میدہد و تعلیم و مشقت عریضت اول چش

میزند و احادیث جزئیہ از خاطر میسر میکنند و چوں کہ تامل و اشباح طہارت متمسک میشود و از

حق کل ملحق ہاں ملکہ حق طیب صفت است کہ بکبر طبعیہ و فہم جہاد کہ روح ہاں (تفصیل)

از ہریت خواست، پس نظریہ اتنا فذمے گرد و بہرہاں اصل و ازین جا بے ترغی نظر میسر شد از خود
و ان ملل را توحید ذاتی میگویم و این مباحث، اگر چه در بحث ذوق لافانل مراد انال چیز
و مگر داریم، بہانت کالبرق الخافط،

اما توحید ذاتی کہ این جا مراد است معارض است از مقامات کہ سالک آن جا مستقر میکند
و بعضی ممکن از توحید انسانی بطریق طفرہ توحید ذاتی میسرند، و بہ توحید صفاتی و بہین
حقیقتہ العقائ و در ضمن انما اصلا آشنا نشدند۔ و ثلیل ما حتم۔

و بعد تکمیل این نسبت بہ تفرای مندفع میشود بہ نسبت بنے نشانی و یادداشت، و ذکر قضیہ۔
و حقیقت اک العقائ اجمالی است بسوئے حقیقتہ العقائ۔

چون کہ انجا رسید برے واجب است کہ زانے وراں جا و توف کند و بہ توحید تمام اشتغال
عظیم متوجہ باین معنی باشد تا مہ ما بنایند کہ تعینی خاص از ان حقیقت منشعب شدہ بر ہریت
نزدل فرمود، و سہ باقی شد باین تعین،

و انجا را بہ جنب آورید،

این جا چند نکته باید دانست۔

کچے اگر چہ چل این قسم و صحت برسلک نگشت شد۔ راہ جذب را طے کردہ است معتقد توحید
و جود بیاض یاد۔

تفصیلش آنست کہ کچے اولاً توحید صفاتی ہے یا بہر بعد طے ازاں در میگرد و بہ توحید
ذاتی میرسد و این محالہ را توحید میکند با لکہ نخست مغلوب شدہ ہندوم، و قیوسیت واجبہ بہ نسبت ممکن
اتحاد و استہ دوم چنانکہ در عالم منام کہے سح راے بنید و این با بیج سح نیست۔ توت فضیلت
است کہ بہ شکل سح ظہور کردہ است۔

و چون ازین تمام ترقی کرد و بہ تنہر ہر افتاد و کل اخلاص از وہ تہبید دانست
و دگیسہ را ہم ہر صورت واقع شد و آن را توحید کرد با لکہ ہر دوسرہاں اکثر حق است
و آن ہتا رہنمایا است راست و در نظر فقط۔

دوم نگاہ اہ امر متفق علیہ است سچکس از او میانے کشنہ بردہ است۔ لہذا باین اہ رفتہ
اگر چه در تعبیر میان ایشان اختلاف باشد۔ شہد۔
ہبلد انما شتی و حسنک واحد۔ کل عالمی خات انجال یشیر۔

و از موانع آن احتراز کنند۔

حقیقت طهارت منحصر نیست در وضو و غسل بلکه سایر چیزها در حکم غسل و وضو هستند چنانچه وضو دادن و در نشستن و در زنگان آنجونی باید کردن و کاسه که نافع بعد از شام باشد و ایشان بسبب و سه و مکنند و خوشدل شوند بجا آوردن و پیش و بر دست و سایر امور را بر پشت متاد و مکنند و در وقت نماز باشند و آن را پراگنده و گدازشتن۔ و در موانع متبرکه که بسا جدیده و مشابیه است مختلف شدن و لباس پاک و سفید پوشیدن و استعمال طیب کردن۔ و بر طهارت غضن۔ و وقت خواب ذکر گفتن و از خطرات پرهیزان خود را نگاه داشتن و سفر آغ مراد و موزیه و اخلاط طمانیاز بدین کردن۔ و راحت یافتن نفس بزم خوش و خوش نیک۔ و خوردن چیزهای که کیوس صالح پیکان کند تا باک و قفس دور نماید۔

صلوات
بر علی
علیه
السلام
و آله
علیهم
السلام
و علیهم
السلام

این همه چیزها کیفیت طهارت را پیدا میکنند یا تقویت می دهند۔
و مینماید شکر شیطانی و کلمات غرض گفتن و در سبب طمانین طمن کردن و عیانی نمودن و مصلحت حیراناس حیدر و باز نماندن بملد و مار و صفت داشتن و دیگر اعدای محاسن ایشان مشغول ساختن و خطره جماع زمانه و راز و خفا مضمر داشتن و نیا و ده از مثل مگه که بستر آج برانے متعاضد است و رد جماع مشغولی شمع بد یا سگان و در زنگان صحبت داشتن و امر ارض جلیه و شل شری و مقرر و مکر و جمل مامران رویه ساین بر صفت متقابل طهارت را مگر و ممانعه۔

فرق است در جماعی که برانے دفع ازیت کنند و جماعی که برای تحصیل لذت کمال است
باب طهارت است و ثانیا انبیا است۔

بصفت این چیزها را در شرع بتصحیح طهارت و نجاست نامیده اند بعضی اما اشارت می نماید که در نجاست و باطله این بر بطریقی و بدین معلوم شده است۔ و الله اعلم بالصواب۔

همه (۱۰)

و از آنکه نسبت میکند است که کاسه نور حاجت نیر می نامیم و آل و شجره است۔
یکی شجره طهارت و مناجات است۔ و حقیقت همه آنست که چون انسان خدا را تعالی را تبارک و تعالی را در دعا و استغفار و استعاذه یا در کمال محال او را توجه بجا نینیب مصلحت درین افکار و افعال مستغرق و محال میگردد و باین توجه با جمالی ضعیفی نفس ناطقه از حده می گزید و باطله شمرده و بلکه او در جوهر روح داخل میگردد و پس بسیار است که مردی در حال سبک است از ذکر

تکلیف باعث اعتقاد حق است از قلب و او واجب جوارح است بر اعمالی که مدت دارد تا آنکه سلامتی صورت
بسته اند و استخوان ایشان بر تمام بسوخته آں ما مستقر غده -

و آن اعتقاد و عدم تعارض است بدین معنی و لفظی و یکی خود را مستقر آں را و بعضی سخن کوحت
نفسا نیاست -

و ملا علی که متوجه بکمال بشر اندک آن او خیال خود تصویر کرده اند چنانکه شغل ایشان غایتی است
مشاق میشود بساختن سر یک کلاه و کذا - و صورت آں سر چندین رؤس در مستقر می گردد
که گویا آں را می بیند -

و آں اعمال چنین با آنکه صاحبان طبقه بعد طبقه بخدا تعالی بآں با تقریب جستان و اعمال
نام ثلث ایشان بآں پُر شده اند - و ازین جهت در ملا علی استقرار تمام یافته اند -

پس چون مراد این امور را در عقل می آید - و استخوان در رضا سر و طاء علی بسوخته می
سیلان نماید چون آں صورت که در او آں عالمه و جوارح ایشان موجود است همان صورت که در
مدارک ملا علی مستقر شده - لاحال تکیس بآں با تشبیه قبول ابهام شود و فایده آں دهد -

کافی ملا علی از ملا علی قبول میکند صورت رضا و استخوان را و برگرد این دو کلام

حلقه میزند یا بر آں این جماعت اجتناب میگزینند و در قلب آں و بهایم امام می کنند تا او را هیچ
بیانند از هر جانب آں چیز را مشربکات و حیات و فایست و ماییت و نفس مال و اوله ایشان میگرد -

چون آں مقدمه احوال می شود بدانکه باریا مشاهده افتاد که در هماس مگر خصوصا ساجد تنبره
چون جماعت بیکه هزار مشغول میشیند ساعتی نمی گذرد که برکات ملا که بنزد ایشان می رسد و در نفس
ایشان را احاطه میکند بصفت حضور و مناجات نصف شده باشند یا نه -

و نیز مشاهده افتاد که چون ذکر اسم الله بشند و ترتیل میگویند و در آں اسم مبارک رنگ
شعله نور و نفوس ملا که نزدیکه ذکر منطبع میگردد و چون آں رنگ می کنند ازین نفوس بقیه نجات آید
نمی بیند میگرد و بگوید آنگاه میرسد بخلیفه اقدس در مجلسی که بنزد تکیست در شخص آید -

و همانا پیغمبر و امالی الله علیه السلام آنگاه که فرمودند - بعد بجا آمدن مجلسی بجا و ملا و حلق
همین معنی را داده فرموده - و الله اعلم -

و در بعضی اوقات دیده شد که اگر در ذکر و اگر در ذکر احاطه کرده - و آں بعد همه به کیفیت فهم
کیف شده - و الله اعلم -

و در بعضی اوقات دیده شد که اگر در ذکر و اگر در ذکر احاطه کرده - و آں بعد همه به کیفیت فهم

اقا دل وئے ممکن است بان کیفیت .

و آریں کہ آں توجہ اجمالی است اور بتعبیر نمیتواند کہ بغیر حلاوت مقابلات و آرام دل
رغبت بدر و امثال آں از عبارات .

و این مرقعاً محاطه منصف میشود و با کثرت ذکر و دعا و استعاذہ و ادائے آن با رغبت و از بصیرت
و مطالعہ فائدہ . و چون سامع کذ رکبہ آں امور مشغول نشدہ و دلش بیقراری کند مانند کسی شود کہ از
محبوب جدا افتادہ است . و چون باین امر مشغول گردد آں معنی باز رہے نماید و لذت تمام یابد .

حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم برائے تحصیل این معنی از کار صبح و شام و ادویہ و قناعت و در گوشت
و مخور و الحاح در سبیل خیر و دنیا و آخرت . استعاذہ از شقیہ و یمن مشروع فرمودند .

و بیچ چیز در تحصیل این معنی از ملاحظہ مجاہد و بدین اللہ و عیدہ . چنانکہ در حدیث **مصابط**
بینی و بین جدی بدان اشارت است . نافع تر نیست .

و بہر کہ تحصیل این معنی خوابدار از تطویل سجدہ و الحاح در دعا و استعاذہ و اکثر
از کار چارہ نیست .

و ضمن این کلمات باید آنست کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم دسائر پیغامبران بہرگز
بشکر و ذات سلم نفرمودہ اند . الا در ضمن افعال تنظیمیہ احوال عائیہ . در وقت اصحاب و تابعین نیز ہمچون
و دیگر شعبہ شمولی رحمت است . بیان حقیقت عے مسبق است بہ تہمید مقدمہ .

باید آنست کہ چون نفس ناظر از ملائکہ امام قبول نماید سبب استعدا کے کہ جبکہ و کسباً اورا
جمل شدہ . لا محالہ کمال نشاء نفس نے ظاہر شود و بہر قوت ہمیشگی گردد . بآن معنی کہ قوت ہمیشہ
زبانیں خود بر نگاہ از نگہائے قوت ملکیت نہ آنکہ ذات او معدوم گردد و با نقصان پذیرد .

و این کالیست بزرگ از کمال است و انسانیہ . و بہر کہ بدین جانب متوجہ شود و اورا دریائے
بیکرانہ تنی از راحت و مذہبت مقدس پیدا شود . ہر چندان بیشتر خود بیشتر تشنه شود شجر
تعالی اللہ زہے مدیائے برشور کوزہ بر تشنه آرد تشنگی زہ
گراز وے تشنه صد جرہ نوشد برائے جرہ ویر خروشد
گذشتہ میں گفتگو از چون از چند آب آخر شود و تشنه خرسند

و با بجمہل این امر حضرت حق سبحانہ از کمال فضل و کرم بہ کسیہ یاد بست کہ عام و خاص
و مذکی و موی راں یکساں باشعد . و برالسنہ انبیاء علیہم السلام آن سبب ابین ساخت و آں

برائے ہیں ستر انبیاء علیہم السلام امر فرمودہ اند بہ محافظت بمعنی و حواش ماثورہ بعض اسامی
 ہم عظم نامید اند۔ جو ہی او عیسیٰ بیان کردہ اند بغیر ملاحظہ انگاہی داعی معرفت محققہ بے پیکرہ یاد۔
 بار بار در مجالس ذکر دیدہ شد کہ اسم اللہ کا زبانِ ذاکر برے آید از دے حقیقت بنایت نفیم
 جوش میند۔ دولِ ذاکر با اعاطہ میکند۔ و ان حقیقت را شاہراہی کشادہ است بجانپ ذات۔
 [اِس فقیر آگاہانیدہ اند کہ ہم چہاں کہ اہل دعوت اسلام با اسمی از اسم اللہ مشغول
 میشوند۔ و چنداں تلاوت می کنند کہ نفس تلاوت کنندہ بہ حقیقت متذلل آید اِس اسم متصل میشود و میان
 دے و میان اِس اسم رابطہ کشادہ گردد و بعد از اِس آثار محققہ اِس اسم۔ نفسی و چہ آفاق بیادنی توجہ
 بہ آن و خوض در نور اِس میسر میشود و علی بن القیاس چوں عابد بصلوٰۃ و اذکار و سایر طاعات
 مشغول شود و اکثر اِس نماید نور اِس طاعت کہ در عالم مثال متشعشع است۔ بے متصل شود
 و نفس سے را و گیرد۔ و مرنفی دے گردد۔

پس چوں در عالم اِز احوال چشم ہمت و راں نور دوزد و یکلی بے متوجہ شود
 استزال کنند از انجا قرآن الہیہ و رانفس و آفاق۔

و آگاہانیدہ اند کہ نسبت عباد بنی اسرائیل ہیں بود۔ و آثار عجیبہ اِس تعجبات دعا
 و غیر اِس ایشاں را از ہیں جا منسحب شدند۔

و نیز آگاہانیدہ اند کہ اقوی اسباب تحصیل اِس نسبت و اذکار ذکر اسم اللہ است
 وقت خلوت و تشویشات و غلبہ اِز فضولِ دلشہ، با تجدید بہارت و صلوات عقب ہر اُلف و بانہا۔
 تشدیدِ لام، و ایفاء کیفیت مخارج۔ و زمانے بعد زمانے تصور نور منسبط و رجحان کردن۔

چوں با اِس قسم چند ہزار بار تلاوت کند لا محالہ انضالے ہاں نور پیدا میشود۔ من بعد در
 تبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر و استغفار و توحید، و رادنی اسمی، اِس نور متکلس صنعتی کہ اِس کلمات
 اشارہ اند بسوئے اِس متشعشع میشود۔ و مصدر آثار نفسی و آفاقی افتد۔

و در صلوٰۃ کیفیت تحصیل اِس آنست کہ نماز سبک با کثرت رکعات کند۔ و وضو بر خنو
 نماید و وقت بعد وقت نور منسبط و رجحان کند۔

و نیز آگاہانیدہ اند کہ اکثر اصل ارکان با کثرت رکعات سرور اِس نور است۔ و ادھیہ

سلحہ خطوط و صافی کا اندازہ ای عبارت نمونہ یکتوبہ در کتاب میں ص ۱۳۳ پر ہے۔ اور علی محمد کفے نوٹ میں ص ۱۸۱ پر
 مذکور ہے۔ و بعض نسخہ بعد لفظ بجا نبت قات نماز دیدہ شدہ معلوم نیست کہ لغات است یا اِس کتاب اِس
 اِس فقیر را۔ ۱۲۔ فہرست ۱۲۲۔

نہ
میں
میں
میں

انہیں جا است کثرا س (علیہ السلام) حضور را در صلاۃ شرط نہ فرمودہ است۔
و بسیار سے از طاعات در غالب احوال اشباح مناجات نیستند مثل فرج و طواف
و بی بی اصفاء و المروۃ، و نظریہ کعبہ صوم و صدقہ و جہاد و عیادت مرضی و اتباع جنازہ و مثل آن۔
لیکن بعضی اہل قسم برکات میگردند۔ و ہمہ این سبب مطلوب میشوند۔
و با بھل رفتہ رفتہ ایسے انگ۔ اجر ہر نفس قبول میکنند و ملکہ میگیرند۔

و نزدیک این فقیر معنی حدیث مالتقرب الی عبد البشیر حب الی ما افترضتہ لہ
یلال (الحقیقہ) آن است کہ چوں ایس صفت در فرض بیشتر است، لامحالہ حب حضرت حق
بجائے در ضمن حب علامہ اعلیٰ بدل جانب مصروف تر است۔

و سبب کثرت و افاضل نورے از جانب حق سبحانہ در ضمن تہ طاعت کہ در روح ایس کس اخل میشود
و قیوم مے میگرد و سبب استجاب و عطا و اعادہ وے از کمزرات میشود۔
و ایس بار بار دیدہ شد۔ مانند توبے کہ بشکل شیر یا ماہی سازند۔ و ترح طیبہ در اخل داخل
شود، و آن اپر کنند و حرکت دہد و در اخل یک اجزاء مائیہ باشد و اثر ماہ و در جمیع اعضا تہ شیر و
ماہی داخل شود۔ شعر۔

ماہ شیر ایں مے شیر علم جنبش مثل از یاد باشد و مبذم
و علامہ المثل الملاحظ۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ مثل نور کہ کشکولہ فیما مصباح۔

قرعابن عباس مثل نورہ فی قلب المؤمن کشکولہ فیما مصباح۔
شعبۃ ثانیۃ انصباغ است با نور اسماء الہی۔
بیان حقیقت آن مسبق است بہ تمہید مقدمہ۔

باید دانست کہ اسماء الہیہ چہ بسیطہ، مثل اللہ و رحمان و رحیم و چہ مرکبہ مثل آیات اذعیہ
و الذبحات و احب تعالیٰ، چوں آیت الکرسی و قل ہوا شد احد و آخر سورۃ حشر حد عالم مثال شخیص
ایس اسما قائم اند چوں نیک راں با تہن نظر میکنم ظاہر میشود کہ عنصر بدن آنہا از قوت مائیہ و
تحیل لاماعلیٰ است و روح آن صفات ذاتیہ اضافیہ اند۔ و آن شخیص ہمہ نور در نور اند۔

چوں ایس مقدمہ مہم شد بداند کہ چوں مومنین انوار را بہ نیت صاوتہ و اعتنائے تمام
میخوانند و علی خود را مقید بہ محافظت آن اسما میدارند و متوجہ میگرد و بجای پایمان شخیص را چہ در عالم
بعثہ شرح مے کند۔ و دلان جلالت حق را بد و ہر خداوند کہ لایستہ نیست صرف بہ نیت و دلان زیادہ تر و ہر چند
مجموعہ بیشتر طواری انوار بیشتر۔

۲۹
 • فائدہ چھو ایں کیفیات روحانہ کیجئے ان است کہ ان نفوس انسانیہ کا رخیض ناموت
 بہ ذرۂ نمکوت منتقل شدہ اند و حیثیات خمسیہ و نسبتی را ترک کردہ و عامل کیفیات طبیعیہ و فانی
 دماں شدہ اند۔ و رنگ مشککہ کہ درش ہوا بقوت نفع کنند تا انماں مستحلی گردد و دوساب فرو فرود نشیند
 و دیشان رنگہ و مرادہ ایں نفیس منطبع گردد و پس ایں شخص۔ انا بحتہ خاص حاصل خود و بازلوح طبییہ۔
 و کیفیات ایشان۔ از انس و انشراح و انجناب۔ بجانب غیب و انکشاف و اشیا کا زغیر ایشان مستتر باشد
 و در نفس ظاہر شدہ خواہ ایں مناسبت نسبت ارجاع انبیاء باشد یا و دیا جائے امت میا ملائکہ۔

وہاں است کہ مناسبت بہ روح خاص حاصل شود و بہت آنکہ فضائل و معیشت کو وہ مجتہد خاص ہم رسانند تا آن محبت سبب گشادہ شدن رسلہ گردد و میان آن روح و مایں کس یا بہت آنکہ آن روح مشرّف باشد یا جہلے باشد و در مے بہت ارشاد و منتسبان خود ممکن خدو۔ یا بہت مناسبت مبی کہ در نہایت وقت است پس آن شخص را در مقام مے بنید باز مے مستفید میشود۔
این فقر خیر عالم ارواح متوجہ شدہ آنجا چہ طبقہ یافت۔

کئی طبقہ ملازمتی - دولل جانا نگر علویہ مہربہ ریاقت - چوں جبریل و میکائیل و بعض نبوتی
جی و صہایاقت کہ بالمشاں ملاحق شدہ اند و ہرنگ ایشان گشتہ۔

وخاصیتِ اویسی ایشان آنست که در لوح نفس این مرد منجم گردد و صحت علمیه حضرت
مبدء روحی که مشتمل باشد بر کلمات ابداع و خلق و تدبیر و قلی و فروع و اسدّه - و این علم را حاصل
شود باین قصد و احتیاط و باین اعمال فکر و توجه -

و بسیار است که منطبق گردد در مسئله تربیاتی که باید احکام و تقضایا که در عطفه اطفال متحقق شده باشند.

و اکثر انبیاء علی نسبت حاصل میشود. و از اینجا منسوب میگردد و اکثر علوم انیشاں -
و دیگر بقدر ملاء سافل و علامت این نسبت ظهور ملاک است در ردیاء نقطه - و نزد دریا
جماعت و ملازمه که بدان مأمور اند و بسکن مشغول اند پس مے ایشان امی بیند و مے شناسد -
و دیگر طبقه اشراف مشایخ صوفیه حلقه یافرو آقا و صاحب این نسبت الالبه بر نسبت آن
اشراف محبت و عشق حاصل شود و غنائی المشایخ دست دهد و مای سرور جمیع احوال مے داخل شود
و در محراب انکسار برینچ میزنند و تازی آن در بهر شاخ و برگ و گل و میوه سرایت میکنند و در
هر کسے و کسے دیگر و مآقعه دیگر نظر شود -

استفاد و فقیہین مورت نسبت طاعت مناجات و شامع بہر یک اشارہ فرمودہ -
 ازینجا معلوم میشود کہ آنچہ موقینان مانگن میکنند کہ صلاۃ چون رکعات خطبہ و شامع باشد
 فائدہ معتد بہانید ہزار بعض الظن است - و منشآت عدم اطلاع است برین نسبت و اللہ اعلم
 و بالجمہ اسم اللہ البتہ حجت معہ بذات الہی میشود -

چندے از راہ ملائکہ - چنان کہ سابق ذکر کردیم -

و تکرار ہر اسم و صورت ثانیۃ او -

تقوم آنکہ از او نفس ناقلہ و تمہت او بخظیرۃ القدس رسد - واللہ اعلم
 و بالجمہ طاعات ایں ہر صفت متقدرا ند - اگرچہ طاعات بعد ازین تمفوات باشند و بعض
 علامت مناجات بہتر است - و بعض آخر شمول انوار رحمت بیشتر و در بعضی انوار اسما زیادہ تر -
 ایں فقیر را آگاہانیدہ اند کہ مجذوب و غیر آن در عالم برنج و قیامت و بالجمہ ایں ہر یکیاں
 خواہند بود چنانچہ از طرف و مستان ہر احکام شرعی و عرفی متساوی القدر اند - یکے سا بر
 دیگرے ترجیح نیست -

آئیے مجذوبیت و کمالیت و حق مے فیہا بینیم و ہی اللہ کہ آنرا برائے چیزے دیگر حاصل
 نہ کردہ ، مطلوب لذتہ است -

و طومکان و مکانیت و آخرت اثر ایں نسبت است کہ مسی بکلیتہ کردہ ایم -

و من بسیار مجب ہارم از کسیکیاں نسبت لطفت نیست بلکہ او مانع کار بار خدو میداند
 و میگوید مرا ای نسبت طمعی شوش کرد آیانیدہ اند کہ - و شن تدو صاحب پنیر علی اللہ علیہ وسلم و تابعین
 ہی نسبت بودہ است - آئیے کل حزب بحالہیم فرحون ہر یکجا نفع نصیب است خورشید است

ہم - - - (۱۱)

و از جمہ نسبت مانے معتبرہ نزدیک قوم نسبت و ہی است کہ اندر زرع است

بین انفس ہیمن - و بہرہ و جانب ربطہ وارد -

و حقیقت ہیے آن است کہ نفس با طقم انسان بمنزلہ مرآۃ است کیفیات زدو حانیہ و

جسمانیہ را - و ہر کیفیت یا استعدادیت خاص ، و در میان ہیں دو استعداد و حانی کلی است -

سہ - ہر چہ از مرد نہ غیب ہی ہی مع ہی مجبورہ کا حقیقہ اس خطبہ ہمہ شامع ہر یکاں و فرمودہ - و لکن خطبہ
 نہ کہ ازہ و غیبہ - و در میان ایں دو استعداد ثانی نیست - فیصلح ۱۲ نورانی

تر و دو عباس اعتبار توجہ عالم غیب پر اس شخص متوجع میشود۔

وہیکل اس بزرگ مثالیہ حضرت پیغامبرانہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

و اماست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول کسیکہ تاریخ باب جذب شدہ است و در اس

م نہادہ است حضرت امیر المؤمنین علی اند کرم اللہ وجہہ۔

و ہذا سلاسل طرق بدان جانب راجع میشوند۔

و در حقیقت رجوع سلاسل اولیا بسوئے ایشان از جہت روایت ثابت نمیشود۔ و در بعضی مشایخ حضرت علی

بایشان خصوصیتی کہ باریگان نباشد معلوم نیست۔ مع ہذا صوفیہ قاطبہ ہم طبقہ بعد طبقہ اتفاق کردہ

بآری جامع سلسلہ طریقت بایشان۔ و لابد ایشان اتفاق ہے و چہ نیست۔ مایں و جزو دیکہ تفرکان

ست کہ ایشان اول مجتہد اند ازین است۔

و در اولیائے امت و اصحاب طرق اقوی کسیکہ بعد تمام راہ جذب باکد وجہ باصل این نسبت

ش کردہ است و ہذا بنجایوجہ اتم قدم زدہ است حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانیؒ اند۔ و ہذا

تہ اند کہ ایشان و تبرع خود مثل احیا تصوف میکنند۔

این فقیر آگاہانیدہ اند کہ طریقہ ایشان است کہ بعد جذب بخلاصہ این نسبت رنگیں گردد۔

و ایضا در ولایت مصطفویہ، خصوصاً دریں روزگار هیچ کس ازین و در بزرگ از جہت خوارق

و اہم مشہور تر نیست و این معنی متفقین است کہ توجہ عالم غیب البسوئے خود متوجع بایشان میند۔

و بالجملہ این اسباب متفقین اس شدند کہ امر و زمر کے را حساست ہر روح خاص پیدا شود و ازاںجا

یعنی برآورد، غالباً برین نسبت انکار این معنی نسبت حضرت پیغامبرانہ صلی اللہ علیہ وسلم باشد یا بہ نسبت

حضرت امیر المؤمنین علیؒ کرم اللہ وجہہ۔ یا بہ نسبت حضرت خورشید جیلانیؒ

۔ اما صوفیہ پس تہذیب باطن بر جہت ذہن و آرا از جنہیں منقول است۔ و اتصال من بصری بہ حضرت مرتضیٰ و بس فرقہ اند کہ

سبب باطن بر کویہ ماہیت ہر دو ممکن اند۔ ہر فرقہ اہمیتین ہوتا۔ تا نفع باین مجلس متفق اند کہ نسبت آں

سال من بصری است بہ حضرت مرتضیٰ۔ و اگر اتصال من بصری بہ مرتضیٰ محقق ہے ہر دو اور جہت معتد بہا با مرتضیٰ محقق ہے

و خود جنس جہت متفق است بر اتصال و متفق است الخ و نسبت ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ و نسبت اتصال من بصری

حضرت مرتضیٰ طریقیہ است ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ و نسبت اتصال من بصری ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰

و نسبت اتصال من بصری ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ و نسبت اتصال من بصری ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰

و نسبت اتصال من بصری ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ و نسبت اتصال من بصری ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

و نسبت اتصال من بصری ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ و نسبت اتصال من بصری ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰

منہ غفلت
اعمال دینار
بہت کم
ہو

از نیماست حفظہ اس مشائخ و موافقت نیابت قبہ ایشان، و التزم ہا تھو خاندن۔
صدقہ و ادن برائے ایشان۔ و اعتنائے تمام کردن بر تعلیم آثار و اولاد و مستحقان ایشان۔

و بالجملة ہم چنانکہ چوں عروج ہاں شود و منی در مے حوادث گردو، لامحالہ مندرج شود
بسوئے طلبہ و بر محبت آل و عشق اہل۔ ہر چند از کسے اس صورت نمیدہ و نشنیدہ باشد چنانچہ
صاحب ہر نسبت بہ انہا ایں نسبت مندرج میگردد، از کسے دیدہ و نشنیدہ باشد یا نہ۔

و از ثمرات ایں نسبت رویت اہل جماعت است در مقام وفائدہ ہا از ایشان یا قس
و ہا ہا لک معاین صورت آن جماعت پیدا مدن۔ و حل مشکل مے ہاں صورت منسوب شدن
و آنچه ہاں ماند۔

باید دانست کہ صاحب نسبت اویسہ از نسبت اہل راجع بچشم خاص پیدا میشود کہ در جہ
روح ایں کس مندرج باشد۔ یقین و رویا دریں جافرق ندارد۔ اما چون ایں کس خواب میروہ۔ و حوالہ
ظاہر از شوافل خویش استراحت مے یابند، و فی الجملة خلاصی از احکام طبعیہ مے یابد، ہاں صورت
مکتوتہ خاطر مے بر مے کاری آید، و انتفاع مے متصور میگردد و بدل جانب۔ و از نیما چیز ہائے
شگوف و معالہ ہائے رنگین ظاہر میشود۔

بالجملة از ثمرات نسبت اویسیہ، ہر قسم کہ باشد، رویت و اقیات و مبشرات است و اس کہ مراد
در خواب برائے او دلائل عظمت و شرف یمینند۔ و او را قبول کنند، و در حقیق و شدت او نصرت
از غیب حاصل شود، غالباً و معاش خود تا نید غیبی مے بیند۔

و گاناکسے بظاہر بطریقہ قوم مشغول میشوند و جذبہ و راجتی مے یابند۔ و در عین مجرم
اسباب غفلت انجذاب خاطر از ایشان نزد و غالباً از مناسبت راجع خالی نیستند تفصیل مے اند یا ندانند۔

و قبل از انکہ راجع طیبہ و ولایت امت بسیار شوند، و جواباں ہا متعلی گردو، مستعدان را
ایں نسبت بہ نسبت ملائکہ مقربین متحقق میشود۔ و از اں جا علوم نبوت و حکمت مترشح میشود
و انکہ از ایں قوم جن متبعوث شد و انہی میگفتند۔ و اس کہ مبعوث نشد حکیم و محدث

و چوں بہشت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مستطاع از مثال باین عالم منتقل شد و جہاں
متعلی گشت، و اواح امت نیز در انجا بسیار پیدا شدند، اں کیفیت از عیون مردم مستتر شد بمنزلہ انکہ
سحاب و رجز مترام شود، و از رویت آفتاب مافع آید۔

و ہر تیر الہی کہ در ایں عالم ظاہر شود لامحالہ اور کسے و صورتے خاص است از ایں عالم کہ بوسے محو

میکنند ایشان را از جمیع معارف تفصیلیه و راه ایشان را بر او جذب و بر او سلوک است -
و آنکه کلام ایشان را بر مسائل و عدت و جود و فردی آورد ایشان را شناخته است و راه
ایشان را ندانند -

همچنین (۱۲)

و از جمله نسبت های که به جذب تعلق دارند، نسبت یادداشت است. و تعریف این نسبت
مسلوق است بر بیان مقدمه -

باید دانست هر چیزی که علم با او متعلق شود - مجرب باشد بالذات یا بتجرب یا از متعلقات
متجربه - لابد از یک تعلق علم با او به صورتی که در فروع ذهن ما منتقش میگردد و آن صورت
یکسان حقیقت نمی شود. و در حالت علم نظرات مختلف از این صورت میگذرد و به آن حقیقت
پس می رسد - و مثل آنکه نظر از عینک نفوذ نماید و بر اثری رسد و جود عینک بحسب نظرات مختلف
در میان نباشد یا خیالی و شکی که بشرط نهر الیتا ده است در یک نهر مرئی شود و تمام اتفاقات بکار
آن خیال باشد و صورت آب مخطور نه گردد -

و هم از اینجا قدمائی حکماء گمان کردند که نزدیک علم نفس ناطقه با معلوم خود می شود - و
متأخران ظن کرده اند که صورت علمی عین معلوم است -

بالمجمله نزدیک انتقاش این صورت علیه ذهن ما و ما را دو حالت پیش می آید یکی آنکه یکی
الصفات بجاناب معلوم باشد و آن صورت علمیه بمنزله عینک گردد - این حالت مسمی به علم شے است -
و دیگر آنکه یکی الصفات بجانب این صورت علمیه معصوف باشد و آن حقیقت بغير الصفات
تجلی جمالی ملحق الیه گردد و این حالت مسمی به علم العلم است - و شک نیست که حالت ثانیه قریب کالات
است به اولی و نگاه داشت آن مستعد میگرداند حالت اولی را، و خلیفه اوست بعد از اعتبار او -
و در وقت ظهور تجلی صوری چون حواس ظاهره و ادراکات و غیره مشتمل می یابند و
صورت ملحق علیه روح میگردود و نصب العین میشود -

و این صفت مخصوص بر تو یا نیست بلکه بسیار است که در قیفا مستراح حواس واقع شود
تجلی صورت نماید -
و این صورت علمیه لازم نیست که بدین شکل و تکلیف و تحریف نصب العین نشود - بلکه راوی

۳۲
و انانکہ مناسبت بسیار روح دارند، باعث برخصصیت آن اسباب طایعہ شدہ انجمن
آنکہ دے محبت آن بزرگ بسیار دارد و برقریبے بسیار میرو۔ این سخن سلسلہ جنبان از جهت قابل
گشتہ است۔ و آن بزرگ را بہت قویہ بودہ است در تربیت منتہیان خود۔ و آن بہت ہنوز
در روح وے باقیست۔ و این معنی سلسلہ جنبان از جهت فاعل است۔
و بسا اہت کہ او بی عالم ارواح است اجمالاً، و لیکن در نظرے این مناسبت
مشج شد بشخص خاص لا سبب ہنا لک۔

و چون این بقیر بارواح مشارح صوفیہ متوجہ شد اثر آن توجہ در خود بچند وجہ یافت۔
از انجملہ رنگ اضمحلال قوای لطیبہ بہیمتہ۔

و این فقیر اگر امانیدہ آنکہ غالباً چوں بشرایح صوفیہ چارصدہ سال یا پانصدہ سال مانند
آن میگردد و قوائے لطیبہ کہ موجب معرفت شدہ بعد فرومی نشینند انتشار و تواتر اجرائے نسبہ
بر ارواح ایشان غالب می آید، و چوں بر قوای ایشان توجہ کردہ شد رنگہ از ایشان بدروح این توجہ
پدید آمدہ شد بآفتاب بر چیزے رطب تابدہ آن رطوبت تحلیل میشود و تعاطرات آن چیز فرو میزند۔
و انانجملہ آنکہ روح اس عزیز بشائبہ حسی باشد متلی اذ آب و نور آفتاب ابرار طایعہ و باطن او
ماہک کند بہ شمع گردد و بچنان دود مشت و توجہ بجانب غیب روی نمیر کند و اورا از جمیع بلایات اہل عالم
در ضمن این کلمات ہایدانست کہ ظہور اثر توجہ بارواح قسم است بلی آنکہ این شخص روح خود را
بیان حقیقت کہ در قبرے مستقر است مثلاً ملحق میگردد و در وحش اذال جارتنگہ گیر۔ وے در آن
نگاہ قابل کند و حقیقت کار شناسد بمثل آنکہ ارتفاع آفتاب از اذفل مقیاس ے شناسند
یا روئے کسے ادر آئینہ ے بینند۔

و دیگر آنکہ مشرف شود بہاں قبر و وضع گردہ وے کیفیت آن مثل آنکہ کسے چشم بکشايد
و از اوچہ متعل آن باشد بہ بیند۔ و در اینجا چشم چشم بصیرت است۔

غیر ابدانست کہ انبیا علیہم السلام از اقل خط مناسبتہ بآنکہ مقویں کہ بہر امور اید
پیدا میشود۔ و از ہمیں مناسبت بر اعیان آہے کشا و میگردد و بسے بجلی حضرت حق بہر کار کہ منہا گیرد
نفوس اذلاک و ملا علی۔ و از انجا منتقل میگردد بہ نفوس ایشان۔ و آن صورت علیتہ کفایت
۱۔ این انعام ۲۔ در ۳۔ حق و اذلاک ۴۔ در ۵۔ کذا ۶۔ در ۷۔ و تعاطرات

محل بر فرو میزند ۸۔ و لعلہ۔ نظر اے آب۔ غیر اجماع ۹۔ خود

میکنند

و اصل درافاضہ واستغاضہ اس صحبت است
بعد از ان زمان در گذشت و در ان کیفیت که از سبب بسبب میرسد بغیرے راه یافت و
اس میں برتر بے نشانی مفقود شد۔ بجائے دے سالکان استغفار انجام دے اصل ایمان بدل لکھن
آوردہ بودند پیش گرفتند۔ و انیس جا انتقال کردند بہ محافظت صورت علیہ اس دور تکمیل
اس نسبت و اومت اس افتادند و انقدر کہ مطلب را یافتند۔

عوام اتباع میراوالعلیٰ میں نسبت دارند و اس فقیر بسیار سے رازنیشان و بدیدہ۔
 و ازیشان آنکہ اسم اللہ را در خیال محافظت میکند نسبت او مناسب تر است۔ و آنکہ از او در
 خیال دارد آن نسبت نزدیک و مشابہہ آنست کہ کسی حواس او بکیفیت شکر متلی گردد۔
 بالجملہ این نسبت نزدیک اہل جنب مہرے دارد و بطریق نہ ہر ش کیفیت است مستقر
 و فیصد و حق بہاؤ۔ و بطریق بے نشانی صرف کہ مددک آں روح مجر و است۔

و نیز دیگر آنکه بحسب موفقی نشسته اند از آنکه بحسب کیفیت نسیم که غالب مؤثر است و جزئی نیست و از خواص این نسبت آن است که صاحب دستمعد و جود عدم میگردد یعنی غیبت از اولاد پاک شده اند اشیا - و خطرات و توجه بدال جانب -

دو قوت و در لغت نہادہ است۔

قوتِ تخیلہ کہ اشیا را متشکل و متشج می سازد، اگر چه فی حد ذاتہا شکل نہ داشتہ باشند چنانچہ قوتِ غضب نیز بصورتِ سیح می بیند۔ و قوتِ طبع را در صورتِ غراب۔

و قوتِ متوہمہ کہ اشیا را معانی مبیہ سازد چنانکہ گاہے مار شخصے کہ در سئہ ماضیہاں را دیدہ بودیم یاد می آید، و با حضا بصورتِ او مشتاق میشویم، اولاً او را بوجہ عملی کلی کہ صادق بر کثیرین می تواند شدہ می شناسیم۔ بعد از آن فتنہ رفتہ شکلِ باطن حاضر میشود و بوجہی کہ خاص باشد بآن شخص۔ همچنین گاہے حافظ را احوالاً یاد می آید کہ چنان و چنان آیت و دلائل سمرہ است و در پس حالتِ صورتی اجمالی حاصل میشود کہ بسیار آیاتِ مظهر را در شج آن تواند بود و شگفت نیست کہ این تخیل را معنی مبیہ سازیم چنانکہ در صورتِ ادلی معانی را متشکل میسازیم۔

و ادراکِ مفہوماتِ سلبیہ و انتزاعِ کلیات از افراد بہرہ از نیز رنگ مانع قوتِ متوہمہ است۔ چوں این مقدمہ واضح شد بدانکہ عارف مجذوب بعد از آن کہ معنی بے نشانے یافتہ باشد گاہے متوجہ میشود بدان جانبِ بحیثیتِ تمام، و قوی و متشاعرانہ تہ تابع حقیقتِ دراکہ او میشوند ازین با عادتِ میگرد و در قوتِ دہیہ و اشارہ اجمالہ بسوئے آن حقیقتِ بے نشانے۔

و در آن جا هیچ منع و شکل و شج نیست لیکن حیثیتِ خاص معنوی ہست۔ و آن شجلی حق است در قوتِ متوہمہ مثل و مثل صورتی است کہ در تخیلہ او حاضر میشود و آن را تجلیِ حذلے دانند۔ الا آنکہ این تجلی دہی است و آن شجلی خیالی۔

پس عارف این تجلی دہی را محافظت میکند و آن را ہمیشہ در نظر میدارد۔ پس این محافظت گشتادہ می سازد و برانساوارا ہے عظیم بہ جانبِ مرتبہ بے نشانے و استعداد قوی می بخشد مراد را۔ و از مشائخ صوفیہ اول کہسہ کاین راہ رفت و این طریقہ را مسلک ساخت و چہاں و در بدلای جانب متوجہ کرد، و خود را بکلی بدین جانب مصرف نمود، ہر چہ گفت ازین گفت و ہر چہ کرد ازین با کرد و خواہ نفس بندہ اند

و این را دوامِ مراقبہ میگفتند۔ وی گفتند این وجہ خاص است۔

و بعد از ایشان خواہ علیہ اللہ احرار راہ جنبہ اختصار ساختہ اند۔ و بیل دل بر تہیہ قوتِ فانی و نامندان باقیست دیگر جز آن در دل۔ و پوسند بدان جانب نگریستن کہ چشم دل مقرون نہ بہ محبتِ مفرطہ این کیفیت را اختصار را جذب دانستند پس باین اعتبار طریقہ مختصر پیدا شد۔

آثار خاصه نشانند نشانند

بهم

واقع اسما و با حقیقت وحدانیه هست است. و گاهی وجود نیز میگویم.
و این هست حقیقتی است بسیطه که تعینات دیگر مصادوم و نیز نماند شد.
و مرده دیگر چون در علم نظر میکنم همه مرکبات طبیعی و صناعی می یابم چون شجر و حیوان و
معادن و سریر و ثوب و مانند آن. با جمله حقایق متمیزه باشیایکه مبداء آثار هستند. و آن را محصور
نامیم. و موضوع آن همه جسم عنصری است.

باز عناصر و افلاک را نیز صورتی است خاص، و آن همه موضوعی است مسمی بصورت
جسمیه و ماده اولی علی ما بر عند اهل الاشراق. و آن ماده قابل و علت فاعله آن همه ارجع میشود
بوجود مثل با ذکر نایه. و با جمله در عالم سلسله می یابیم مرتب، منتهی تا وجود.
مثل آن وجود به نسبت این تعینات مثل خط سیاه است به نسبت نقوش کتابت یا وحدت
است به نسبت مراتب اعداد. و این تکرر واقع در همه مثل احوال است به نسبت دریا.
پس اینجا اصل متحقق است یک وجود و دیگر اشیاء. و عقلاً را تحقیق نیست که در میان
وجود و اشیاء واقع است سخن و از است. و احوال مذاهب آن است که وجود قائم است بنفسه
و در مرتبه صرفت محتاج چیز نیست لیکن ظهور میکند در اشیاء شئی که بمنزله ذرات اندک
را. هر اشیاء در دره دارد و احکامی.

و این ظهور متوقف است بر چیز مانع بسیار، بعضی ظهور مسلوب و مشروط است به بعضی
آفر. و این اشیاء کثیره همه سلسله است مترتب که هیچ چیز از آن محل خود متقدم و متاخر
نمی تواند شد.

و وجود را دو کمال است یکی ظاهر و دیگر باطن. و تفصیل آن به مثالی واضح شود و عدد
را محاسب متخضر معینا زد. و این مختصرا را با را بعد از تودن آنها بود و مبداء و محاسب نمیتواند
که عدد را در سازد و دوباره را در دج سازد یا شش را بر پنج مقدم کند. با جمله هر عددی
مرتبه دارد و حکمی و محاسب تخمیر نمیدهد.

و عقل تکمیل میکند که آن سلسله مترتب در مطن نفس انما متحقق است و منشأ آن
هر حکام آن سلسله نفس الامر است و قانون تافیر محاسب نیست، و جعل ماحول را با هیچ اثری که در
هم چنین فیما بین غیره و مرتبه است. مرتبه که مشابه محاسب ایجاد است و هر قیل و ۱۳

وَأَنَّ خُصُوصِيَّاتِ الْأَوْثَقِ الْإِنْسَانِ مَنَعَتْهُمُكَ -
پس اینجا در میان این خصوصیات و انسانیت نیجه هست خاص که معبر میشود بظاهرت و
مظهریت -

پس انسان این اسو است، باز انسان این بعض است - و اختلاط انسان در صورت اولی
به اسو ظهور و نیست در مظهر خاص - و اختلاطی در صورت ثانی به بعض ظهوری است در مظهر دیگر -
این نسبت گلبه به بدن میشود و مثل ماده و صورت میماند که در قرع و انقیص، صورت جسمیه که مشترک
است در جمیع اجسام - آن اول آب است، بعد از آن هوا - بعد از آن آتیا - آب در این صورت کم
گردد و آب و هوا چیزیه دیگر است معنوم بآن موضوع واحد - زیرا که اگر چه صورت جسمیتین است فی حد
ذاتها - و در این تعین محتاج آب و هوا نیست لیکن او را تگونی هست در مرتبه صورت و غیره آن تگونی
بر غیر صورت آب و هوا متحقق نیست -

پس چون محسب تگونی مرتبه انواع اعتبار کنیم آن صورت آب یا هوا است و معنوم به
آب و هوا - اگر چه اعتبار معنوم نیز در مظهر خود وجه دارد -

پس این نسبت خاص را ناله باید که بآن معنون شود - و آن نام نزدیک ظهور است
فما حیه الظهور ان یکون الشئ الواحد المتحقق فی نفسه متکوناً شئیناً آخر فی صورتیه
اخری، و مثال آن ظهور نوع است در افراد خویش، یا ظهور شرح در مستند مظهر، و مثال انسان
و خرس یا ظهور مگر علم در صورت علمیه که این باعث در ذهن ما نقش بسته است -

و این را مثالها بسیار است - و کلام مستوفی در تحصیل معنی ظهور و بیان انقسام آن در مظهر
دیگر از تصانیف بابا به طلبید -

بالمثل صورت انسان و صورت خرس و بقدر شاة و ابل و حمار و غیر آن متعین اندن نفسها
در مرتبه خویش، و محفوظه الاحکام و آثار - و در احکام فردیت و آثار آن محتاج ظهور در افرادند -
باز این صورت مانع متعینه محفوظه الاحکام تعینات و مظاهر حیوان اندیش و آنچه در افراد
بیان کردیم - و هم چنین مرتقی میشود و امتزاج هر دو عرض -

حکماً تا اینجا رسیدند و متوقف شدند - بلکه حزم کردند که در میان جوهر و عرض امری نیست
و این حق دانستند که هر دو در تعین اند و در حقیقت، اگر چه آن حقیقت مثل سائر حقائق به احکام و
تغییرات که بمنزله جنس، موضوع هر دو واقع شود

موصوف معرفت را ملحوظ نگردد، مبدء و محلول اربعه نام کنیم. یا اگر علوم و اطلاقات اربعه و مخصوص
 و تقیید زوج، بغیر مناقضه و معاصره میان این سه و منظور داریم، تعیین اربعه و ظاهری و سه باشد.
 باجمالی اینجا نیستی است بسیط که همه انقباض را گنجایش دارد، بقصد انحاء و ملائقات
 پس سخن مرده فائز و عدت و جو و تانس کلیه اصواب است. و سخن فرقه و جمل و تفرقه نیز
 صرف در ابعاد نفس کلیه احوط است.

و خلط نسبتی که نفس کلیه با مبدء و مباوی دارد، با نسبتی که و سه با خصوصیات عالم دارد.
 در رنگ کسی که رجا به سبز یا سرخ چشم نهد و اشیا را سبز و سرخ بیند. و رنگ اسطریا منتهی
 مخلو ما گردد. و منشأ آن خلط حال است یا نوع از فکر و رویت.

و بدین کلیه عالم علم اتحاد بر مبدء و دید ذات الهیه عالمه مبدء اول از اشیای پیرایند.
 و نظر شای که منصب افراد و مکمل است حکم، هیچ نشاء را با حکم نشاء، و گیر مخلوط نیکند. و کل
 وجهه هر چه لیما. فاستبقوا الخیرات.

کمال
در
معرفة
کمال
مست
بهر
معرفة

و اگر انسان اگر چه صور کثیره در ایشان مشتبه و مترادف است اما هر یک را حکمی است
 عام که عقل سلیم آن آدمی باید. و در بعض افراد حکام یک مرتبه روشن تر و واضح تر میباشد.
 و در افراد دیگر منطس و مخفی.

و هر فردی که مرتبه عالی بکلیه را با جا روشن تر است. و سه را فناء و بقا دست میدهد
 و به علوم آن مرتبه به هر دو در حقیقت مندرج میگردد. و هر فردی که مراتب سافه جزیه و انجاء
 روشن تر است. و را علوم متعلقه بر مراتب جزیه و احوال مناسب آن ایت غالب تر است.
 بعد از این مقدمه باید دانست که از نوع انسان بعض افراد هستند که حکم وجود و انشای
 غالب است. و لا بکند منخ اندیشه و ادراک اتمثال اشیا و وجود و سایرین وجود و زبانه، و قیام
 آشیاء بوسه. و آنچه بدین مانده و همه از اینجا گویند. و ازین جا هستند. و احکام مراقب خاصه را
 اگر چه می فهمند و می شناسند اما علم سرایان وجود. ساعت بساعت این خرمین را میسوزد
 و گمان کمین میسازد. و آن مراتب دیگر بهر درت با احکام خاصه در ذهن نقش می بندد. و
 برقی وجود آن را باز بهر درت آخر میسوزد.

کمال
در
معرفة
کمال
مست
بهر
معرفة

و بسا اتمت که نفس این ادراک را ملکه میگوید و به آن صبح نصیب میشود. و این صبح را
 نزدیک کمال ظنر است و نقطه

وجہواست۔ ووجہ یک چیز است کہ بعد ایں دو کمال افتاده است۔
باقی ماندہ نکند۔ ایں حقیقت واحدہ کہ عالم و ایں متعین است و ماہیات استعداوت
عے اند فعلیت ماہیات ظاہر وے است۔ و ہست و خارج و عین اشارت بسوی دیست حقیقت
کوے گمان کردہ اند کہ وے عین ذات الہیہ است۔ و ایناں ذات بحت ہیں حقیقت را
گیرند لا بشرط شیء۔ و احدیت ہوں حقیقت را بشرط لا۔ و واحدیت ہوں را بشرط شیء۔
و ایں عقیدہ ناشی از قلت تدریج شدہ است۔

و بر ایں فقیر محقق مساختہ اند کہ ایں حقیقت کہ مطمح الیشاں دریں دیدہ شدہ است،
نفس کلیہ است۔ وہاں است آنکہ بعض مکاشفین و جوہ منبسط نیز نامند و وے طبیعت است از
طباع۔ اگر چہ ایںطبع اشیا باشد و مبداء الیشاں گردد۔

و چند آنکہ ایں نفس کلیہ یا جوہ منبسط، ایما شئت قتل، با جوہ و سرزبان وے در
اشیاء و قرب وے ہاں ہا، از ہمہ پاکست و از جمیع احوال منزہ۔ صد چندان ذات الہیہ ایں
نفس کلیہ و در است و از ضیق فقیر مبرا۔

آرے چون تاثیر ذات الہیہ نفس کلیہ و سنجہ فوق نفس است۔ از باب ابداع است نہ از
باب خلق، اگر کسی بر مزلے از تسامح گوید کہ نفس کلیہ تنزل ذات الہیہ است نے الجملہ وجہ ازل
و ایں فقیر را آگاہانید اند کہ ناگزید وحدت در کثرت از دل الیشاں نکو و صفت جوہش

وے زند مطمح الیشاں بجز نفس کلیہ نمیتواند بود۔
خاصیت طوح بصیرت بذات الہیہ توحید اتی است۔ کہ اں دیدہ حق است در حق قطع نظر
از دیگر چیزیا۔ و نسبتہ کہ نفس کلیہ بذات الہیہ دارد، اُم النسبات است تعیین اسم نسبتہ خاص
بوے نحوے از جوہ راست۔

چنان مینماید کہ مثل وے مثل نسبتہ است کہ میان اربعہ و زوج واقع است پس اربعہ
در مرتبہ صراحت ذات خود بجز اربعہ چیزے نیست۔ و چون بعد از اں مرتبہ در اربعہ فقط۔ بے
انضمام ضمیمہ خارجیہ نظر کردہ شود۔ زوج پیدا گردد۔ پس اگر کسی گوید کہ زوج اسم اربعہ است
ے سنو۔ اگر وے را عنوان اربعہ سازد امکان دارد۔

و اگر یک بار نظر رود تریاد و التفات بہ اختلاف ایں اسم بار اربعہ افتد وے را صفت اربعہ
گویم، و اگر یک پایہ دیگر نمود تریاد و اعتبار صفت بموصوف و تقدیم ذاتی بموصوف بہ صفت و تقدیم

و اس نسبت مانزدیک الی قنار بقا طهریت و طبع
اما طهرش کیفیت است مستقر و مستقر یعنی بنزد سائر کیفیات نضائیه. و بطریق محبت ذاتیه
است که حامل آن نفس مجرد است بلکه قبل از وجود روح پیدا شده بود۔

تفصیل این احوال آنکه ارض دلد را بجانب سفلی میلان است و هرا و نادر را بجانب فوق
طیران و هم چنین هر موجود محسوس و محلول را کمالی نهاده اند که خشتی آنست تا آن ایتاقته
است قلی و چنان دارد۔ و چنان آن را یافت انفتد و انس۔
و علی هذا قیاس کثرت را محسوس و محلول را کمال و سبب میلان و طیران هست و مظهر را ظاهر
از کمال هست و مرکز در اصل جلیست و سه۔ و آنجا حصول حالتی یالیمت مفعولیت و اودا
بر مذکور آلاء و نعماء ابقانے۔

و آن را محبت ذاتیه گویند پس این کیفیت مستقر و در منزل مشغول به محبت ذاتیه و
حقیقتی مرکب میگردد که جسدش کیفیت نسیمه است۔ و در حق محبت ذاتیه و صاحب آن درین
هر دو فرق نمیتواند کرد۔

ازین جا توان است و هر جمع در میان دو قول صحیح که بعض گویند که خلق و اضطراب معلوم
عذاب است۔ و اصل محبوب را چرا دهند؟ و بعضی گویند که هیچ حال عشق و طوق و هجران از سائیک
مرتفع نمیشود۔ و نه در آن جهان۔

پس مسقط اشاره قائل دل خلق و هجران نسیمی است۔ و مع نظرانی محبت ذاتیه را با محول
آن هر دو در حق اکثر عارفان با هم اختلاط و امتزاج دارند و تصدیق و تمسک نشدند
این جا دو نکته میباید دانست یکی آنکه اگر عارف را مرتبه محبت ذاتیه ضعیف شود اگر چه
بسبب بیت سر بل مجرب و ربه اش باشد۔ آن نقصان است در حق هست۔ و هر مرتبه که باشد۔
و دیگر آنکه ترک و تجرد از دنیا و آخرت۔ و در بگذشتن از کمال و عیال با وجود اشتغال مزاج و
و ذوق عقل بر غیر این کیفیت نسیمه تحقق نیست۔

و صاحب این نسبت تسلط دارد بر جمیع ماسوا۔ و اعراض دارد از آن۔ و اینها هیچ کس
اودا نمیدانند بلکه فردنی کند برائے او۔

جمع (۱۵)

و از جمله نسبت و جداست۔ حقیقت هست آن است که نفس با طهر در اصل فطرت و بهر واقع نشسته

اما ظہر صیغہ است قائم بر نسیم و ملکہ است مستقر در ایں جا۔ و ابا بطن تنفیظ نقطہ وجود
است در صیغہ با احکام و آثار خویش۔ و ظهور احکام است، و محال محجب درین ساعت بحسب ایں ارکان۔
و نزدیک غیب است بر غیر بطن۔ و ہمیں صورت است بر غیر معنی۔

و تفصیل این مقدمه آنکه گاهی این شخص به مرتبے از فکر یا تقلید عارفان مجرم میکند بلکه اشیا بمحض اندر وجود و وجود در همه ساری است و ساعت بساعت این جزم را مستحضر میسازد تا آنکه نفس وے این خیال را ملک گیرد و به آں رنگین شود حال آنکه نقطه وجود متعین نشده است و این کشش و کوشش بدل مرتبه فرساینده است که به اصل نفس و جذبات رسد بمنزله آنکه غدیرے آرد آب سین مجتمع شود و از مسام ارض فیض بردارد۔

ایں را قوم توحید علمی گویند۔ واول را توحید حالی۔
 ایں فقیر را گمانیدہ اند کہ توحید علمی در حق بعض نفوس نافع نیست بل مضار است کہ
 عقیدہ سو فطائیہ از انجا پیدا کنند و در تساہل بمصالح شرعیہ و عرفیہ افتند۔
 اما توحید حالی پس کمالیست عظیم، کہ زبان از شرح آن قاصر است۔ ذالک فضل اللہ
 یومئذ من لیشاہ۔

(13) -

از انجمله نسبت عشق است ،
 و حقیقت ہے کہ چوں کہ موافق اعتقاد تصوف حق سبحانہ ہے اوصاف کمال دارد
 و کمال خود منحصر در یاد کردن دے ہے بنید و بعد از ان نام ہے تعالیٰ ہمیشہ یاد میکنند و آلاء
 و نعمانہو تعالیٰ ملاحظہ فرمایید ۔ ایں مذکورست آہستہ آہستہ در دل دے صفت بے قراری و
 اضطراب و قلق و تپان پیدا میسازد ، و روز بروز ایں معنی زیادہ تر میگوید بشر (دگر بول)
 وید کہ فی ذکرہا قشعر ہے لہا باین جلدی و العظام کبیج
 تا آنکہ نام مبارک و تعالیٰ بر زبان را نطق نمیزند کہ نزد یک است کہ در دے مفارقت کند ۔
 بالجمله چوں در نفس ایں کیفیت ممکن شد و در جوہر دل فرو رفت و نفس بدان نگیں
 شد دل را نسبت عشق گویند ۔

سلہ وزن درست ہوتا ہے تشعربیرہ پڑھنے سے۔ اور لفظ تشعربیرہ ہے۔ کیا ضیعی فی اللغة غلیراجم نور؟

تتیمًا لکلام ایں مباحث را بہ کلام مختصر عرض میدہد تا سائلک از اخلاف احوال او میا
درکنار ریاضت و تکلیف آں دلمور غوارق عادات و عدم آں الی غیر ذلک بر تشویش نیفتد۔

(الف) ہمد

-(۱۷)-

ایں فقیر لاگالانیدہ اندکہ آنچہ از باب تہذیب نفس در شرع مطلوب میشود اقامت چار خصلت
است و نفی اضداد و انہا حق سبحانہ و تعالیٰ انیلا علیہم السلام برائے ہیں چہار خصلت فرستادہ و شرائع
ہمہ انشاء بر ایں چہار خصلت، تحصیل بر کسب آں با و نصیب مظان آنہا است، و ترفیات شرائع بسوئے
ایں چہار خصلت مصرف اند و ترمیمات بہ اضداد آں ابح۔

و چو عبارت از اشباح و کوا سب ایں چہار خصلت است و اثم عبارت از مظان و کوا سب
اضداد آں با و آں اخلاق کہ در معاد و جوار آں با نفع میدہد و فقدان آنہا ضرر میکنند، ہمیں چہار
خصلت اند۔ و ہر کہ حقیقت ایں چہار خصلت بطریق ذوق و وجدان دانست۔ و طریق انقضاء
شرائع و ایصال آں با در ہر دورہ و ہر طبقہ بایں خصال شناخت۔ وے تقیہ فی الدین و راسخ
فی العلم است۔ و ہر کہ از اشباح شرائع بہ ایں خصال پے برد و برنگ آں با رنگین شد و نفس
وے آں با در اصل جو ہر خود قبول کرد وے از محسنین است۔

با جمیع معرفت ایں چہار خصلت یکے از امور اعظام است کہ بریں بندہ ضعیف و درود فرموی
ذکر من فضل اللہ علینا و علی الناس و کن اکثر الناس لا یشکرون۔

یکے از انہا طہارت است۔ و حقیقت آں و میل بسوئے آں در نفس از نفوس سلیمہ و دیت ^{طہارت}
نہادہ اند پس اگر نفس بر سلامت فطرت خود باشد و هیچ عارضہ و تشویش نہ ہد محالہ بطہارت بود
نہ پنداری کہ مردمان از طہارت اینجا و نو غسل است۔ بلکہ روح و نو غسل۔ و نور آنہا۔
تفصیل ایں مجال آنکہ نفس نہیکہ کہ صحت مزاج و سلامت فطرت و تمکین مادہ و مراحم صوم
را از احوال مے تفرس کردہ شود، در حالت فراغ از احوال سفلیہ شغلو و تشویشات طبعیہ
مششوق و غصب جوع، وے چوں بہ نجاسات متسلط شود، و اسان و شعور غیر معتاد بہ بدن
وے جمع شود و بولی و غائب و ریح در مدہ وے گرانی کردہ باشد و قریب العہد بود و جماع
و دواعی آں۔ و بوجدان خود بر جوع کند لا محالہ انتہائے حقیقہ و حزنہ حد خود یابد۔
بعد از اں چوں از اجبتین شک کرد و غسل نہند و شعور زابدہ را از خود دور نماید جانتہ

۴۶
و مانند ناس اند صوفیہ طبقات ہذا۔ و انہ اعلم بحقیقۃ الامور۔

و این فقیر را بعد اتمام راہ جذب بچہ واسع بارواح این اکابر کشادہ شد۔ و این نسبت مذکورہ را دو قاعدہ دان و تحقیقا دریافت۔ بعد از ان در ان تحقیق پدید کرو۔ پس نسبتہ کل این فقیر را وادہ اند مرکب است از نسبتہائے ہفتگانہ کہ ذکر آن ب تفصیل کنیم بآن معنی کہ اگر بخور با خود بگذارد و پیستہ ظاہر شود اجمالی کہ خلاصہ این نسبتہا باشد۔ و اگر خود را بہ یک نسبت ازین مادہ و بدان جانب رستہ دل متوجہ سازد استغراقے در ان پدید کند علی حدتہا۔ و دو صورت اولی آثار ہر نسبت بطریق اجمال و امتزاج ظہور کنند و دو صورت ثانیہ بطریق تفصیل و انفراد۔ و درین نسبت ہا۔ لایسا اجمالاً۔ رسوخ و تمکین وادہ اند۔ شعر۔

و دان لی فی کل منبت شعرۃ لسانا لہما استوفیت واجب حدک
و کسے کہ نسبت مامی خواهد چارہ او ان است کہ راہ جذب بہ آخر رساند و غالباً این معنی بہ غیر تربیت بخند و بہ میسر نشود تا در سایہ او بہ تاثیر قوتی او کار را آخر کنند۔ و این امر تعلیم و تعلم و گفت و شنود تلقین ندارد۔ بعد از ان نسبت ہائے ہفت گانہ فردا فردا تحصیل کند و باہر یکے آشنا شود۔ و بعد از ان چوں مراقبہ خواهد نخست بہ نسبت طہارت و سکینہ وادیسہ متوجہ شود، چوں ملاحظہ آمدن از ان با نظر بر گرو۔ با وجود تحقق و تبس بہ انہا۔ و نظر در نسبت یادداشت بہ و وزو۔ و دریل نقطہ حقیقت خوبہ و وجود صرف سعی کند کہ لب توحید و عشق ہمین است۔
بتکمیل این معنی حقیقت و جد لایزال ظاہر خواهد شد کہ آن ثمرہ نسبت مذکورہ است
این است بیان طریقہ کہ در مبدع مقال بدان اشارت رفتہ است۔ شعر
درس شرف نبوذ ز لالہ ایجدی لورج جمال و ست مراد لیل بہرت

بعد ذکر مباحث مذکورہ۔ زیان

- (الف) اخلاق اربعہ کہ مقصود از بیشتہ رسل تکمیل و اشاعت آن ہا است۔
(ب) و بیان استعداد نفوس بنی آدم۔ و آنچه بہر یکے ملائم و مناسب است
(ج) و بیان طوائف کہ در انسان و دلعت نمادہ اند۔
(د) و طبقات اصحاب الیمین
(ه) و منشأ و خوارق عادات، چارہ نیست۔

۴۹
میان این نفس و طارِ اعلیٰ از جهت این حالت، و مترشح گردد از ایشان برین نفس معارف جلیله که
منجس آن تجلیات البیہ یافتند۔

خصلت سوم صاحت است۔ و حقیقت دے آست که نفس مغلوب داعیہ پیستہ خنثیہ نشود
از طلب لذت و حب انتقام و بخل و حرص و مثل آن۔

پس ہر شعبہ این خصلت باعتبار آن داعیہ سسی میگردد ہائے

پس عدم قبول نفس داعیہ شہوت فرج و بطن را حفت گویند

و عدم قبول داعیہ رفاهیت و ترک عمل را اجتهاد گویند۔

و عدم قبول داعیہ ضجور و جزع را صبر گویند۔

و عدم قبول داعیہ حب انتقام را عفو گویند۔

و عدم قبول داعیہ حرص را قناعت گویند۔

و عدم قبول داعیہ مخالفت شرع را در حدود و مقادیر کہ تعین خداوند تقویٰ گویند۔

و اصل این ہر خصلت یک چیز است و آن غالب بودن رشتے کلی بر دو داعی خفستہ پیستہ و از مباشرت
شباع و تشب این خصال آن معنی و نفس ازل مایشود، و آن را نفس ملکہ میگردد۔

و ہر کہ این خصلت و نفس مے مانع شد چوں میرد جمیع ہشیات خفستہ کہ درین عالم

بر نفس مے هجوم کردہ باشد ہمگیست تلاش و نابود گردند و دے چوں وہب خاص از بوتر بر آید۔

و آن خصلت است کہ در بودن از عذاب قبر غالباً بر مے موقوف است۔ و ہر فیہ آن را

زہد و حریت و ترک دنیا گویند۔

خصلت چہارم محالیت است۔ و آن خصلت است کہ عدد راقامت نظام عاوی و سیات

کلی از مے باشد۔

و دے را شعب بسیار است۔

آنکہ آدمی پیوستہ حرکات و سکات خود نظر میکند و احسن طے ضاع اختیار می نماید و ہستی خود

در ہر حادثہ با اختیار انجیم بہترین طے ضاع و خاطرش ہمیشہ بر اختیار آن خندین میبندد و اوب نامند۔

و آنکہ تلاش بد و کار سازی اقامت تدبیر جمع و خرچ و خرید و فروخت و سایر معاملات کفایت

گویند۔

و آنکہ تدبیر منزل بوجہ نیک میکند حریت گویند

پوشیدہ استعالیٰ طیب کند۔ بعد ازاں بوجہ ان خود بر جمع نماید۔ لامحالہ ان شرائع و سرودے و انبساط در خود یاد بد۔

پس حالت اولیٰ ظلمتِ صحت است۔ و حالت ثانیہ نورِ طہارت۔
 و چون ظلمتِ صحت نفس اعاط کند و سادش طین خواہد بے خوفناک بظہور آید۔
 و سیاهی بزل جو کم کند۔ و چون نورِ طہارت نفس اعاط کند الہامات ملائکہ و منامات صانع بظہور
 رسند و نور سے در مقام و قیظ بزل جو کم کند کہے باشند کہ در جواب بینکہ آفتابے در جل یا همان
 و کے آمد و بدان مستحج است۔ کہے بینکہ ما ہتاب و ستارگان جبین و سایر اعضائے سے
 ملحق شدہ اند۔ کہے بینکہ نور بر سے مثل بال بلے بار۔ و علیٰ ہذا تقیاس۔

و باجمہ این ہر اشباح و آثار اند۔ و حقیقت آن چنینیست است و جدانیہ کذاں بر جہاں
 نور تعبیر نتوان کرد۔ و در بحث نسبت طہارت بیان کردیم۔

و این صفت اشباحالات انسان است بحال ملاء اعلیٰ در تجرید ایشان از لواظہ ہیمیہ و
 سرور و ہتہاج ایشان محو۔ و انس ایشان بقای کہ ایشان را داده اند۔

و چون کہے بعالم ملاء اعلیٰ پیوند آخچائے و سرودے و ہتہاجے بغیر نہایت می بیند۔
 پس چون این شخص این حالت را در نفس خود را رخ میسازد و ملکہ می گیرد، و میان ملاء اعلیٰ
 مناسبت پیدا مینماید، و بالے از روح جنت و خلاصہ آن بروے مفتوح میگردد۔

و در خمضوع برائے خدائے تعالیٰ و چشم دل بستن و دے تعالیٰ متوجہ ساختن۔

تفصیل این اجمال آنکہ نفس سیرہ در حال فراغ از تشویشات خارجیہ و طبعیہ چون صفات الہی
 و کبریا و جلال سے یاد دہند و وجہ از وجہ روئے اورا بلوں جانب متوجہ گردانند بلامحالہ اورا
 حالتے در میگردد از جنس سیرت و در ہشت۔ و رنگے اعاط میکنند از رنگ مائے مقدس مجرد۔

چون ازین حیرت و دہشت تغزل میکنند و بحالت سفلیہ فروری آید، ہن حیرت و دہشت
 خشنوع و خضوع و انابت میشود۔ بمثل حالت عبید و حضور رسالت خویش، یا دوستانی
 پیش ملوک یا محتاج سائل پیش جواد کریم۔

باجمہ اشباحالات نفس بملاء اعلیٰ، در میان ایشان و در جلال و کبریاے او تعالیٰ
 صفت خشنوع و خضوع و مناجات است۔

چون نفس باین کیفیت رنگین شود و این خصلت در اصل جوہر سے دہا بہ بابے مفتوح گردد

در ہشت
 نور طہارت
 ۱۲ قدر

خضوع

و ادعیه و تعویذات مقرر نمود۔ و برائے اکتساب سماحت، عفو و حسن خلق و مثل آن تعین کرد۔ و برائے اکتساب عدالت عیادت و مریض و سلام و حدود و آداب واجب گردانید۔

و بالجملا این سخن دراز است ہر کہ این اہل تفصیل خواہد باید کہ کتاب بحار الشریعہ جمع کند۔ مقصود بایں جابیان نفس این خصال است۔ باید کہ سالک طریقی این چہار فضیلت را بشناسد و انہا را بہ بو تحقیق و معان نصب العین خویش سازد۔ و در مجاہدہ امور از انہا نگذرد۔ و با خدا و انہا نگذارد کہ طبیعت میل کند۔

پس اگر آدمی معنی احسان کہ عبارت از نور طہارت و خلاصہ مناجات است، شناسد و حاصل کردہ من بعد آن معنی را در خود نیاید یکم باید کہ در پی تحقیق سبب آن افتد۔ اگر قوت طبیعت است بہ صوم آن امعان بخشد و اگر شہیق است بہ نکاح یا ملک سین ازاں مانع خلاص نشود۔ و اگر صحبت مردم است با عنکان و قلت اختلاط دفع نماید۔ و اگر امتلا را دعویہ فکر است بخیالات منشوشہ بہ طولی ذکر علاج نماید۔ و اگر هجوم رسوم اہل دنیا باشد ہجرت اوطان ایشان اختیار نماید۔

(ب) - - - (۱۸)

ایں فہر را آگاہانیدہ اند کہ افراد انسان بہ استعدادات مختلفہ مخلوق شدہ اند۔ ہر فردی حسب استعداد خود کمال کسب نماید۔ ہیچ فرد زیادہ از آنچه در استعداد و وسعہ ہادہ اندیشی تواند حاصل کرد و ذلک تقدیر العزیز العزیز علیہ۔

ہما ما خیر صادق صلی اللہ علیہ وسلم در حدیث اذا سمعتم محمد یحیی زلال من مکاشفہ فصلت قوا و اذا سمعتمہ برجل یتبیر عن منقہ فلا تصدقوا فانہ بصیر الی ما جلی عنہ ہمیں استعدادات را ارادہ کردہ۔

پس اگر کسی مستعد۔ دشتہ و مہیا برائے طریقہ باشد۔ و خواہد کہ روش دیگر اختیار کند نہایت مشقت کشد۔ و از روش مطلوب کفایت بدستش نیاید شعر

ترسم نہ زنی بکیرہ اے اعیانہ ایں رکہ کہ تومی روی برکستان است

و اگر کسی نمردہ کمالے طلب کند و جبلت کمال یمیر میخواند سی و شایعی و فاسر باشد شعر

کسے در صحن کا جی قلب جویہ اضاع السم فی طلب المنال

از علوم جلیہ کہ بریں بندہ تعلیمت نہزل فرمودہ اند معرفت استعدادات بنی آدم مدائن

تو نگہ تدبیر مدینہ و حبش نیک میکند، سیاست مدینہ، گویند۔
و آنکه در میان اخوان بوضع نیک زندگانی میکند و حق هر کسے ادا می نماید و هر کسے افتے
و بشاشته حسب حال میکند، حسن معاشرت، خوانند۔

و بالجمله این هر یک اصل دارند۔ و دے آنست که نفس را مطیع بوجه واقع شده است که نظام
نیک را اختیار کند و با صدرا آل مندفع است۔

و هر که این خصلت در دے بوجه اتم متحقق نشد میان دے و میان آنکه سائط جو حضرت
حق مانند از ملاء اعلی و اقامت نظامات عاقله و راصل فطرت ایشان نباده اند و ایشان اہمیت تو یہ ملک
استحسان نظام عادل و اودہ اند مناسبے بلینہ واقع میشود۔ و از دل این جماعت بسوء وی قائل نورانیہ
مثلاً اشعش سبلان مینماید۔ و این قائل سبب ظہور بسیارے از نعمت و رفاهیت میباشد۔

و تشیح این لعت و رفاهیت و انس بصورت مانے مناسب با استعداد مبتلی بوجکے و صورت
معاشرت اخوان صدق بیند۔ و کسی مطلع ہستی و لبس ہستی و مسکن ہستی و مملکت شہی میباشد۔ و علی ہذا لقیات
و آنکہ مخالفت نظام عادل میکند و حکم شرع را نکار مینماید و افعالے کہ سبب یزائی جہر و نام
باشند بعل کے و میان وی و میان سائط جو و الہی نغرتے و حقتے بظہور می آید و قائل ظلمانیہ
از ایشان بگوئے وی سبلان میکند، و از ہر جانب تنگی و ضیق بر دے هجوم میکند،
و ہم چنین ہر کہ بصف خشنوع آشنائیت بلکہ بعد از متصف است بجل ازین عالم و مملکت
ظلمات متمرکہ بعضہا فوق بعض بر دے هجوم میکند۔

و سر این آنست کہ آن عالم متصفی با کشف حقیقت جبروت است۔ و این صفت مضاد
خشنوع است و ہمیشی عدم اکتشاف آن۔ و ازین جا الہی و لغرتے و ضیق بر دل وارد میشود۔
و ہم چنین ہر کہ بعد از متصف است این علاقات و زیور از حبال و جاہ و
اولاد۔ و این بینات خبیثہ چون جہد و عطش و غیر آن بر دل هجوم میکند مثل آنکہ خاتم را بہ قوت
بروم نہند و لغتش خاتم در موم منطبع شوند۔

و خلل صحیح مثل آب است کہ بر بحر و مزالک آن صورت نابود میگردد، و لہذا غنی عنہ میفر
بوسعت مشربان بکب تعلق و رخی گیر و اگر نقشے زنی بر دے دریا بے اثر باشد
شارع صلی اللہ علیہ وسلم برائے اکتساب صفت طہارت، وضو و غسل و سائر امور و نسبت بہ طہارت
اشارات بدان فت مرسوم فرمود۔ و برائے اکتساب صفت خشنوع صلوات و مناجات و تلاوت و ذکر

شان ملا علی رنگین شدن است بجلوہ ساسا، الہی و دانستن مبادی وجود و فراق حق
علم نظام کلی و حکمت باہرہ کہ در عالم مقصود افتادہ است از باطنی و تدبیر بتلی بہت سبب یکساں
و کار ملا سافل انبعاث است در عالم ہدایہ فوقانیہ اما و اعانتہ - بعبیر آنکہ باصل مصلحت
کلیہ اطلاع یافتہ باشد و تقوی صورت قرار چہ بود فی است، و در حظیرہ القدس مقرر شدہ است
چنانکہ صورت از مراتب براتے منتقل میشود۔

و لا محالہ ہر ملک و داک نمیکند مگر واقعہ را کہ مناسب فطرت او افتادہ است۔
و بہائم نیز و قسم اند۔ یکے شدید البہیمیتہ و دیگر ضعیف البہیمیتہ پس اگر تحملے را کہ در اصل ولادت
صحیح الحوائج پیدا شدہ است در غلظت مناسب پرورند و شیر بسیار دهند و علف بسیار بخوراند و بیج
عافند و داخل نرساند لا محالہ در وقت جوانی در غلظت عظیم الجثہ، بلند آواز، زور آور بود و در خلق
صاحب عزیمت و قوی الغضب و الحسد نخواہد کہ کسی از وی بہتر و غالب تر و ظاہر تر باشد و شجاع
و پر دل و چیزے و چشمہ بزرگ نماید و محبت کش باشد۔ و چون آنرا خصی کنند یا در اصل ولادت
ضعیف و نرزار باشد و در تربیت غیر مناسب بزرگ نشود، لا محالہ اصدا و این خصال ہم در خلق و ہم
در خلق از وی ظاہر شوند۔

کسانیچہ ہندو و کمال برکن از است از قوت بہیمیتہ و خصلت است - یکی شدت عزیمت و سورت
ہمت است۔ و دیگر سابع و تمام بودن در خلق و خلق۔

و اثر خصلت اولی آنست کہ حجابے باشد بر روی رُوح بوجہ کہ رُوح در آن گمن گردد
و فنا۔ و سہ تمام نمیشود تا آنکہ سورت بہت متبدل گردد و بعد تبدل آن سورت بقا حاصل شود۔

و اثر خصلت ثانیہ تمام و کمال اخلاق است و سبوح کمال نفس بے سورت وحدت۔
چون این وقت درین شخص مجتمع شوند و جدا بتعارف آنہا نیز دقتہم باشد - کی تجاذب دیگر اصطلاح۔
مرا دار تجاذب آنست کہ ہر یکی از دو خصلت طالب مقتضیات خود باشد بے مزج بدگریے
و جریان بر مجرائے طبی خود خواہد۔

پس اگر ہمہ بیخلاف شود انہماک در لذت آن خواہد و از عالم ملکیت مطلقاً روگردانند۔ و اگر

۱۔ اعلان اللہ علی علی ثلاثہ اتسام جسم علم الحق ان نظام الخیر توف علیہم خلقی جساماً نورانیہ بمنزلہ سائر مادی دفع
فیہا نفوساً کریمہ ۲۔ و جسم اتقان و حث مزاج فی الخلیات اللطیفۃ من العناصر استوجہ فیضان نفوس شہقہ شدیدۃ
افشای لولہ الہیمیۃ ۳۔ و جسم نفوس انسانیت قرینۃ لما خد من اللہ لا علی ما زالت تعول عللاً منجیۃ لتقبل لولہ
بہم حتی طردتہا جلیباً بدایہا۔ فانسلکت فی سلکہم عدت منہم۔ و حجتہ اللہ علیہ ہند ۱۲۔ محمود قرنی غفر
لہ ۱۹۸۵

و علامت ہر یک و مبلغ کمال آنهاست۔ ہر ایک خلق روشن خود را بشناسد و بلا خود را بداند نظر دارد۔ یا شیخ شش اور اب جہاں۔ ادا رشا و نماید خودک من فضل الله علينا و علی الناس منکي کثر الحسن منکي دیکھ کر کہن۔
و ایس معرفت متوقف است بر تہید مقدمہ۔

بدان اسمک انکے در انسان و وقت و ولایت نہادہ اندیکے قوت ملکیت و دیگر قوت ہر یک
مستردیچا این است کہ درے نفس نا طہرا بداع فرمودہ اند متصرف و قسم کہ عبارت از روح ہوائی است
کہ از فضا نہ خارج نہ شد و ملا جرم اورا دور سے داوند۔ روئے کہ بوی مقارنت بہائم کند و
جوع و عطش و غلبت و غضب و حسد و صفا و خط و غیال۔ و روئے دیگر کہ بوسے محذات ملائکہ نماید
و رطاب کیے از یا شیا ئے خمیسہ و انس و ابہاج بہائم تجرد و گوش نہاد و بسوئے واسطہ وجود
الہی و ابہام فرگوشتن اذان موطن پس آں اہام اگر از جنس انکشتن حقائق نفس الامر تہ باشد خودائے
آں معلوم گردد۔ و اگر از جنس قامت نظر ہے باشد عمل کردن بکارے، آں کار بہ عمل آرد و بعض ارا و
فوقانیہ داعیہ طبعیہ۔

پس بعضی اوقات این آدم ہر یک خاص می شود و ملکیت در آن مسترد میگردد۔ و در بعضی
آخر ملکیت خاص می شود و ہر یکیت کامن میگردد۔

و از ہمین باعث کہ ورا کین و کمن مکلف ساختند۔ و مہل نگذاشتند۔ بخلاف بہائم و
ملائکہ کہ در ایشان نظری قوی نبود قال اللہ تبارک تعالی۔ و جعلھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا
فلکرم ان تکم تصف بعدل نباشد و قابلیت این آدم بہول آنست کہ با فضل علم ندو و قابل ان فند
بالجملہ اختلاف استعدادی آدم ثابت اختلاف ایشان است و طلب و قوت
تفصیل این اجمال آنکہ ملائکہ دو قسم اند۔ ملاء اعلی و ملاء سافل

سہ قال الامام علیہ السلام فی الجوز۔ سہ العزلی و البیضاوی و غیرہا من افراد بالانسانہ نقد عیبت تکلیف بان
یمرض بظن الشب و العقاب باطمانہ و المعصیہ و توبہ یا علیہا انتبار یا بانسانہ علی استداد من و بالامتن
الاباء بطبیعی الذی ہر سدم البیاضۃ و الاستعداد و کمال الانسان قابلیتہ و استعدادہ بہا۔
اقل و علی ہذا فقوله تعالی انہ کان ظلوما جھولا۔ خرج التعلیل۔ فان الظلوم
من لا یكون عادلا و س شذ ان سہل و اہول من لا یكون راد و من شاذ ان سہل و غایب و
اما علم عادل لا یطوق و ہد العلم و اہمل کا مکتبہ۔ و اما بین بہائم و لاعادل و لان شذ ان سہل و غایب و
کہا ہم۔ و انما یبقی بالتکلیف و استعداد من کان لکمال بالبقوۃ لا بافضل۔ و انکلام فی قولہ یعین
لام العاقبتہ کا کہ قال عاقبتہ حل الامانۃ التذیب و التعمیم ص ۱۵۹۔ ۱۶۰۔
محمد زورالحق۔ معزلا العلوٰی۔

ناشیائے کلی قائم میشود و مثل انبیاء - والا در قتال و غیرت و حمیت و مانند آن جز آن تمام تقدیم میراند
و آنکه بهمینیه او ضعیف افتاده است بے غربت ترین مردم است و در موعظام بیکن صاحب نفس
عادی ترک میکند و نیاز برائے ضایع خدا تا توجہ بدان جانب نیک تو اندر د - و صاحب نفس سافله
اگر چه کسب کمال مناسب خود و موقوف شد دنیا را برائے آخرت ترک میکند - و اگر موقوف نشد بجهت کسل
و عجز و ناتوانی از همه چیز یا دست باز میدارد -

و منقاد ترین مردم شریع را اهل اصطلاح اند - آنکه از ایشان نفس غالب دارند محقق اند و توانایی
الهی و بالخصوص اند و در آن که صاحب نفس سافلند مقلدان ایشانند و درین نومیس بر اوضاع شرع سفلند و درین
و اهل تجاذب اگر از آن سیر بهمینیه خلاص یابند و نفس غالب دارند اکثر شمات ایشان معرفت اسماء الهیه
و صفات و فائز بقا باشد و اگر نفس سافل دارند - از شریع بے غلبه اسباب کسیر بهمینیه از ریاضات و اواراد
نی شناسند و نهایت خود رسانی ایشان بولوق ملکیه باشد از جنس کشف و اشرف و قلاع الیه کنایه
و استجاب و عا و تاثیر توجہ و مانند آن -

و مجدوب شدن و بے تربیت پر طایر معرفت را و یافتن و اگر سیر طایر باشد چندان ممنون
اصول و نبودن خاصیت نفس غالب است از اهل تجاذب بیکن آنکه بهمینیه او شد بدست غالب او اتفاق
بعیبی افتد که در آن دل از دنیا در شود - و محبت خدا متعالی بر دل می غالب یابد از معا و شیایا موعظ یا توجہ
عزیز می در آن میان انتقال نفس می بوجه واقع شود که عامه خرق عادت و اند و آنکه بهمینیه او ضعیف
است غالبان چنان احساس میکند که می ولی مادر را دوست و این همه کمال و در طریقه می نهاده بودند
لیکن هر چند جوان تر میشد و بقوت خود میرسید آن کمالات بظهور می آمدند -

و اهل اصطلاح کمال ایشان را می میکنند مثل رفیق مورچه - و انتقال دفعی نمی کند الا اگر بهمینیه
شدیده باشد -

و آنکه از اهل تجاذب اند و نفس سافل دارند اگر بهمینیه ایشان شد بدست هر چند ریاضات
پیش گیرند یا عزیزی قوی التو بر ایشان تاثیر میکند، و در خشنودانوار در قیظ و منام و رویه صانع
و بافت و الهام نموده مینماید لیکن بوجهی که وقع این چیزها بر ایشان بغایت بسیار باشد - و در نهایت
استقامت و صدق باشد - و اگر مردمان بر این قسم مطلع شوند بے غایت معتقد گردند -

و اگر بهمینیه ایشان ضعیف است تجلیات معنویه و نکته نهی بر ایشان غالب آید و وقع بر احوال
بر دل ایشان چندان قوی نباشد نزدیک ایشان آنچه میشود و گویا نیست - و گاه گاه ایشان را شک و

ملکیۃ غالب شود و ہر سلاخ از احکام بہیمیۃ و اشخاص و ملا و اعلیٰ و انصباغ بصنع جبروت خواہد۔
و بدان احکام کہ بر رخ اند در میان بہیمیۃ و ملکیۃ التفات نکند۔

و مراد از اصطلاح آنست کہ ملکیۃ از منن طبی و وجہ کابل خود کنترل کند و بہیمیۃ از حالات
سفلیہ نامنا سبب ملکیۃ ترقی نماید و ہمہ نیز در برنخ کہ بہر دو جانب سبب دارد مثلاً عبادات ہذنیہ و عبادت
مناجات و سخاوت نفس و عفت طبع و اختیار نفع عام و معاشرت نیک بہ اخوان و حق ہر یکہ را
کردن، و سلامت فکر و صدق در رؤیا و ہاتف و فراست و امثال آن۔

پس ہر چند اصناف نفوس بنی آدم بشمار باشند۔ اما رؤس آنها ہشت اند چہا ساز
اہل اصطلاح و چہا را اہل تجاذب۔ ۱۔ نفس عالیہ با بہیمیۃ شدیدہ ۲۔ نفس عالیہ با بہیمیۃ
ضعیفہ۔ ۳۔ نفس سافلہ با بہیمیۃ شدیدہ۔ ۴۔ نفس سافلہ با بہیمیۃ ضعیفہ۔

چون اس مقدمہ استی بدانکہ ہر یکہ از اصناف ثمانیہ مخصوص است بیکہ۔

و آنکہ قوت بہیمیۃ او شدید است محتاج است بر ریاضات شاقہ۔ و مع باب کمال آورد جمع
و مہر و ولت باشد۔ و آثار او ہمہ بقوت باشند۔ و تاثیرات عجیبہ از تاثیر توجہ و ہمت گشتن و عموکل
از مئے ظاہر شوند۔ و وجہ فندیہ را بہم رسد چنانکہ درستی حواس گم کند، و چند روز متواتر تہذیب عالم را
و آنکہ قوت بہیمیۃ او ضعیف است بر ریاضات شاقہ احتیاج ندارد۔ بکہ ریاضات شاقہ مشوش
شوند۔ و مع باب او با تبار ذکر و تہنوتل ماندن باشد۔ و خوارق او ہمہ ہست نیست نہا باشد و وجہ
او ضعیف بود و با دینی مانع بہ ہم خورد و مثل جمعی یا عرض حیائی۔

و آنکہ قوت ملکیۃ او عالی است مخصوص است بہ کمالات فحیمہ مثل نبوت و فردیت و فنا و بقا و
ماندگار۔ و مخصوص است با کمال زہمان مسان قدم باشد و از عالم تجر و جبر و ہد۔

و آنکہ قوت ملکیۃ او سافلہ است نہایت شرہ کوشش و کشتن و اثرات و بارق ملکیۃ باشند
و آنکہ از اہل اصطلاح است در اعمال جوارح و دل و تہذیب تراست و حق شناسی و اقامت ریاضات
و این ہمہ مبتو اند کرد۔ و غالباً قلی ندارد۔

و آنکہ از اہل تجاذب است عشق انسان و تجر و دارد۔ و ہمیل و بے بر رسیدن و خلاص
شدن باشد از عالم جہات، و حال وے مانند طرہ تربیت کہ در نفس او را محبوب ساختہ باشند
و از ایشان آنکہ بہیمیۃ شدیدہ دارد و قلی او بیشتر است۔ و آنکہ ضعیفہ دارد و قلی او مجر و از قلی است
و آنکہ بہیمیۃ او شدید تراست و قلی او را عظام میکنند، اگر صاحب عالیہ است بر ریاضات عظیمہ

بنامش و دعویٰ۔ و کہے ہست کہ قابل بود و کہے اور از ماند و نشاند۔ و کہے ہست کہ علم اکثر از حال او باشد۔ کہے باشد کہ حال او قوی از علم او باشد۔ و کہے ہست کہ او را وجد قوی مدکیرو و کہے ہست کہ وجد دے ضعیف باشد۔ و علی ہذا القیاس۔

ایں فقیر یکبارے دیاب آنگہ او را تا تیرات و تو بہات عجیب آشنہ اہل عصر گرجہ در ہماں راہ می۔ و زندان امور دینی یافتہ۔ شوقہ شد۔

پس از جانب حظیرۃ القدس آگاہی آمد کہ این مثل آنست کہ اسب عراقی ابرزدن ہماں زیب نوع است و در منازل نشاء و کیساں سیر مینماید۔ از قلیت بہ بکریتہ۔ و از بکریتہ بہ شباب و از انجا بہ کہولت و از انجا بہ شبیب و از انجا بہ ہرم، ہر دو انتقال میکنند تفادت۔ و در آثار بہرینے از دندان انداختن و غفلت و شبابت و عدم آل در سائر حالات و نیس مزاج و آستاد آل و در ب و عروض و موت طاریہ مدہ ہرم ہر دو متساوی الاقدام اندر ہر ہذا از عراقی صادر شد و از عدو و بلخ مسافت بسیار طی کردن آنچہ از برزون صادر نمیشود۔ واللہ اعلم۔

(ج) حمد - (۱۹)

ایں فقیر را آگاہانیدہ اند کہ خدا تعالیٰ و را فراد انسان چند لطیفہ و ولایت نہادہ است بطریقہ را حالے دیگر است و سالک ترقی میکند از لطیفہ بہ لطیفہ تا آنکہ سالک دے تمام شود۔ و اصل در ہر مسئلہ آنست کہ چون نفس ناطقہ بہ سمت متعلق شد و نسہ دقایق او در بدن عادل نمود و لا محالہ تنزل کرد و در ہیکلے چند۔ و در ہر ہیکلے حکم دیگر پیدا کرد۔

و شعیب صلیہ دے ساندہ نام کی قلب است۔ و دے حامل احوال است از غضب و جرأت و حیا و محبت و خوف و قبض و بسط و رضا و نفرت و امثال آل۔

و سلطان آل در جانب ایسراست زیر لیسان چپ ہوا گشت۔

و نام دیگر عقل است و دے حامل علوم است کہ حواس آل چاہنتہی میشوند از تصور

اشیائے غیر محسوسہ و غیر منظمہ۔ و تقدیر فی با نچہ تصدیق مینماید کرد۔

و سلطان او در دماغ است۔

و نام سوم طبع است۔ و او حامل اقتضائے آل چیز است کہ بنیت انسان بنیان با بغیر قدم

نس آل قلم نیتواند شد۔ مثل طعام و شراب و قوم و جماع۔

و سلطان آل در کبد است۔

پس اگر قوت ہمیدہ بر این نفس غالب آمد قلب منہ قلب چینی باشد کہ احوال مسا از انبساط او

کہ یہاں
طریقہ
۳۴
قال

شیئات و ریل می افتند۔ و غالباً مردمان اگر بر خوارتی اس جماعت اطلاع یابند چندان مقتدر نشوند۔
و آنکه از اہل اصطلاح اند، اگر نفس عالیہ دارند علوم انبیاء از دیت طائفہ طاع علی و غیرت
اسلام عبادت و سیاسیات ملت و تدبیر منزل مدینہ و اخلاق و احوال معاوایشان را حاصل شود۔
اگر نفس سافلہ دارند ہر چند عبادات کنند و ریاضات بر عمل کنند هیچ چیز سے ایشان را جنس کلمات
و خواق ظاہرہ نہ گردد۔ آئے حلاوت مناجات و رام شدن و اطمینان نفس بہ نتائج ایشان را
بہ حاصل مے آید۔ و ایشان از ہمیں قسم خورند باشند۔

و بہترین خلق اصحاب نفوس عالیہ اند۔ آنا کہ از اہل اصطلاح اند بہ مامت قوم ہستی
اند۔ و آنکہ از اہل تجاذب اند و علم الہیات زبان ایشان فصیح تر است۔

و آنکہ قوت بہیمیہ ایشان قوی تر است مقتدرای مردم باشند و مردمان مقتدر ایشان باشند
و آنکہ قوت بہیمیہ ایشان ضعیف باشد کہ ایشان را نشنا صد و چندان رخنہ مشہور نشوند۔

و اہل نفوس عالیہ و مردم خالص پیدا میشوند۔ اہل نفوس سافلہ بسیار بہ وجود آید۔

و اہل بہیمیہ شدہ حال خالص ظاہر شوند، و اہل بہیمیہ ضعیف بسیار بہ وجود آید۔

آنکہ از اہل تجاذب است و نفس عالیہ دارد، اگر قوی بہیمیہ است مثل و مثل آئینہ آہن

است کہ در عین صلابت صفا دارد و صیقل مے شرط ظہور صورت است۔ و اگر ضعیف بہیمیہ است
مثل و مثل پارہ از پنبہ است کہ او را بہ آب تر کردہ باشند و قطرات آب از انجمای چکد۔

و آنکہ از اہل تجاذب است نفس سافلہ دارد و قوی بہیمیہ است مثل و مثل آئینہ است کہ رنگ

در جوہر او فرو رفتہ است اگر صیقل کند نقطہ بعد نقطہ از آن بد شدہ قابل آنکہ وئے کے کجا منقطع

شود، نیست و اگر ضعیف بہیمیہ است مثل و مثل طفل است کہ ہر چند او را تعلیم میکنند یا دینی گیرد

و احاطہ آن نمی نماید مدت ما باید کہ صورت آن چیز تا در تنجیدہ و نشیند۔

و آنکہ از اہل اصطلاح است عالم تجر و نزدیک و بمنزلہ خواب فراموش است ای آنکہ از ایشان

نفس عالیہ دارد عالم تجر و نزدیک و مشیج میشود بصورت مناسبہ و مخاطبات و ضمن الفاظ خاصہ و ست

و آنکہ نفس سافلہ دارد هیچ چیز از عالم تجر و برائے او مشیج نشود۔

چوں بعضی از استعدادات بنی آدم و انسی۔ حالاً بد آنکہ اکثر اختلاف احوال اہل اللہ بر امتثال

استعدادات ایشان مبتنی است۔

ازین جماعت کے ہست کہ صاحب شاد بود۔ و مردمان تا لایف کنند انظار و خواق نماید

۱. و عاملان اندکی نفس کلیه را وجود نماند. و این معرفت را معرفت سرایان وجود گویند.

و نفس ناطقه باعتبار صرافیت خود از لواحق نفس و نفوس خود به نفس کلیه می است به نفسی.

و این فقیر را گمانه اند که اقوی اسباب حصول این معنی آنست که بعد از کشاوتی ناشانی مراقبه

اعاظم کرد و بعد از آن ذکر تہلیل با ملاحظه لا موجود الا الله نماید.

و تفصیل مہمیت آنست که چون نفس ناطقه از لواحق غلیظہ نفس را عرضی که و لاحی میشود بملاحظہ

اعلیٰ و غلیظہ میگردد و آن صورت علیکہ در طلاء اعلیٰ مستقر اند پس حاصل میشود و معرفت ذات

واجب الوجود. و چون کمال جمیع کمالات و ہ باشد از ادراک و خلق و تدریس و تدبیر احوال.

ہذا در کلام مہمیت تفسیہات بسیار وارد میشود مستخرج بہ تفسیہات و حاصل میشود احکام

نوامیس البیہ و قضایائے متحدہ.

مقدمہ

دربورت از دو جانب تحقق می پذیرد. از جانب قابل کہ نفس ناطقہ می باشد و شرط آن اینست

حصول مقام مہمیت است. و از جانب فاعل کہ مبدء فیض است. و شرط دے این جانب تدبیر الہی

است از اندازہ قوس و در شاو ایشاں و رشح مظالم از ایشاں. و آنچه بدین ماند.

و بعد وجود حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نبوت مستقطع شد لیکن احادیث نبوت باقی ماند

از ان جہت کہ مہمیت مستقطع نشدہ. و بطریق نیابت پیغامبر بعد از حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن

وقیام بہ ارشاد و سلوک رنج مکررات میتواند بود. و بحقیقت منشاء قیام مردمان باین امر ہمہ عملی است

است کہ مقتضی بعث رسول شدہ بود.

پس ازین جماعت آنکہ ذکی است تسطن میکند این سر را و آنکہ ذکی نیست آن را بردش

سگے چوب از جانے بمانے میگردد تا آنکہ کار مطلوب سر انجام دہند.

لیکن چون بسبب فوت متالیہ مقارن ظهور حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم منتشر شد

آن حقیقت بخت بہ انجام رسید این ہمہ انوار نبوت و اشباح و متائیل آن باشند.

و نفس ناطقہ باعتبار انطباع طلاء اعلیٰ در مے و روح بایشاں سعی است. و روح القدس قالہ اللہ

تعالیٰ و ما کنتم تدعون الا الایمان وکن جعلناہ قلوبا یفہم بہ من شاءہ و فی قواہ

ابن عباس مثل نور المؤمن کہ شکستہ نیجا مصباح.

لعل تفسیہ در خطہ بعد از این عبارتے نادر موجود است. بقدریکہ خواگہ یکبارہ او کرد است بمابقی پندہ و کمر

محرک. و ذکر بعضی از این عبارتہ در جانشا بہ افتادہ و اللہ المستعان.

این فقیر را گمانہ اند کہ اقوی اسباب تحصیل این معنی بعد از کشاوتی بہ نشانی پیدا کردن سبب الہیہ

است بمرور باقی بماند بعد حکام ایمان را ذکر زبانی. و اشاعہ

مشاہدہ آنکہ کہ مدخلیہ اگر قوت و ولایت نہادہ اند کہ انوار قلب است و شفا صفا و حق آن نقد است

از نفس کلیکہ بازاد ذات الہیہ واقع شدہ. و بدین آن خلاصہ از ارادہ اعلیٰ اعلا بمنزلہ جوہر حق کہ رقیب نور منور

مطبوع بر دجالیت نیست، لامحالہ لہجہ از راہ ہائے اصحاب الیمین بہ حسب استعداد و جسے برے
 میکشاید۔ و از ایشان کسی نیست کہ اورا دُرّو راہ دہند یا ستر راہ دہند و بخیر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کہ عیض
 از بسبب کے خبر داده است کہ بر یک محل یا بسبب معصیتی ناجی شدہ اند۔
 و قسم دیگر آنست کہ صاحب مزاج عالی لامحالہ بدان ہندی خواہد شد و خداوند تعالیٰ متکفل
 ایں جماعت است۔ لابد تقریبی می ماند از کہ ضالہ حکیم "بوسے رساند۔
 و تفصیل ایں اجمال و شرح ایں مقال آنکہ نفوس ناقریبی آنا کہ قوت ملکیت ایشان نہایت

سافلیت است۔ خواہ قوت ہمسیمہ ایشان قویہ باشد خواہ ضعیفہ انہا بل تجاذب باشد یا از اہل مطہرات
 حالت عجیب دارند۔ اکثر اہل اندہ بدیشان التفات نمکنند و از ایشان حساب نگیرند۔ یا بار خدا یا آنکہ
 متبرعراں از علمائے باللہ و شامع۔ علیہ من الصلوٰۃ اعظم و من التحیات اہمہا۔ چوں جہنم را نام
 ایشانند حال ایشان ایشتر از حال دیگران ملاحظہ فرمودہ از نظام ایشان خبر داده و بہ غرض
 طاریہ بدیشان اعلام نمودہ

ما کثر ایشان اصحاب یمین اند۔ و طبقا بتایشان بسیار است۔ نمودہ ازین باب بیان
 کنیم تا غیر نہ کہ بر بعض کج فہاس توان کرد۔

(الف) طبقہ اولی آنست کہ مقلدان و تماشیل سابقین باشند
 بعض تماشیل منقرضین اند۔ منقرض قوتی باشند کہ محل نظر ایشان عالم غیب بود۔ و در
 ضمن اذکار و دلی ایشان بدان جانب شے واسع کشادہ گردد۔ و ایں جماعت از اصحاب الیمین کیما کہ
 ازین مبنی و بعض اوقات و در بعض اذکار بسبب شمول رحمت الہی یا بسبب نظر حق تعالیٰ بر کفایت از یک بارہ
 برگزیدگان حق بدست آرند۔ باز حقوق گشت ہے آنگہ ہیئت مضادہ واضح گردد۔

و فرقہ تماشیل حدیقین اند۔ حدیقین جماعت ہستند کہ تمیز انداز سائر مسہبین بشدت
 انقیاد وین کمالات و کمال غریب فرسے از ملاطفت اعلیٰ بدیشان می افتد ازین جهت کمال تسخیر و ادب
 و ایں فرقہ از اصحاب الیمین انقیاد تمام دارند اما چوں بنظر محقق نظر کردہ شود ایں انقیاد ناشی
 از مجموعہ امرین است۔ یکی ایمان و دیگر اعتقاد بہ عمل باطن و موافقت سلف خود و آنچه بدین نام
 اما چوں ایں پروردگار اصل جوہر روح دے ہیئت استراجمیر پیدا کنند و بے تفرقہ میان ہر مقام
 نیست ہیچ باک نہ دہد، چوں بمعاصرینند ہر انقیادی یا بندہ بدان منتفع میگردد۔

و بعضہ تماشیل شہد ہا باشند و شہد ہا جماعت ہستند کہ غضب بر کافران و رضا از مومنین
 و انکہ مکررات و قہر ملائکہ کثرت بدیشان از دلی انبیاء و ملائکہ اعلیٰ مترشح شدہ۔ و ایشان
 برین اعمال لازم و مداوم اند۔

و عیض
 از بسبب
 معصیتی
 ناجی
 شدہ
 اند۔
 و قسم
 دیگر
 آنست
 کہ
 صاحب
 مزاج
 عالی
 لامحالہ
 بدان
 ہندی
 خواہد
 شد
 و خداوند
 تعالیٰ
 متکفل
 ایں
 جماعت
 است۔

سابقین
 و احسان
 ایشان
 و در
 ضمن
 اذکار
 و دلی
 ایشان
 بدان
 جانب
 شے
 واسع
 کشادہ
 گردد۔
 و ایں
 جماعت
 از
 اصحاب
 الیمین
 کیما کہ
 ازین
 مبنی
 و بعض
 اوقات
 و در
 بعض
 اذکار
 بسبب
 شمول
 رحمت
 الہی
 یا بسبب
 نظر
 حق
 تعالیٰ
 بر
 کفایت
 از
 یک
 بارہ
 برگزیدگان
 حق
 بدست
 آرند۔
 باز
 حقوق
 گشت
 ہے
 آنگہ
 ہیئت
 مضادہ
 واضح
 گردد۔

و فرقہ
 تماشیل
 حدیقین
 اند۔
 حدیقین
 جماعت
 ہستند
 کہ
 تمیز
 انداز
 سائر
 مسہبین
 بشدت
 انقیاد
 وین
 کمالات
 و کمال
 غریب
 فرسے
 از
 ملاطفت
 اعلیٰ
 بدیشان
 می
 افتد
 ازین
 جهت
 کمال
 تسخیر
 و ادب
 و ایں
 فرقہ
 از
 اصحاب
 الیمین
 انقیاد
 تمام
 دارند
 اما
 چوں
 بنظر
 محقق
 نظر
 کردہ
 شود
 ایں
 انقیاد
 ناشی
 از
 مجموعہ
 امرین
 است۔
 یکی
 ایمان
 و دیگر
 اعتقاد
 بہ
 عمل
 باطن
 و موافقت
 سلف
 خود
 و آنچه
 بدین
 نام
 اما
 چوں
 ایں
 پروردگار
 اصل
 جوہر
 روح
 دے
 ہیئت
 استراجمیر
 پیدا
 کنند
 و بے
 تفرقہ
 میان
 ہر
 مقام
 نیست
 ہیچ
 باک
 نہ
 دہد،
 چوں
 بمعاصرینند
 ہر
 انقیادی
 یا
 بندہ
 بدان
 منتفع
 میگردد۔

و بعضہ
 تماشیل
 شہد ہا
 باشند
 و شہد ہا
 جماعت
 ہستند
 کہ
 غضب
 بر
 کافران
 و رضا
 از
 مومنین
 و انکہ
 مکررات
 و قہر
 ملائکہ
 کثرت
 بدیشان
 از
 دلی
 انبیاء
 و ملائکہ
 اعلیٰ
 مترشح
 شدہ۔
 و ایشان
 برین
 اعمال
 لازم
 و مداوم
 اند۔

و اسعد الناس بولاية كبرى اهل مجازب انداز نفوس عالیہ . ما سعد الناس بولاية نبوت
 اهل اصطلاح انداز نفوس عالیہ .

و بعد از این چنان ازیں عاتق واقیع شود در کمالات فردیت رود .

و چنان ازل بعد از این صرف اند بیان آن مادیان سالک مبنی برائے سلوک را دی و قصی است
 وجه ندارد . شعر -

آسوده شبی باید و خوش ماهتابی تا با تو حکایت کنم از سر باله
 دهمه در پاپ معرفت سیرایی لطافت احوال مذکوره اند . و ما قاضی که دلات بر احوال
 مذکوره دار و نه آواز آن دما خند آن چنانکه متاخرین صوفیہ میگویند .

و آنکه بعضی ساحت اختلافات میگردند و ماں که بر قبض از روح است یا بعد از آن حق مدلی جا
 آن است که سرود روح هر دو هم نشان اند مانند فرستی بر زبان . پس بحسب بعضی استعدادات این سلیقت
 میکند و آن بر مجرای می آید . و بحسب بعضی استعدادات بعکس این صورت میگیرد .

(د) همه (۲۰)

این فقیر آگاهانیدہ اند کہ سلوک را خدا بیغالی و قسم است . یک قسم آنکہ تکلیف شرعی
 بدان قائم شده و هر کس آنست کہ تبلیغ آن بر علماء ، باند و بامره . کہ در وقت الانبیا و مهتشد فرض است
 و اینست از برکتان آن سراخده خواہد بود . و آن قسم ہماست کہ قرآن مجید و سنت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بدان تصریح کرده . پس ہر کہ بر کتاب سنت عمل کرد و وظائف مقررہ التزام نمود و در اصل فطرت

(بغیر نفث از ص ۵۹) ششکان و در جمیع و صما شد . با بستر از ششکان کہ خواہد کہ قائم بازوی ناشی بود
 و خلاصہ از ادراج عبارت از اشعہ ہما ایشان است . بنزد کہ خلوجی کہ در وقت تدریج بصراحت بعد از صراحت می شود
 پس گاہ کہ بعضی از کیفیات مجرودہ مثل عشق و محبت و کمال و شوق و در جہاد و مطہرہ ، با نور عبادات و در
 مستغرق میشود . و از آن خلاصہ آن کیفیت مرتفع میگردد . بہ نفس طالعہ و از آنجا بہ غفرت و شفا می بہت نفوذ میکند
 بہ کفر و القوی و مشتاق و انفعار و رعبا و محبت طوعا و علی میشود . و در سیدان بہت نفس ناطقہ . و در حقہ اقدس در سان کسی
 میشود بہ حق طوعا و علی دارد و نفسا و حوادث ازین عمل فوارہ صفت جوش میزند . و میرود از آنی حوادث چنان را درہ
 مان ارادہ کہ نیز ہما ہر گاہ بہت شوق و کمال و فطرت کہ یکسہ ہر نفس را است و بعضی ظاہر علی
 ادعیا طوار علی او خواہد کہ از نفس مرتفع میشود . و درین مہلک نحو . اشارات و قبلا و تسخیم واقع میشود
 و ہر کس کہ از این بی آدم خواہد خود و معاہدہ . لیکن در صورت کہ با ایشان اہل طہرہ و مستغرق
 آن استعدادات آن کل بدان نظر خصوصیت افراد شدہ است .

و انبیا و علیہم السلام از ہر جا فرمید ہند و حکم ہر مرتین بر ایشان غالب است . و تسخیم کلام ایشان را
 نمی نہد تا آن گاتی دامن طغیہ را احاطہ کند و مانند اعظم طغیہ الاممہ
 ما سعد الناس بولاية كبرى اهل مجازب انداز نفوس عالیہ الخ

داس فقر از اصحاب یحیی بن زکی از فقیر جمع کردند خوتن عیش و تقصیف طبع مثل کس پس در حدیث
آنچه ز یاد میکنند از ایشان نیز صادر میشود -

(ب) طبقه دیگر از اصحاب یحیی بن زکی آن است که مد طلب نبوت اولیا را انداختند و اما بسبب ضعف مزاج
یا غلبه فقر یا قلت یا قناعت به کمالی آن نسبت بدست ایشان نیفتاد و در کمال پائین مناسب محل کردند
از ایشان فقر نیست که در ضمن در و در فقر از نسبت او بیبر یافته است یعنی انس و سرور

بدان خباب و بلوچی اند و در وجه مورد عنایت استخفاف شدند
و فقر نیست که در ملازمت زیارت بعضی فقیر یا فاقه خاندن و صدقه دادن بنام بزرگه بآں
عزیز نباشد و دست کرده است محو با حصول و فرغ نسبت او بیبر کما ینبغی مطلع نشد -

و فقر نیست که با اشتغال و توجهات که مورث نسبت یا و داشت اند مشغول شده و در ضمن
آن جمعیت خاطر بدست آورده - گو، به آں نسبت مجرده آشنا نشده
و فقر نیست که به محبت اهل یا و داشت نشسته اند و بهر کت صحبت ایشان صلاحیت مناجات

پیدا کرده اند - لا غیر -

و فقر نیست که عشق ایشان بواسطه شفا را الله با محبوبه از بربان خداست مثل قرآن
عظیم یا کبریا پس شوق و محبت تلاوت کل می کنند و تعظیم بجای آرند و طراوت می نمایند یا یوی از غیر محض
اولیاء الله محبت خاص پیدا کرده اند - و در آن فانی شده اند -

و فقر نیست ترجید را تصد کرده اند لیکن بحقیقت آن نرسیده اند بلکه علم توحید فی الجمله است
زده اند با استقامت فکر و زاری است اعتقاد -

(ج) طبقه سوم از اصحاب یحیی بن زکی آنانند که سلوک ایشان قصدی نیست بلکه طبعی است مثل آنکه شخصی
مسلمان بود و ارکان اسلام بجای آورد و با احسان هیچ نوع متوجه بود و مزاج وی نبات شدید بود
در میان جوارحی شده باشد مثل مرضی صعب مزمن مبتلا شده - و در فقر و نیاز از ملکوت مساف برده
مفتوح گشت یا استعلا و بدش آمد و میان آن امراض و افتات عجزه بد بیا فقر شد و ذلت تمام
یا مصیبت فقر و آزار عشا و زبانی ساقه تدیس آذلا جزع و فرغ از شمس ظاهر شد چون هیچ نفع نمید
بجای نماند استیلا فقر کرد و از دنیا و اهل دنیا خفا جمله نفرت پیدا نمود -

(د) طبقه چهارم آنست که شوق ثلاثه و بسبب ضعف جبلت یک با دیگر می نماینی مرتضی نیست
پس یک تجربه نوعی که کمال خود متصف شد و شوق دیگر بر مسا و جیت خود است - یا به طریقه از صفت
مضاده مرصوف است - مثلا عفت طبع دارد و عقل کامل ندارد - یا محبت خدا دارد و از اعمال شمره
نزدیک حضور مظلان آن باز نمی آید -

از پی قبیل است آنچه در حدیث آمده که در حق بنام حضرت پیا میر الله علیه و سلم

و ایں فرقہ از اصحاب الیمین را صغر و ضیق طبیعت با ایمان مخلوط شدہ بریں کردہ کہ در
رفع منکرات و کسر جنود و کفر سنی بلیغ بجا آرند۔

یا بعد سے کہ در اصل مزاج ایشان مرکب است با ایمان مخلوط شدہ بر آن آوردہ کہ با طامعہ
و کفار مناظرہ ناکند و قلع و دمع دین ایشان نہایند۔

و پارہ تماشیل را تخمین نے اعلم اند۔ در تخمین نے اعلم جماعت ہستند کہ از عالم غیب بر باطن
ایشان ہمیشہ مدد سے آید تا بدایں معافی کتاب بقدر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می دانند
گویا کسی ایشان از پس پرہ آگاہ میسازد۔

و ایں فرقہ از اصحاب الیمین متغولند بحفظ کتاب سنت و اقاویل علماء۔ و فی الجملہ فتح باب
میسر کردہ، لیکن بفکر و حفظ، لا غیر پس چوں در معاد و نڈانیں ہم محفوظات منسوب کنی تا پاک و
نعالی بنیبت اجمالیہ منحصر شود۔ و بدان وسیلہ طرے از مقام را تخمین نے اعلم بر ایشان بکشاید۔

و جماعت از اصحاب الیمین تماشیل عباد متطہرین اند۔ و ایشان اس جماعت اند کہ از سائر مسلمین
متغیر اند بہ کثرت و بربک نور عبادت و نور طہارت۔ چنانکہ سابقاً بدان اشارت رفت۔

و ایں جماعت از اصحاب الیمین بشی از اشباح طہارت یا عبادت یا مؤدی باشند۔ در
غیر از این بحقیقت کار پر برند۔ از شیخ و دیگر فاضل باشند مثلاً شخصی وضو میکند و در وقت غیر فریغ
نہایت از فضول نشاندہ و نشو و نشان خیالیہ و غیر آن انجامانہ کار و وجہ باشند طرے از نور طہارت
بیباید۔ و در صورت یائے دیگر بدان حتی آشنا نشدہ۔ یا در ذکر خاص و متعالی و صلواتی مخصوص
بترتیب بہ تقریبات۔ ملاحظہ را بر کلی ہوئے اس چیز متوجہ شدہ۔ مثلاً آنکہ از مرے عزیز القدر فضل
شنیدہ۔ با مجملہ طرے از معنی از عبادت در یابد۔

یا موم و صلوات ایشان اس جا پہنچ کورندادہ است و لیکن با استعداد قریب مستعد گردانیدہ
است پس چوں از بس عالم انتقال کرد۔ و نفس شے مے از عالم تجر و شہید بہاں استعداد کائن بر
ر مے کار آمدہ دان ریاضت نیم کارہ نفع رسانید۔

و فرقہ تماشیل اصحاب یمن حسن اند۔ و اصحاب خلق حسن جماعت ہستند کہ متمیزانہ سائر
مسلمین بہ جو و ملاضیع و عقود داشت و ہی در نفع مردمان۔

و ایں فرقہ از اصحاب الیمین بہ نیت خالص و رائے کلی و رقت جنسیت و ہم مقام و تہ امتداد
مثل ایران عالی بجا می آرند۔

و فرقہ تماشیل امامانہ۔ و از جماعت ہستند کہ متمیزانہ از سائر مسلمین زیادت ایتقان بجماعت ہستند
لذت دنیا را موم و موم پیش ایشان قے ندارد۔ بسبب نزوع بر ایشان۔ علم اعلیٰ۔

وایں چند طریق میباید گنگھے در مقام حادثہ متمثل میشود و ازاں جا بحقیقت ہی کار
مطلق می گردد به تعبیر قایل یا بغیر آن

و گنگھے در قیظ بحضور دے چیزے متمثل شود و در و محو گردد -
و گنگھے در عالم میان قیظ و مقام و گنگھے در وقت و اہم صورت آن حادثہ متمثل میشود
بغیر آنکہ شکلے و لونی باشد چنانکہ صورت محبت کسے یا صورت فحش کسی در و اہم پیدا میشود -
و گنگھے صورت ماتن از خارج شنیدہ میشود -

و سبب این امور و امثال این امور آن است کہ مدطاء اعلیٰ متمثل میشود و ایں حادثہ و ازاں جا
طائکہ سافلہ گنگھے تلقی نمکند - نفس طائکہ این شخص در حقہ از اوقات از عالم ہی خلاص میشود و بے
از وجہ و بدان عالم متوجہ میگردد و در ہنگ آنکہ رستہ آئندہ از جانبین باز گذارند و سوی آسمان کنند
و درین وقت دو چیز لانعم است - و زہور راکاں واقعہ -

یکے آنکہ آن حادثہ را تین من الحوادث بہ نسبت این نفس امتیازے باشد کہ رجمان بہ خروج
در کار فائدہ حکیم مطلق نمیتواند شد
و ایں از جہات بسیار متحقق میشود -

یکی از جہات این نفس کہ مشتاق معرفت ایں حادثہ باشد
و مراد ما یں جامع است از اشتیاق کاہن و وارز مثلاً فقیر مشتاق است بہ غنا اگرچہ
بافعل صورت آن اشتیاق در خاطرش متمثل نہ باشد -

و دیگر از جہات طائکہ کہ خواہ نخواستہ او را یں سوزنماند برائے تدبیرے کہ فعلیاتی خواہ
است یا نجات از ہلکہ و غیر آن -

و سبب دیگر خصوصیت و ماں حادثہ مثلاً نفس شخصے مناسب تدبیرات کلیات و است بے
را آن تدبیرات می آموزند - و شخصے دیگر مناسب حوادث جزئیات و است علی ہذا القیاس -
یا تسکین حادثہ بمرتبہ متا کد شدہ است و حظیرۃ القدس کہ در رنگات پشعلہ آن در جمیع
نفس می افتد -

پس فی الجملہ چون این نفس الفلکات از اسرہیت متحقق شد چشم بعیرش بکشا و لامحالہ
بزاں حادثہ افتاد -

و آن در حوادث عظام میباشند کہ اکثر اہل کشف از کشف انہا غالی نباشند و در و بھمن اوجہ -
و اگر آنکہ خصوص آن اقدہ بدل صورت و کیفیت نیز ناشی از اسباب خفیلہ ت بقیاس آنچہ تقدیر کردہ شد
از جہات این نفس یا از جہات یں طائکہ یا از جہات حادثہ
تقدیر و انوار

فرموده اند۔ الا ترى انه يجب الله در سوله پس دل سے بہت متصف بود نفس وے۔ از
آمارگی بازی ایستادہ سبب ضعف جبلت و رکاکت قوام نفس۔

بلکہ ازین طبقہ قریب ہستند کہ یک نخبہ انبیا صلی علیہم السلام از صفات مطلوب و صفت از صفات
نامناء بہر دو متصف است۔ یا عقل سے در چیزی تاثیر میکند۔ و در چیز دیگر اورا تاثیر نہ مثلاً
مومن است و صدق و ثواب۔ و در اعجاز و حق و شارب این تصدیق اثر نمی کند بسبب آنکہ
خوگرگ شدہ است یا ترہیبات آن دو ہمہ گنج شبہاں متطرق نشود۔ بوسہ زریہ است۔
یا بہ نزد یک سے کسماز مقبولان یاں ہیئت متصف بود۔ علی ہذا القیاس۔

بالجواب تمام صحب الہین بسیارند و ایں جماعت از اعوجاج نفس خلاص یافتہ اند۔ و نوع
از نجات را مستعد شدہ اند۔ و ہر فرد از ایناں نسبتہ وار خاص و ہر نسبتہ صورتہ وار کوہے
از ہر فرد اکمل ہر گز آن است۔ و صورتہ وار دوں آں۔

و صاحب صورت کامل شئی است بہ قطب ایں نسبت۔ و احوال و آثار اقطاب طیفی دارد۔
بعض عارفین معذون میکنند آں نسبت را بہ بیتہ کہ دلالت میکند بر مشہد ایں نسبت۔ و ایں
قطب را بآیت منسوب کنند مثل شیخ محمد بن محمد بن العربی در کتاب حیات ایں لسان تسامح است۔
و کلام معصن کنند بہ ایں نبی کلام سے آثار ایں نسبت بسیار صادر شدہ۔ و ایں قطب را
بماں نبی منسوب کنند۔ و ایں نیز لسان تسامح است۔ و یکل وجعہ ہو مولیما۔

(۵) جمع - (۲۱)

باید دانست کہ ایں فقیر را گمانیدہ اند کہ خوارق عادات و معجزات خویش موافقہ اند
بماں معنی کہ سنتہ اللہ جاری شدہ کہ چون نفس طافہ کسب و جبلت۔ میرتہ رسب۔ اورا امور غائبہ
منکشف شوند یا دعائی او مستجاب شود۔ و علی ہذا القیاس۔ ہمچنانکہ سنتہ اللہ جاری شدہ کہ چون کسی بیان
خود اثر زہرا زہے مندرج میگرد۔ یا گوشتہ و سن تنادل کند قوی تر شود۔ علی ہذا القیاس۔

لیکن چون مخالف عادت ماکوفہ است اورا خارق عادت گویند۔
و نیز گمانیدہ اند کہ ہر نوعی از خوارق کہے است۔ کہ چون بہ ایں کتب تسک نمایند ایں
خارق از وے صادر نشود۔

بارہ ازین قسم بطریق و جہان معلوم شدہ بارہ بہ حدس چون بہ اصحاب خوارق
صحبت داشته باشد۔ و در قرآن مختصہ تامل بلیغ بکار آید۔

پس از جملہ خوارق انکشاف حوادث مستقبلہ است۔

و ایں قبیل است بہت گماشتن۔

پس چوں مرو قوی العزم کہ مناسبے دارد بقوت متصرف جملہ و کسباً بکار متوجہ شد
و ایں عودیت بقلب حظیرہ القدس سد و انجا برچہ اندوختہ بایز کند لامحالہ در عالم ناسوت بقدر
ایں بہت و اسباب منقذہ اندوختہ ظهور نماید۔

و مثل تصرف ایں قوای سفلیہ و حظیرہ القدس شل تصرف خاطر است کہ امر او قوائے
ادراک مآہ بعدوم قلب میرسد و انجا تاثر میکند۔ یا مثل مائل گردیدن متنی است دل و جو ایں
پہ سوائے امور مناسبہ بقضائے شہوت۔

و انہیں جا است تھلک و جن و بعض نفوس مغارقہ با شکل مختلفہ
پس ایں جماعت محتاج میشوند بہ شکلی از اشکال و خود را بہ جہت متشکل بہر اشکال
تصور مینمایند پس نمی کنند تصور ایشان بابے از ابواب شل بر سطوت مودعہ و حظیرہ القدس
پس برکت و اوہ میشود و ایں تصور پس ایحیا نمودن صورتی متحقق شود کہ جس مشترک مرادمان مطلوب
ایں بہت نفسانہ وے شدہ صورت مطلوبہ را ادراک می نمایند
و مثل ایں تطبیع مثل سیلان الہام است از قلب ملک یا دسوس از قلب شایین بقول بنی آدم
و مثل صورت بستن ایں شکل و جس مشترک ایشان مثل صورت بستن دائرہ یا خط است از حرکت
شعلہ جوالہ۔

و لهذا کمال ادراک کں در اوقات ذہول نفس از خارج باشد۔
و مردمان در ادراک آن محسب استعدادات خویش مختلف باشند از حاضران مجلس کہے
آن اہمی بیند۔ کہے نمی بیند۔ کہے بوجہ بے بیند و بن وجہ۔

و ایحیا و عنصر اول کہ مشترک است در عناصر بعدہ و ایں عناصر فی الجملہ قوی تر است
در روحانیت۔ و ایں عناصر مثل مواہد اند بہ نسبت آل۔ و امتناع غلا۔ و انقطاع بقدرہ محصورہ
غیر آن حقیقت انزہمان است۔ و شہمانانہ سفارشین ہولائے غصری میگویند کہ نفرت شطیح شود
پس نفس از نفوس مقدسہ کہ در آن ساعت جارحانہ خارج تصرف مبداء اول اتناہہ بچہت ہمراہ
متوجہ یک چیز شود و صورت مطلوبہ را انجا تصور نماید۔ و قوی غیر متناہیہ از مقام تدبیر و مقام مثال
و مقام حظیرہ القدس انجا نزول فرماید و ایں ہمہ سبب حدوث صورتی گردد و از غیر تاثر عناصر
مثل نار حضرت موسی و ظهور جبریل در وقت سوال از اسلام و ایمان و احسان۔
و ایں ناودار است، و اول کثیر الوقوع۔

از قریب ہمہ مقدمات است آنچہ از صوفیہ دیدہ میشود و از تصرف در خلق بہ فاضلہ توبہ

وہیں قسم اٹھاتے اس نفس دریں ساعت نیز مسبب اسب باسباب خفیہ
 و طریق الشبابین قسم خرق آنت گز اس شخص بعد از انکہ طرغ از بے نشانی غناختہ باشد
 و مداحین اعلیٰ انہما خندہ جالغ و نہ شبعان و نہ متکرم و نہ شوش و طاهر باشد۔ درین ذوق نیز
 اور امواج کندیں متوجہ گوید بجانب حظیرۃ القدس و طانکہ مقام مجہد بہت۔ و گاہ گاہ انتظار
 کشفہ آن اتقوینو نما کر گذارند ازین جا در زمانہ اندک یا بسیار کشف آن اتقو میسر میشود۔

وکی از اسباب ذائق سرایان قوت و احمہ است در شخص اکبر۔
 تفصیل این اجمال آنکہ کز نزدیک با محقق شدہ است کہ عالم علوی و سطحی ہمہ یک شخص است
 نفس کلینش اوست و جسد کل کہ عبارت ادعوت و مدار است ہمساو۔ در جمیع احوال و لغوی
 و تدبیر و مدانی مخلوق و محفوظ است۔ مثل تدبیر تمیہ و تغذیہ و جسد شخصہ از نبات و حیوان۔ و
 بایں اعتبار بعض اعضاے دی محرک بعض میتوا آمد شد۔

بعد از ان چوں امر منزل شد باب تدبیر مفتوح گشت معظم آن ذوارہ در طلاء اعلیٰ و
 ملا و سافل جوش نہادہ در حوادث موائید صفا افراد انسانی وحدتہ دیگر نیز پیدا شدہ درین مرتبہ قوتہ از
 جانب اسفل متوجہ و یکطرفہ حظیرۃ القدس می پیوند بد بخوے از انجا تصرف فی نماید۔ و توئے دیگر از ان
 حظیرۃ القدس باط می شود و در عالم موائید صفا افراد انسانی تاثیر میفرماید و نفوس انسان
 مغلوب و مقهور اس قوت میشوند

نہ پنداروی کہ حظیرۃ القدس از بنی آدم بمسافت دور است۔ یا بجہت علو و غیر ان واقع است
 بلکہ تفاوت میان ہر دو مرتبہ و مکانیت است۔ و نسبت وے با چوں نسبت روح مجرد است بہ جسد

مصرعہ
 از نیجاست کہ اہل ارض چوں جہیل بحمیمہ از طلسمات و غیر ان تمسک می نمایند یا بوجہ
 از وجوہ ہمہ خود را بدال خطیرہ میرسانند مثل اجتماع قوم در نماز استسقا و طلب نزول رحمت
 و سرورات در نظام عالم تاثیرے میکنند۔

الحمد للہ کہ حظیرۃ القدس عبارت است از مبارک بلا اعلیٰ یا چیزے دیگر قریب آن ہر قرۃ العینین از امام
 ولی اللہ ۱۲ ص ۲۰۰ - انفس انکلیتہ مرآۃ تنطیع فیہا صوره سید المبارک و اول الاموال و صویر صیغہ الاستعداد
 الکنزۃ بحسب الصلوۃ الکلیہ نصرۃ مبدیہ ای بمنزلۃ الطبیب المرحوم الیکلی و ہما لیتبرن فی تبحر اصناف
 و الطافہ و ہمہ المنکفۃ و ارواح اکمل تحتفت بہ نفسی تک المحفۃ حظیرۃ القدس ہر تعصبات اہل صوفیہ
 خطیہ حظیرۃ القدس مودن عینین فیہم السلام اعلیٰ فی سطح من عالم المثال ہر تعصبات صوفیہ خطیہ ۱۰
 ۱۲ محمد نوح الحنفی غفرلہ - شیعہ کہ او در خطیبہ نماز۔ عدد اہل غرض ۱۴ نقد۔

خطیرہ
 ہاں گویانند
 طریقی بود
 انظار از ہر
 عالم
 و قوت و دفع
 و محنت
 و در عالم
 و در عالم

دایں ہمد از سمعہ ما خارج است۔

ہمد (۲۲)

بجہت
ماتقان

ایں نفیر را آگاہانیدہ اند کہ بجہت سبب است از اسباب حوادث۔
و اما اندک انکار بجہت میکنند حقیقت آن را شناختہ اند۔

و نیز آگاہانیدہ اند کہ ایجاباتنا عجیبہ کہ از عرفا و صحابہ شاد و صاوم میشوند، مبد و حقیقی آن ما
بجہت میباشد و ظاہر بیان آن ایں انداند و آن آثار را خواص پذیرند۔ و آثار کمال ایشان شمرند۔
و گاہی مبد ایں آثار بجہت بود موزون بہ نسبت خاصہ ایشان و دریں وقت آن ما را
خارق گفتن فی الجملہ وجہ دارد

و نیز آگاہانیدہ اند کہ چنانکہ متناطیس اجزائے حدید بہ جانب خود می کشند بہ طبیعتی کہ
خدا تعالیٰ در اصل فطر سے نہادہ است۔ و چنانکہ گرہ با گاہ را جذب می نماید مثل آب بسوئے خود
میلان میدہد ایں بہرہ مقتضائے طبع این اشیاست غیر متغلف لیکن بہت بعضی عوارض خارج ہیں حکم
و صورت مانے مختلف میباشد تا وزن حدید و مسافے کہ میلان دے و میان متناطیس واقع است۔
چہ تعاضا میکند۔ و قاسر ہوا و غیر آن آب اچہ قدامت سیلان و میلان باز میدارد و علی ہذا انقیاس
بالجملہ در ہر جا کہ صورتی از این متناطیس واقع میشود آنجا بنظر طبیعت اصلہ آن جانب مجذوب
ویر نظر عوارض طاریہ وزن و مقدار و وحدۃ است و ایں وزن و مقدار غیر متغلف۔

و آن سبب نامی است کہ سبب کششی۔ اگرچہ آن آثار بہ نظر طبیعت اصلہ نقطہ اکثری باشند۔
بہرچنان و نفوس ناظرہ سبب آدم نقطہ و ولجت نہادہ اند۔ و قوتے تعبیر کردہ اند کہ جذبات
سائر نفوس است از جسمہ کہ مقتضائے دے است۔ و بہ سبب آن نقطہ در اکثر اجیان الہامات و
تقریبات برائے رفاہیت او در دل مردمان اگلند مثلاً در دل کسے جسے برائے او اگلند ندنا
از ا مطلع ساختہ بگئے۔ یا پائی۔ بہ نفیر۔ و بر گنج مدفون افتاد
بارہا متشاہدہ نمودہ اند کہ در نفس مرے قوی اسعاده نقطہ است۔ در خشاں مانند نجم قوی در افق
از انجا خدو شدہ و غیر بہر جانبہ دل میشوند۔

و بعضی نفوس و بعضی اجیان هیچ تاثیر نمیکند۔ و در اجیان دیگر میکنند۔ در بعض نفوس
بصفت سلب و قہر تا غیر میکنند و بعضی آخر بہ صفت محبت و جذب۔

ایں بہرہ بجہت معد آن است کہ در دل این شخص الہامے و خاطرے اگلند۔ و قند و مست
وے شود و ہر فحیح ممکن کارے سازد، بمنزلہ بعد و شفاں حرارت را و احکامے کہ تابع حرارت باشند۔

برعاصی یا تنفر دل کے۔ یا ناقصہ طاقت و درملکہ کے یا ناقصہ نسبت یا ارفع مرتبہ یا نادران
 و دیگر از اسباب طوائف فیضان برکت است۔ و حقیقت برکت آن سرت کرماء علی و ملا سافل
 متوجہ شوند بسبب شغف برکت و مدق و دعا کنند۔ و قوت از نفوس ایشان بنفس این شخص متصل
 شود۔ و دوسے را دیگر دوسے متزویں گردد پس اثر این اقام و انقباض باشد و سبب از اسباب
 طبیعیہ پس ظاہر شود انجا نفس کہ در نظر دوسے نبود

مثلاً طبیعت انسانہ مقتضی آنست کہ نزدیک انتقال وے بدفع مضی یا عودض مجالته دعوے
 و حیثیت احساس جور نکند، و تحلیل اجزائے بدن نہ نماید۔ تا مدتہ معروف المقدار۔

پس چوں برکات ملکیت بر این نفس نازل شوند و اس را مصداقت کنند این استعداد از طبیعت
 ملقبہ زائد از اس مدت معروف انقدر زیادتی بین زندہ ماند و متوجہ ضررے بدن وے اعراض نشود
 و گاہے شرک نزول برکات اس با ذکر اسم محمد و قدوس و سبحان گردد۔

و گاہے شرک آن توجہ خاص باشد از توجہات۔

طبیعت انسانہ مقتضی آنست کہ نزدیک انقباض و بی بطشے و سہرے معلوم مقدار از صلا
 در مجاہدہ شود و بدین متضرر نہ گردد۔ و در وقت انقباض نصف و ثلث آن تمام نہ کرد۔ و اگر تکلف کند نہایت متضرر شود۔

پس چوں برکات ملکیت بر این نفس نازل شوند و اس را مصداقت کنند این استعداد۔ آنجا بطشے و
 سہرے خارج از عادت بنی نوع بظہور آید و در مجاری عادت نفس دیکہ از نفوس انسان انتقال ممکن
 از چیزے پیچھے بملاقہ از دم معلی یا عادی۔ وادملقت ظاہرہ باخلاق باطنیہ استلال کند۔ و از
 بیت دمان و چشم و غیر آن مخاطر کامنہ پے برد۔

و ہر نفس را در امور عدے است معلوم

و چوں برکات ملکیت بر اس اعطا کنند و اس استعداد را مصداقت نماید۔ ذرات تجسیم و
 اشتغالات غریبہ بظہور آید۔ و اشرف و بعض انواع کشف از بنیاد پیدا شود۔

و در ہر نفس مرتبہ عادی مضمر است۔ و گاہے متوجہ میشود بدل اعتقاد پس در نظر و صورت
 می بندد و مستحضر میشود۔ و گاہے ببادرت میکند بسببے آن متخلل و آن الباسی از تصور و اشکال سرشار
 و باستان کہ برکات کلانیہ نازل شوند در وقتیکہ نفس مستعد این آیت پس تحلیلات عجیبہ و رویانے صفا
 بہ ظہور رسند۔

و در ذیل این کلمات باید آنست کہ متاخران ہر گز نمی باز از چیزہا نسبت خود غلط
 کردہ اند۔ برائے اعمار خواقین مثل ہمت گماشتن۔ و دعوت اسما کرکن و غیر آن۔
 و بعضی متشیخان ہمیں زیادت کردہ کہ بعض طلسبات و نیر سجات و رمل و جف و جواں

۴۱
 و بالجمہل سب سے اڑنا تا رازیں فقط نورانیہ صادر میشوند و مردمان کے پیدا ہونے کا اس خرق
 عادت است و اگر کمال ایشان استند نے الحقیقت یا محض تاثیر تحت است یا اثر تحت و نسبت ہر دو
 بہمندان میں مل فقط غرض کرد کہ اصل آن صیت سبب قریب کیں قوی فکریہ یا ت خصوصاً
 قوتی کہ منہج آن شخص است و سبب بیدار نقطہ تاثیر یک مرکز جبروت است و شریحان طوے دارد
 و انہ میں جا کمال کسے کہ کم تحت است قیاس باید کرد۔

و چون دیگرانہ حکیم مطلق مجازت نیست اگر این شخص محبوب است اور اہتمام میکنند عرض
 از دنیا و نفرت از صحبتش اس اہتمام خوارق و غریب و در حصول پیدا ہند و چون خود متوجہ شود و نفس
 ناخلاقہ و کمال طیفہ نورانیہ است چلو سے می باید پس خلوا و راہی میں پیدا ہونے کے معارف سیدہ تشریح ہے۔
 و گاہ ہے ہمیں خلو سبب آثار ذات بر صفات کرد۔

و در ضمن اس کلمات می باید دانست کہ فوق عظیم است در میان ظلمات و خیرات و مکی
 کہ غیر مکی آن الظہیر کہ در حاتم و دلائل ادعیہ و اسما کا نبیاء تعلیم فرمودہ اند کہ مقصود اولی از
 یا باطل تاثیر است و در قوی مثبتہ و در عالم مقصود اولی از باب ثانی توجہ طلاء اعلیٰ است و
 تحت تاثیر از نظیرہ القدس بلین نفس۔ تا اس توجہ در حکمت کار سازی او کند۔ واللہ اعلم۔

اختتام

الحمد لله والمنته کہ کتاب ہمعات با ختام رسید۔ و بشر فیک و رسد کلام بدل اشار
 رفتہ بود۔ از عدم غلط علوم و جہانیہ بفکر و نقل۔ یونہی انجامید۔ و کان فلک فی جہانی الخیرۃ
 سنۃ ثمان و اربعین و مائۃ و الف

و آخر دعوا ہم ان الحمد لله رب العالمین

خاتمہ سخن

بجملہ کتاب ہمعات کی نقل ختم ہوئی نسخہ خطیہ بلکہ تجاویز نیرشی لائبریری سے سید فراز علی
 سند علی نے محرم الحرام سنہ ۱۳۲۸ میں ختم کیا بعد محرف و مسخ شدہ تھا نسخہ مطبوعہ کو اس کے کسی قدر بہتر تھا۔
 مجدد تہجی با وجود نا و زود وجود ہونے کے غلط سے پر تھا اور تو اور کئی مقامات پر عبارات رہی تھیں۔
 ان پر وہ نسخوں کو ملا کر جس ایک ایسا نسخہ ترتیب کیا۔ ہوا متباہر محمدی بزرگ سے بد جہا بہتر سے گو
 اغلاط و بطلان کتابات پر ہو گئے ہیں مگر بحمد اللہ کہ نسخہ مستقیم بہا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔ نقد جامع

دوسل دینا بالحق و اما بعد الا قاتل الخبیث

۱۳ اگست ۱۹۴۱ محمد نذرا الحق۔ انکلی۔ نزیل تاج محمد و متصل مصری شاہ لاہور

خطی نسخہ
 سید فراز علی
 لائبریری
 لاہور

و در بعضی تدبیرات غیبیہ نیز تاثیر میکند پس جولان آنها بحسب صلاح این مژدہ باشد و این نیز بحقیقت داخل است در صحت کلیہ یکمالاتی۔

پس موقوفی السعاده اگر از اولیا و صالحین است و نسبتاً اوار سکنه کسب کرده است یا نسبتاً یا دوا داشت بهم رسانیدہ۔ در ہر مجلسی کہ در آید ہر مردمان اورا خاضع و خاشع باشد بوقت و محل سے۔ چون سخن گوید موقوف گردانید شود سخن اورا بطریق کسی از اہل مجلس پس از اشرف و کلام بخاطر بود و بسا بود کہ شخص را ہلکہ کش آید و صحت کلیہ مقتضی نجات و نیت پس صورت این شخص اورا بنمایند۔ و نجات از اہل ہلکہ بکسی صورت مستند گردانند۔ بوجہ از وجہ۔

و بسا بود کہ نفس مستعدا ہام اندازد بشارت است بکواث مستقبلہ پس این شخص ہا در خواب وی بنمایند۔ اندازد بشارت را بوجہ مستند سازند۔ و فی الحقیقت این شخص اقامت افاضۃ الہامی در زمین اشباح و صور بودہ است۔ بوجہ از وجہ مکرر۔ بیک این صورت بہ نسبت خان نقطہ بحث دروے سیابب سنی معرفت و اعتقاد بہ او یا بہ سبب اشتہار آن شخص باین قسم کرامات یا بسبب اعتقاد و رفت صحت اورا در اعلیٰ و مثال این اسباب صورت این شخص اقرب صورت۔

و ضمن این کلمات میباید آنست کہ تا باین زمانہ در سیرت انذار و تنبیہ و خوارق نظام مشہور

لیکن تا نوبت محسوس ہوا میں امر ہو گا کہ مستند می شدند و چون نوبت تنبیہ و تنبیہ سید باطلہ کل مستند شدند۔ با در ہر ملت ارجاع و دیگر عنوان این ستر آمدند۔

و اگر این مردان اولیا و صالحین نیست بلکہ با و شاہاست یا امیر است یا وزیر است یا این سخت در مدارک مشاہدہ و مصروف میگردد پس ہر روز قومی تازہ و برکات بلکہ اندازہ و عساکر اہل و مل و باہ وے ظاہر میشود چندانکہ مرم ایچ شک نہاند کہ وے امتیازی و اختصاص ہست نسبت سایرین و گاہے این نقطہ دران مرتبہ نیست از شعثان و تراقت کہ بغیر مویہ ہر تائیرات از

نہ صادر شوند۔ پس این شخص متمسک میشود و بعضی از اسماء الہیہ کہ از حروف مستعلیہ مرکب است تا بوجہ از وجہ صورت مثالیہ آنها کا بخت میکند۔

یا بریا ضائع و توجہاتے مشغول شود کہ ہیں فائدہ دہد۔ یا بعضی ظلمات و جزرات راحل سے نماید۔

پس این نقطہ آنگاہ شوشعاتے پیدا میکند۔ بعد ظلمت آن صفائی بعد کہ رتہ آل۔ و گاہے بعد موت این شخص معنی از معانی بخت ظہور مینماید۔

و گاہے در بعض اشیاء مجاد یہ سیبہ پیدا میشود کہ در ناس نصبت شان وی متحقق گردد۔ و ازین قبیل است تبرکات کہ در شام عطا شوند۔

۱۔ بوجہ از وجہ
۲۔ بوجہ از وجہ
۳۔ بوجہ از وجہ
۴۔ بوجہ از وجہ
۵۔ بوجہ از وجہ
۶۔ بوجہ از وجہ
۷۔ بوجہ از وجہ
۸۔ بوجہ از وجہ
۹۔ بوجہ از وجہ
۱۰۔ بوجہ از وجہ
۱۱۔ بوجہ از وجہ
۱۲۔ بوجہ از وجہ
۱۳۔ بوجہ از وجہ
۱۴۔ بوجہ از وجہ
۱۵۔ بوجہ از وجہ
۱۶۔ بوجہ از وجہ
۱۷۔ بوجہ از وجہ
۱۸۔ بوجہ از وجہ
۱۹۔ بوجہ از وجہ
۲۰۔ بوجہ از وجہ
۲۱۔ بوجہ از وجہ
۲۲۔ بوجہ از وجہ
۲۳۔ بوجہ از وجہ
۲۴۔ بوجہ از وجہ
۲۵۔ بوجہ از وجہ
۲۶۔ بوجہ از وجہ
۲۷۔ بوجہ از وجہ
۲۸۔ بوجہ از وجہ
۲۹۔ بوجہ از وجہ
۳۰۔ بوجہ از وجہ
۳۱۔ بوجہ از وجہ
۳۲۔ بوجہ از وجہ
۳۳۔ بوجہ از وجہ
۳۴۔ بوجہ از وجہ
۳۵۔ بوجہ از وجہ
۳۶۔ بوجہ از وجہ
۳۷۔ بوجہ از وجہ
۳۸۔ بوجہ از وجہ
۳۹۔ بوجہ از وجہ
۴۰۔ بوجہ از وجہ
۴۱۔ بوجہ از وجہ
۴۲۔ بوجہ از وجہ
۴۳۔ بوجہ از وجہ
۴۴۔ بوجہ از وجہ
۴۵۔ بوجہ از وجہ
۴۶۔ بوجہ از وجہ
۴۷۔ بوجہ از وجہ
۴۸۔ بوجہ از وجہ
۴۹۔ بوجہ از وجہ
۵۰۔ بوجہ از وجہ
۵۱۔ بوجہ از وجہ
۵۲۔ بوجہ از وجہ
۵۳۔ بوجہ از وجہ
۵۴۔ بوجہ از وجہ
۵۵۔ بوجہ از وجہ
۵۶۔ بوجہ از وجہ
۵۷۔ بوجہ از وجہ
۵۸۔ بوجہ از وجہ
۵۹۔ بوجہ از وجہ
۶۰۔ بوجہ از وجہ
۶۱۔ بوجہ از وجہ
۶۲۔ بوجہ از وجہ
۶۳۔ بوجہ از وجہ
۶۴۔ بوجہ از وجہ
۶۵۔ بوجہ از وجہ
۶۶۔ بوجہ از وجہ
۶۷۔ بوجہ از وجہ
۶۸۔ بوجہ از وجہ
۶۹۔ بوجہ از وجہ
۷۰۔ بوجہ از وجہ
۷۱۔ بوجہ از وجہ
۷۲۔ بوجہ از وجہ
۷۳۔ بوجہ از وجہ
۷۴۔ بوجہ از وجہ
۷۵۔ بوجہ از وجہ
۷۶۔ بوجہ از وجہ
۷۷۔ بوجہ از وجہ
۷۸۔ بوجہ از وجہ
۷۹۔ بوجہ از وجہ
۸۰۔ بوجہ از وجہ
۸۱۔ بوجہ از وجہ
۸۲۔ بوجہ از وجہ
۸۳۔ بوجہ از وجہ
۸۴۔ بوجہ از وجہ
۸۵۔ بوجہ از وجہ
۸۶۔ بوجہ از وجہ
۸۷۔ بوجہ از وجہ
۸۸۔ بوجہ از وجہ
۸۹۔ بوجہ از وجہ
۹۰۔ بوجہ از وجہ
۹۱۔ بوجہ از وجہ
۹۲۔ بوجہ از وجہ
۹۳۔ بوجہ از وجہ
۹۴۔ بوجہ از وجہ
۹۵۔ بوجہ از وجہ
۹۶۔ بوجہ از وجہ
۹۷۔ بوجہ از وجہ
۹۸۔ بوجہ از وجہ
۹۹۔ بوجہ از وجہ
۱۰۰۔ بوجہ از وجہ

(بقیہ دیباچہ)

اثر پڑتا ہے اور ایک قوت دوسری قوت سے کس طرح پھوٹ کر نکلتی ہے اس کا بیان آپ نے ”الطاف القدس“ میں کیا ہے۔

راہ سلوک کے جو بڑے سالک گزرے ہیں ان میں سے ابتدائی دور میں حضرت جنید بغدادی اور بایزید بسطامی (رحمہما اللہ تعالیٰ) ہیں اور آخری دور میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت شیخ معین الدین چشتی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند (رحمہم اللہ تعالیٰ) بہت بڑے بزرگ ہیں۔ انہوں نے سلوک کس طرح مرتب کیا اور ان کی صحبت سے کامل کس طرح پیدا ہوئے؟ یہ تاریخ حکمت کا ایک مستقل باب ہے جسے حضرت امام الائمہ امام ولی اللہ نے زیر نظر رسالہ ”ہمحات“ میں ضبط فرمایا ہے۔ اسے تصوف کا فلسفہ تاریخ سمجھنا چاہئے۔

آگے انسانیت اس فکر کو عقلی درجے پر کس طرح قبول کرے گی؟ پُرانے یونانی اور ہندی حکماء انسانیت کے متعلق کیا خیالات رکھتے تھے؟ وہ اپنے خیالات کو انسان کے عام معارف کے ساتھ کس حد تک موافق بنا سکے اور ایک حکیم ان کو تسلیم کر کے اپنے سلوک کو کس طرح معقول طور پر پیش کرتا ہے۔ اس کے لئے آپ ”لمحات“ لکھی۔ حضرت امام الائمہ کے پوتے مولانا اسماعیل شہیدؒ نے آپ کے ان رسالوں کی تمہید ”العجبات“ کے نام سے لکھی۔

اگر ان پانچوں رسالوں کو تھوڑی سی محنت کر کے غور سے پڑھ لیا جائے تو امام ولی اللہ کا سکھایا ہوا طریق سلوک اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

حکمت ولی اللہی میں یہ رسالے ابتدائی قاعدوں (PRIMERS) کے طور پر پڑھائے جاتے ہیں اس کے بعد امام ولی اللہ کی حکمت کی تعلیم شروع کی جاتی ہے۔

عبد اللہ السندھی

مدرسہ قاسم العلوم لاہور: ۷ اپریل ۱۹۴۴ء ہندی